اہم خبروں پر دلچسپ اور تیکھے تبصروں کا سلسلہ

خبرنامہ

(نہلے پہ نہلا)

حیدر قریشی

انٹرنیٹ ایڈیشن

KHABAR NAMA

(Khabron per Tabsare ke Kalmon ka Majmua)

by

Haider Qureshi

Year of Ist Edition: 2006

ISBN 81-8223-161-2

Price Rs.150/-

نام کتاب	خبر نامہ (خبروں پر تبصرے کے کالموں کا مجموعہ)
کالم نگار	حیدر قریشی
پتہ	Rossertstr.6, Okriftel, 65795 Hattersheim, Germany
	Ph.No. (0094) 6190-930078
	E-mail:haider_qureshi2000@yahoo.com
سرِورق	مصطفیٰ کمال پاشا
سنِ اشاعت اوّل	۲۰۰۶ء
دوسرا ایڈیشن:	۲۰۱۲ء **انٹرنیٹ ایڈیشن**
قیمت	ایک سو پچاس روپے
مطبع	عفیف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3108,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(India)

Ph : 23216162, 23214465, Fax : 091-011-23211540

E-mail: ephdelhi@yahoo.com

انتساب

اپنے دو بہت ہی پیارے اور عزیز دوستوں

امین خیال جی

اور

پروفیسر اکبر حمیدی

کے نام

☆☆

جس کے بھی دوست ہوئے باعثِ تکریم ہوئے
ہم کھرے سکّے ہیں، جیبوں میں کھنکتے جاویں
(اکبر حمیدی)

☆☆

سچ زیر نہیں ہوتا
دیر تو ہوتی ہے
اندھیر نہیں ہوتا

(امین خیال)

☆☆

فہرست

خبرنامہ

میں ایک معمولی سا شاعر اور ادیب ہوں، معروف معنوں میں صحافی ہرگز نہیں ہوں۔ پھر یہ خبریں اور خبروں پہ تبصروں کا سلسلہ کیا ہے؟۔۔۔دراصل ہوا یہ تھا کہ امریکہ میں نائن الیون کے سانحہ کے بعد امریکہ نے دنیا میں غارت گری کا جو سلسلہ شروع کیا اس کے نتیجہ میں باقی دنیا اور بالخصوص تیسری دنیا کے عوام کی طرح میں بھی دکھ اور بے بسی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔اسی کیفیت میں، میں نے شعروادب کے ذریعے امریکہ کو للکارنے کی بجائے صحافتی سطح پر اپنے جذبات کا اظہار کرنا مناسب سمجھا۔چنانچہ میں نے ’’منظر اور پس منظر‘‘ کے مستقل عنوان سے کالم لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔۲۳/مارچ ۲۰۰۲ء سے لے کر ۱۸/نومبر ۲۰۰۳ء تک میں نے ۲۵ کالم لکھے جو انٹرنیٹ پر www.urdustan.com پر ساتھ کے ساتھ چھپ جاتے تھے اور بعد ازاں سرور ادبی اکادمی جرمنی اور اردوستان ڈاٹ کام، امریکہ کے زیر اہتمام کتابی صورت میں بھی چھپ گئے۔میرے جذبات کے اظہار کے ساتھ اندر کا دباؤ بھی کسی حد تک کم ہو گیا۔اس دوران جو چند دوست میرے کالموں میں زیادہ دلچسپی لیتے رہے، مجھے براہ راست اپنے تاثرات سے آگاہ کرتے رہے اور مجھے لکھتے رہنے کا حوصلہ دیتے رہے۔

یہاں یہ وضاحت کر دوں کہ میرے چوبیس کالم ۳/اپریل ۲۰۰۳ء تک چھپ چکے تھے۔اور ۲۵واں کالم ۱۸/نومبر ۲۰۰۳ء کو شائع ہوا۔سو ۳/اپریل کے بعد جب میں اپنے اصل کالم لکھنا ایک حد تک چھوڑ بیٹھا تب بعض دوستوں کی طرف سے اصرار ہوا کہ میں حالاتِ حاضرہ پر کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں۔ایسی میڈیائی فضا میں جہاں ٹی وی چینلز کے ذریعے پل پل کی خبریں اور خبروں پر ہر طرح کے تجزیے ہر آن دنیا کے سامنے ہیں وہاں میں کیا اور میرے تجزیے کیا۔مجھے اپنی اور اپنی صحافیانہ تحریروں کی حیثیت کا بخوبی احساس تھا۔اس لیے میں نے مزید کچھ نہ لکھنے کا ہی ارادہ کیا۔تب میرے ساتھ زیادہ گپ شپ کرنے والے دوستوں نے مجھے کہا کہ میں روزانہ جو خبریں پڑھتا ہوں ان پر ہلکے پھلکے تبصرے کر دیا کروں۔چنانچہ میں نے اس مشورے کو ٹیسٹ کے طور پر آزمانا چاہا تو قارئین نے اسے ’’منظر اور پس منظر‘‘ سے زیادہ پسند کیا۔اگرچہ صحافیانہ سطح پر میں اپنے ’’منظر اور پس منظر‘‘ کے ۲۵ کالموں والے کام کو کئی جہات سے زیادہ بہتر اور اہم سمجھتا ہوں تاہم مجھے لگا کہ خبروں پر ہلکے پھلکے تبصروں کا یہ سلسلہ بھی کچھ برا نہیں رہے۔یہ کالم اردوستان ڈاٹ کام پر ساتھ کے ساتھ لگتے گئے۔یوں ۲۱اپریل ۲۰۰۳ء سے لے کر ۲۵دسمبر ۲۰۰۳ء تک میرے زیر مطالعہ آنے والی خبروں کا انتخاب اور ان پر میرے تبصرے اب کتابی صورت میں قارئین کے ہاتھ میں ہیں۔اس قسم کے تبصرے کئی لوگوں نے کیے ہیں۔جنگ کراچی میں ابراہیم جلیس کا ’’وغیرہ وغیرہ‘‘، امروز لاہور میں احمد ندیم قاسمی کا ’’حرف و حکایت‘‘ اور خوشتر گرامی کے ماہنامہ بیسویں صدی کے ’تیر و نشتر‘ سے لے کر روزنامہ نوائے وقت کے ’’سرِ راہے‘‘ تک، کئی ایسے تبصرہ نما سلسلے اپنے اپنے ادوار میں مقبول رہے ہیں ’’سرِ راہے‘‘ کا

ماضی قریب کا وہ عارضی دور جب اسے ڈاکٹر انور سدید لکھا کرتے تھے، اپنے اندر ادبی رنگ بھی لیے ہوئے تھا۔ اسی انداز سے ملتا جلتا بھی اور کسی حد تک مختلف و منفرد بھی، ایک سلسلہ معروف شاعر ظفر اقبال نے شروع کیا تھا۔ ''سُر خیاں ان کی، متن ہمارے''۔ یہ سب دلچسپ صحافتی سلسلے تھے۔ میرے ان تبصروں کو میرے ان سارے بزرگوں اور پیشرو شاعر و ادیب کالم نگاروں اور ان کے کالموں کے تناظر میں ہی دیکھا جائے۔

کتاب ترتیب دیتے وقت میں نے ہر کالم کے شروع میں اس کے آن لائن ہونے کی تاریخ دے دی ہے۔ ہر کالم کی تاریخ اشاعت سے ہفتہ عشرہ پہلے کی خبریں ہی میرا موضوع رہی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ساری خبریں ایک خاص وقت کے اندر کی باتیں اور ان پر میرا ردِ عمل ہیں۔ لیکن میں دو سال کے بعد جب آج خود انہیں کتابی ترتیب دینے لگا ہوں تو مجھے لگا ہے کہ زمانی قید کے باوجود کئی خبریں ابھی تک تازگی کا احساس دلاتی ہیں اور ہمارے عالمی، علاقائی، مقامی، سیاسی، مذہبی اور دیگر معاشرتی رویوں کے دلچسپ یا المناک پہلوؤں کو سامنے لاتی ہیں۔

میں نے جن دنوں میں تبصروں کا یہ سلسلہ شروع کیا تھا تب اِن اخبارات کے انٹرنیٹ ایڈیشن باقاعدگی سے میرے زیر مطالعہ رہتے تھے۔ میں نے ان اخبارات سے بھرپور استفادہ کیا: پاکستان سے: روزنامہ جنگ، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ خبریں۔ انڈیا سے: روزنامہ منصف، روزنامہ سیاست، روزنامہ انقلاب۔۔۔ ان کے علاوہ کئی اہم اور غیر اہم ویب سائٹس سے بھی اور دستیاب ٹی وی چینلز سے بھی استفادہ کرتا رہتا تھا۔

میں اِن دنوں میں اپنے کئی ادھورے ادبی کام مکمل کرنا چاہ رہا ہوں۔ اسی دوران ''خبرنامہ'' کی الگ الگ اِن پیج فائلز سامنے آ گئیں۔ اسے کتابی صورت دینا بھی میرے ذہن میں تھا لیکن اتنی جلد یہ کام ہو جائے گا، اس کا اندازہ نہ تھا۔ میں نے انڈیا میں ''ترنم ریاض صاحبہ'' سے اس کتاب کے بارے میں بات کی تو انہوں نے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی کے ''مصطفیٰ کمال پاشا صاحب'' سے رابطہ کرا دیا۔ پھر اتنی جلدی اس کتاب کی اشاعت کا معاملہ طے پا گیا کہ میں خود ابھی تک حیران ہوں لیکن خوشی ہے کہ اب اطمینان سے اپنے دوسرے بکھرے ہوئے یا ادھورے ادبی کاموں کی طرف توجہ کر سکوں گا۔۔۔۔ یہاں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے امریکہ کے کاشف ہدیٰ، جرمنی کے ایس بی شاہ، ہالینڈ کے ناصر نظامی، پاکستان کے پروفیسر نذر خلیق، ارشد خالد اور سعید شباب، انڈیا کی ترنم ریاض اور انڈیا ہی کے نصرت ظہیر اور مصطفیٰ پاشا۔ خبرنامہ لکھے جانے کے دوران سے یہ کتاب چھپنے تک کسی نہ کسی مرحلہ میں ان کے مشورے، حوصلہ افزائی، فراہم کردہ حوالے یا تعاون کی کوئی نہ کوئی قابلِ ذکر صورت میرے شاملِ حال رہی۔ سو ان سب کا شکریہ۔ اور اب بالکل آخری مرحلہ میں اپنے چھوٹے بیٹے طارق محمود کا بھی شکریہ کہ اس کتاب کا ذکر سن کر بغیر میرے کہے از خود اپنی طرف سے ۱۰۰ کتابوں کی قیمت ڈاک خرچ سمیت ادا کر دی ہے۔ باپ بیٹے کے مابین ایسے شکریے کی ضرورت تو نہیں ہوتی لیکن پھر بھی شکریہ طارق!۔۔ اور اب یہ خبرنامہ بھگتیے۔

حیدر قریشی ۲۵ /نومبر ۲۰۰۵ (جرمنی سے)

☆☆

۱۸ /صفر ۱۴۲۴ھ ۲۱ /اپریل ۲۰۰۳ء

☆☆ **عراق میں امریکی اور برطانوی افواج کے خلاف زبردست عوامی مظاہرے۔**

(ایک اخباری خبر)

☆☆ لگتا ہے عراقی عوام کو غلط فہمی ہو گئی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی افواج عراقی عوام کو صدام سے آزادی دلانے نہیں بلکہ اپنا غلام بنانے گئی ہیں۔ اگر عوامی ردعمل اسی طرح بڑھتا رہا تو بے چارے امریکی، عراقی عوام کو مزید آزادی کیسے دلائیں گے۔

☆☆ **عراق کے بعد پاکستان کی باری آنے کی بات کرنیوالے یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔**

(شیخ رشید۔ وزیرِ اطلاعات پاکستان)

☆☆ حضور گستاخی معاف! تھوڑا عرصہ پہلے خود جنرل پرویز مشرف بھی کہہ چکے ہیں کہ ہماری کوشش ہے کہ کسی بھی ملک کے بعد پاکستان کی باری نہ آئے۔ اپنے فرمان کی رُو سے پھر (نعوذ باللہ) جنرل صاحب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

☆☆ **بھارت نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ کوئی مسئلہ ایسا نہیں، جو پُر امن طریقے سے حل نہ کیا جا سکے۔** **(سرینگر میں بھارتی وزیرِ اعظم واجپائی کی تقریر)**

☆☆ اگر یہ واجپائی جی کا محض سیاسی بیان نہیں ہے تو پھر شاید یہ حکومت پاکستان کی طرف سے مذاکرات کی بار بار کی اپیلوں کو کوئی اثر ہوا ہے۔ بقول شاعر

لائے اس بُت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

خدا کرے کہ اب بیانات کی سطح سے بڑھ کر عملی اقدامات بھی شروع کئے جا سکیں۔ صرف عزم کر رکھنے سے بات نہیں بنے گی۔ عزم سے بڑھ کر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

☆☆ **صوبہ سرحد میں اپنا ٹی وی چینل کھولنے کی کوشش کریں گے۔**

(ایم ایم اے کے صوبائی وزیرِ اطلاعات کا بیان)

☆☆ یہ بہت نیک ارادہ ہے۔اسے جلد سے جلد قابلِ عمل بنانا چاہئے۔اس طرح اہلِ وطن کو معلوم ہو سکے گا کہ علماء کی حکومت کے زیرِ انتظام ''اسلامی چینل'' کیسا ہوتا ہے۔امید ہے صوبائی وزیرِ اطلاعات کے اہلِ خانہ اور وہ خود بھی اپنا چینل دیکھا کریں گے۔

☆☆ **امریکہ کے بعد اب کینیڈا سے ہزاروں غیر قانونی تارکین وطن کو ڈی پورٹ کرنے کا پروگرام۔۔۔ مذکورہ تارکین وطن میں اکثریت پاکستانیوں کی ہے۔ (ایک خبر)**

☆☆ امریکہ میں بھی جن تارکین وطن کے خلاف کاروائی کی گئی تھی وہ غیر قانونی طور پر وہاں مقیم تھے۔غیر قانونی قیام کو کوئی ملک دانستہ نظر انداز کرتا ہے تو اس کی طرف سے اسے بونس سمجھنا چاہئے،اپنا حق نہیں سمجھنا چاہئے۔9/11 کے بعد امریکی رویہ میں تبدیلی اس کے اپنے تحفظات کے مطابق ہے۔کینیڈا کی بھی اپنی پالیسی ہے۔عرب ممالک کا رویہ ایسے معاملات میں امریکہ اور کینیڈا سے کہیں سخت ہے۔

☆☆ **وقت اور حالات کا تقاضہ ہے کہ مسلم امہ متحد ہو جائے۔(اسلامک انٹرنیٹ یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام نیویارک میں ایک بہت بڑے مظاہرے کے دوران مقررین کی تقاریر)**

☆☆ از روئے قرآن بے شک مسلمانوں کے تمام دکھوں کا مداوا ان کے اتحاد میں ہے۔لیکن اس وقت اسلامی دنیا جس نفسا نفسی،انتشار اور افتراق کا شکار ہے اس کے پیشِ نظر مسلمانوں کا کسی سطح کا باہمی اتحاد ہونا ناممکن ہے۔جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے،شاید ان کے انفرادی اور اجتماعی سارے گناہوں کی سزا ہے۔

☆☆ **امریکہ گزشتہ بارہ برسوں سے مسلمانوں کو ظلم اور جبر سے آزاد کرانے کی جدوجہد کر رہا ہے۔**
(کولن پاول)

☆☆ ہم پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا۔

☆☆ **امریکہ عراق میں چار فوجی اڈے قائم کرے گا(امریکی اہلکار)**

☆☆ ظاہر ہے اڈے قائم کئے بغیر عراقی مسلمانوں کو جبر اور ظلم سے پوری طرح آزاد کیسے کرایا جائے گا۔

☆☆ **عراق میں پولیس نظام سے متعلق کنٹریکٹ بھی ورجینیا سے تعلق رکھنے والی ایک امریکن کمپنی کو دے دیا گیا۔ (امریکی وزارت خارجہ)**

☆☆ اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ امریکہ مسلمانوں کو ظلم اور جبر سے آزاد کرانے کے لئے کتنے بوجھ اٹھائے جا رہا ہے۔کتنی ذمہ داریاں خود ہی اپنے سر پر لئے جا رہا ہے۔

☆☆ **امریکہ کے پاس ایران پر حملے کا کوئی جواز نہیں (ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی)**

☆☆ جواز تو امریکہ کے پاس عراق پر حملے کا بھی کوئی نہیں تھا۔اگر دنیا سے اخلاقیات اور مسلمہ بین الاقوامی اصولوں کا جنازہ نہ نکل گیا تو امریکہ کبھی بھی اپنے اس جرم کا کوئی اخلاقی اور اصولی جواز نہیں بتا سکے گا جو اس نے عراق پر حملہ کی صورت میں کیا ہے۔

☆☆ **امریکہ اور برطانیہ نے عراق کو تباہ کیا،وہی اس کی بحالی کا کام بھی کریں۔**
(ملائیشیا کے وزیرِ اعظم مہاتیر محمد)

☆☆ جناب بات آپ کی درست ہے۔امریکہ اور برطانیہ سے کہا جا سکتا ہے کہ ؎

تمہیں نے درد دیا ہے ، تمہیں دوا دینا

ویسے امریکہ خود بھی تو یہی چاہتا ہے کہ بحالیٔ عراق کے سارے ٹھیکے امریکن فرموں کو دیئے جائیں۔

☆☆ **عنقریب پیپلز پارٹی کے پانچ اور ارکان اسمبلی پی پی پی پیٹریاٹ میں شامل ہو جائیں گے۔ (پی پی پی پیٹریاٹ کے صدر اور پاکستانی وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال کا بیان)**

☆☆ اگر پاکستان کے اپنے محدود دائرے میں ''ضمیر فروشی'' اور ''پارٹی سے غداری'' کو پیٹریاٹ (حب الوطنی) کا خطاب دیا جا سکتا ہے تو پھر امریکہ دنیا کے بعض اسلامی ممالک کو جس طرح ظلم سے آزادی دلانے کے نیک کام پر نکلا ہوا ہے،وہ بھی بالکل حق بجانب ہے۔جب الفاظ کے معانی ہی الٹ کر کے بدل لئے گئے ہیں تو پھر جو ناجائز کہئے،وہ سب جائز ہے۔

☆☆

۲۵ رصفر ۱۴۲۴ھ ۔ ۲۸ راپریل ۲۰۰۳ء

☆☆ **امریکی سول ایڈمنسٹریٹر جنرل جے گارنر بحالی کے نوے روزہ مشن پر بغداد پہنچ گئے۔**
(۲۲ اپریل کی ایک خبر)

☆☆ یادش بخیر۔۔۔ہمارے ایک مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق بھی نوے روزہ بحالیٔ جمہوریت کے مشن پر پاکستان کے اقتدار پر قابض ہوئے تھے اوران کی ہلاکت سے پہلے قوم کوان سے نجات نہیں مل سکی تھی۔اللہ عراق کے حال پر رحم کرے۔یہ نوے کا ہندسہ کچھ منحوس سا لگنے لگا ہے۔

☆☆ **اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف جدوجہد کرنے کیلئے بال ٹھاکرے کی اپیل (اخباری خبر)**

☆☆ یہ تو ایسے ہے جیسے کالی بھینس اعلان کردے کہ وہ دوسری بھینسوں کے ساتھ مل کر کالی دُم والی گائے کی کالک مٹانے کے لئے جدوجہد کرے گی۔

☆☆ **عراق میں مہلک ہتھیاروں کی تلاش کا بیشتر کام اتحادی افواج کریں گی۔**
(اقوام متحدہ میں امریکی سفیر جان نیگروپونٹے کا بیان)

☆☆ جناب آپ لوگ دراصل جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے اپنی جان ہلکان نہ کریں۔پاکستان یا انڈیا کی پولیس کو بتا دیں کہ عراق سے کون کون سے مہلک ہتھیار برآمد کرنے ہیں۔اور پھر دیکھیں ہماری پاکستانی یا ہندوستانی پولیس کی اعلیٰ کارکردگی۔۔۔۲۴ گھنٹے کے اندر اندر آپ کی مطلوبہ فہرست کے مطابق ہر قسم کے مہلک ہتھیاروں کی برآمدگی کر کے دکھادی جائے گی۔آپ کوخود کوئی ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

☆☆ **اپوزیشن کا رویہ غیر جمہوری ہے،ضد مارشل لا کی طرف لے جائے گی۔**
(مسلم لیگ ق کی خواتین ارکان اسمبلی)

☆☆ دراصل ایم ایم اے والے کوہ قاف کی پریوں کے بجائے جنت کی حوروں پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔اس لئے وہ تو مسلم لیگ ق کی خواتین اراکین اسمبلی کی بات پر دھیان نہیں گے۔ہم قاف کی پریوں سے لے کر جنت کی حوروں تک سب پر یقین رکھتے ہیں۔پھر جنرل پرویز مشرف سے بھی ہمیں انسیت ہے اس لئے اِنہیں دو جذبوں کے تحت ہم بھی ان خواتین ارکان کی حمایت کرتے ہیں۔

☆☆ **غیر مہذب پارلیمنٹ سے خطاب کرنا نہیں چاہتا۔ایل ایف او آئین کا حصہ ہے۔نہ تبدیل ہوگا اور نہ ختم ہوگا۔ (جنرل پرویز مشرف)**

☆☆ جنرل صاحب۔یقین کیجئے میں آپ کا ایک مداح ہوں اور یہ باتیں اب آپ کے مداح کرنے لگ گئے ہیں۔آپ تو گڈ گورنینس کے دعوے کے ساتھ آئے تھے۔کرپشن کے خلاف آپ کی کاروائی کے نتیجہ میں چوہدری شجاعت جیسے سارے صاف ستھرے اور مہذب سیاستدان اسمبلی میں پہنچ گئے۔اب آپ ایسی پارلیمنٹ کو غیر مہذب کہہ رہے ہیں تو آپ کی مرضی۔۔۔جہاں تک ایل ایف او کے بارے میں آپ کے حکم کا تعلق ہے مجھے افسوس ہے کہ جو کام پارلیمنٹ کے ذریعے مہذب آئینی طریقے سے ہوسکتا تھا،آپ اسے امریکی نیو ورلڈ آرڈر کی طرح کرنے پر تُل گئے ہیں۔

☆☆ **پارلیمنٹ کو غیر مہذب کہنے پر قاضی حسین احمد،مولانا فضل الرحمٰن،مسلم لیگ (نواز گروپ) کا شدید ردِّعمل۔ (اخباری خبر)**

☆☆ یادش بخیر۔۔جنرل ضیاء الحق نے جب اپنے وعدوں سے مکرنے کا تہیہ کرلیا تھا،تب انہوں نے بڑے صاف لفظوں میں ایک بیان دیا تھا۔کہ آئین کیا ہے؟ بیس،تیس صفحات کی ایک کتاب جسے میں جب چاہوں پھاڑ کر پھینک سکتا ہوں۔اور یہ سیاستدان کیا ہیں؟میں جب چاہوں یہ میرے پیچھے دُم ہلاتے چلے آئیں گے۔۔۔۔جنرل ضیاع الحق کے کہے ہوئے ان الفاظ کو بعد میں انہیں لیڈروں اور ان کی پارٹیوں نے خود اپنے عمل سے سچ ثابت کیا تھا۔اب جنرل پرویز مشرف نے جو کچھ کہا ہے جنرل ضیاع الحق کے مقابلہ میں بہت نرم اور بہتر ہے۔

☆☆ **چناؤلاپٹی ضلع سالم (تمل ناڈو) کے مریامن مندر میں منعقدہ ایک میلہ میں ۵ خواتین سمیت دس افراد نے بالکل (''بالکل'' پر زیادہ زور رکھیں) عریاں رقص کیا۔بعد میں پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ (اخباری خبر)**

☆☆ پریاں صرف قصے کہانیوں میں ہوتی ہیں اور حوروں کا تعلق اگلی دنیا سے ہے۔یہ پانچ خواتین کا رقص اسی دنیا کی چیز ہے۔مغرب میں بھی اس قسم کے تماشے ہوتے رہتے ہیں۔اسٹرپ ٹیز اسی سلسلے کا ایک کھیل ہے۔اسٹرپ ٹیز میں رقص کا اختتام جس مقام پر آتا ہے،مندر کی دیوداسیوں نے اس مقام سے اپنے رقص کا آغاز کیا۔ویسے خبر سے یہ

پتہ نہیں چلا کہ پولیس نے رقص ختم ہونے کے فوراً بعد گرفتاریاں کیں یا تب گرفتاریاں کیں جب ان خواتین نے کپڑے زیب تن کر لئے۔

☆☆ **بغداد میں نایاب اسلامی کتب خانہ اور ثقافتی میوزیم کو امریکی افواج کی سرپرستی میں لوٹ لیا گیا، اجاڑ دیا گیا۔ (اخباری خبر)**

☆☆ عراق کی صدیوں کی عظیم ثقافتی وراثت اور علمی خزانوں کی بربادی کے بعد اب امریکہ کے وہ ''مہذب'' کیا فرماتے ہیں جو بامیان میں طالبان کی طرف سے عظیم بدھا کے مجسمہ کی تباہی پر انتہائی غیض وغضب میں آئے ہوئے تھے۔ طالبان کو غیر مہذب اور اجڈ کہہ کر شدید غم غصہ کا اظہار کرنے والے ''مہذب'' امریکی اب کہاں ہیں؟ اپنے دامن میں کوئی ثقافتی سرمایہ نہ رکھنے والے امریکہ کو شاید عراق کی عظیم ثقافت کے نقوش برباد کر کے کوئی نفسیاتی تسکین ملی ہے۔ کسی داخلی احساس محرومی کی تسکین۔ لیکن کیا واقعی تسکین مل گئی ہے؟

☆☆ **لکھنؤ ریلی میں مایاوتی نے ہندو دھرم ترک کر کے بدھ دھرم اختیار کرنے کی دھمکی دینے کے ساتھ دلت عوام کی رائے لی تو لاکھوں کے مجمع نے باقاعدہ ہاتھ کھڑے کر کے ان کی تائید اور حمایت کا اعلان کیا۔ (۱۴راپریل کی ایک خبر)**

☆☆ لگتا ہے انتہا پسند ہندوؤں کا غیر انسانی طرزِ عمل مسلمانوں، مسیحیوں اور دیگر ہندوستانی اقلیتوں کے ساتھ ساتھ اب اپنے ہندو دلتوں کے لئے بھی پہلے سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ طرزِ عمل ہندو دھرم کو خود ہندوستان میں شدید نقصان پہنچائے گا۔ کاش انتہا پسند ہندو ابھی بھی اعتدال کی راہ اختیار کر لیں!

☆☆ **آصف علی زرداری کے خلاف مقدمات پر ہمدردانہ غور نہیں کیا جا سکتا۔ اُنکے خلاف بارہ مقدمات ہیں۔ (جنرل پرویز مشرف کی اخبارات کے مدیران اور سینیئر صحافیوں سے گفتگو)**

☆☆ اگر آصف علی زرداری واقعی کرپشن میں ملوث ہیں تو اُنکے خلاف مقدمات کا فیصلہ ہونا چاہئے۔ اگرچہ یہ سوال اپنی جگہ بہت اہم ہے کہ کیا صرف ایک اسی شخص نے ہی کرپشن کی ہے اور جنرل پرویز مشرف کی سیاسی ٹیم کے سارے ممبران پاکدامن ہیں؟ تاہم جنرل صاحب سے گزارش ہے کہ اگر وہ پی پی پی کے پنجاب سے تعلق رکھنے والے کرپشن کے مقدمات میں ملوث ارکان کو وزارت پر فائز کریں گے۔ ایم کیو ایم کے سنگین مقدمات میں ملوث شخص کو سندھ کا گورنر بنا دیں گے، تو خیال رکھیں کہ اُنکے رویے پی پی پی کو وفاق کی بجائے سندھ کی سیاست کی طرف دھکیل رہے ہیں اور وہ اس اقدام کے جملہ سنگین مضمرات کو جنرل یحییٰ خان کی طرح نظر انداز بھی کر رہے ہیں۔

☆☆ **کانگریس یوپی کی جانب سے سونیا گاندھی سے کہا گیا ہے کہ پریانکا وردا اور راہول گاندھی کو سرگرم سیاست میں لایا جائے۔ یوپی کی کانگریس کا خیال ہے کہ راجیو گاندھی کے دونوں نوجوان بچے اگر سرگرم سیاست میں آ گئے تو اس سے کانگریس کا نوجوان طبقہ متحرک ہو جائے گا، جبکہ اس وقت یوتھ کانگریس زیادہ پرجوش نہیں ہیں۔ (ایک خبر)**

☆☆ اس مطالبے کے نفسیاتی پس منظر کی اپنی جگہ دلچسپ اہمیت ہے تاہم اس میں شک نہیں کہ پریانکا اور راہول کے آگے آنے سے صرف نوجوان ہی متحرک نہیں ہوں گے، خود کانگریس کی عوامی مقبولیت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ یہ دونوں نوجوان اپنی والدہ سونیا گاندھی سے زیادہ کانگریس کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

☆☆ **پورے ہند میں گاؤ کشی پر پابندی عائد کرنے کی تجویز زیرِ غور ہے۔**
(راجیہ سبھا میں مملکتی وزیر زراعت حکم دیو نارائن یادو کا بیان)

☆☆ اگر قوم کے اتحاد کے جذبے کے تحت اکثریت کے جذبات کا پاس کرتے ہوئے ایسی پابندی عائد کی جائے تو اس کیلئے خود ان مذاہب کے افراد کی رضامندی لی جائے جو اپنے مذہب کی رُو سے گائے کا گوشت کھا سکتے ہیں، تو زیادہ بہتر ہے۔ ویسے ایک بات کی آج تک سمجھ نہیں آ سکی کہ گائے ذبح کرنے پر ہندوستان میں صرف مسلمانوں پر ہی سارا عتاب کیوں آتا ہے؟ جبکہ مسیحی برادری سمیت اور کئی مذاہب کے ہندوستانی بھی گائے کا گوشت اتنے ہی شوق سے کھاتے ہیں۔

☆☆ **قومی اسمبلی کے ایوان میں ایم ایم اے کے رُکن اسمبلی مولانا حافظ حسین احمد نے اپنے سینے پر ''ایل ایف او نامنظور'' لکھ کر نمایاں کر رکھا تھا۔ قاف لیگ کی رکن اسمبلی محترمہ کشملہ طارق نے انہیں دیکھ کر کہا: مولانا صاحب اس تحریر میں سے ''نا'' کا لفظ ہٹا دیں۔ اس پر مولانا حافظ حسین احمد نے برجستہ کہا کہ: بی بی آپ ''ہاں'' کریں، میں ''نا'' کو ہٹا دیتا ہوں۔**
(اخباری رپورٹ)

☆☆ مولانا حافظ حسین احمد کے ذومعنی جواب سے جہاں ان کی ذہانت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ زاہدِ خشک نہیں ہیں۔ باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ!
----اس خبر کے ساتھ ایم ایم اے کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کی ایک پرانی بات یاد آ گئی۔ ذوالفقار علی

بھٹو کے عہد میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہورہا تھا۔خواتین کے سال کی نسبت سے ایک خاتون رکن اسمبلی تقریر کر رہی تھیں۔اس دوران اجلاس کا وقفہ ہوا۔وقفہ کے بعد اجلاس شروع ہوا تو صرف مقرر خاتون اسمبلی میں موجود تھیں۔انہوں نے اپنی ادھوری تقریر شروع کی تو مولانا شاہ احمد نورانی نے مشورہ دیا کہ بے شک کورم پورا ہے لیکن خواتین کے سال کی نسبت سے باقی خواتین ارکان کی آمد کا انتظار کر لیا جائے۔اس پر مقررہ رکن اسمبلی نے روانی میں کہہ دیا: میں اکیلی ہی پورے ایوان کے لئے کافی ہوں۔مولانا شاہ احمد نورانی نے فوراً کھڑے ہو کر کہا:
جنابِ اسپیکر!نوٹ کیجئے یہ کہہ رہی ہیں میں اکیلی ہی سارے ایوان کے لئے کافی ہوں۔

☆☆

۲/ربیع الاوّل،۵/مئی۲۰۰۳ء

☆☆ ترکی میں خوفناک زلزلہ۔سینکڑوں ترک باشندے ہلاک ہوگئے۔ (اخباری خبر)

☆☆ بنگلہ دیش میں شدید طوفان،بارشوں اور آسمانی بجلی گرنے سے متعدد افراد ہلاک اور زخمی۔
(اخباری خبریں)

☆☆ اللہ تعالیٰ تُرک اور بنگلہ دیشی عوام کے حال پر رحم فرمائے۔ان خبروں کو پڑھنے کے بعد شدت سے یہ خیال آرہا ہے کہ آخر دنیا بھر میں مسلمان ہی کیوں آفاتِ ارضی وسماوی کا نشانہ بن رہے ہیں؟۔۔۔امریکہ کا سارا قہر مسلمانوں کے خلاف۔۔۔یہودیوں کی ساری تباہ کاریاں مسلمانوں کے خلاف۔۔۔انتہا پسند ہندوؤں کا سارا غصہ مسلمانوں کے خلاف۔۔۔اور اس سب کچھ کے ساتھ ستم بالائے ستم زلزلے،آسمانی بجلیاں،طوفان اور دوسری آسمانی مصیبتیں بھی مسلمانوں کے لئے ہی وقف ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔بقول علامہ اقبالؔ ؎

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

لیکن یہ سب کچھ جو مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے،کہیں یہ خدا کی طرف سے واقعتاً کوئی سزا تو نہیں ہے؟اس پر بھی غور کر لینا چاہئے!

☆☆ اسی سال گرمیوں تک امریکہ سعودی عرب سے اپنی تقریباً ساری افواج نکال لے گا۔

(امریکی وزیر دفاع رمسفیلڈ کا اعلان)

☆☆ اگرچہ آج کے امریکہ کا کردار دیکھتے ہوئے اور خصوصاً رمسفیلڈ جیسے شخص کی بات کا اعتبار تو نہیں ہے پھر بھی اچھی توقع کے ساتھ ہم دعا کرتے ہیں کہ امریکہ سعودی عرب سے واقعتاً اپنی ساری افواج نکال لے۔حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے نواب بھاولپور کو برطانوی چنگل سے نکلنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا: اپنی نگری آپ وساتے پٹ انگریزی تھانے (اپنا ملک خود بساؤ،اور انگریز کی تھانے داری ختم کرو)۔
سعودی حکمرانوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اپنی پاک سرزمین سے امریکی تھانے ختم کریں۔صرف امریکی افواج ہی سے جان نہیں چھڑائیں،بلکہ کفر کی حد تک پہنچی ہوئی امریکہ کے لئے ''حد سے زیادہ یک طرفہ محبت'' کو بھی اپنے سینوں سے نکالیں۔

امریکی محبت کو بھی سینے سے نکالیں
یہ آخری کافر بھی مدینے سے نکالیں

☆☆ یومِ مئی کی تقریب پوری دنیا کے محنت کشوں نے جوش وخروش سے منائی۔سرمایہ دارانہ نظام اور عالمی امریکی دہشت گردی کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔(اخباری خبر)

☆☆ یومِ مئی شکاگو کے مزدوروں پر امریکی سرمایہ داروں کے وحشیانہ حملے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔امریکی حکام کی ظالم سرمایہ دارانہ پالیسیوں کے باعث شکاگو کے مزدوروں کی تحریک عالمی صورت اختیار کر گئی لیکن آج مزدوروں کی تحریک کافی کمزور ہوگئی ہے جبکہ امریکی سرمایہ دار شکاگو سے نکل کر افغانستان،اور عراق سے ہوتا ہوا دنیا بھر میں،اور عام فائرنگ سے بڑھ کر ہولناک ہوائی حملوں تک پہنچ گیا ہے۔
ویسے یومِ مئی کی سب سے دلچسپ تقریب کلکتہ (انڈیا) میں ہوئی۔وہاں جسم فروش خواتین نے ہزاروں کی تعداد میں سڑکوں پر مارچ کیا اور مطالبہ کیا کہ انہیں Sex Worker کا درجہ دیا جائے۔ویسے خدا کا شکر ہے کہ یہ مارچ پُر امن رہا۔اگر اس مارچ میں مذکورہ خواتین ہنگامہ آرائی پر اتر آتیں تو ہنگامہ پر قابو پانے کے لئے پولیس کی بھاری نفری بلانا پڑ جاتی۔پھر ہنگامہ پر تو جلد قابو پالیا جاتا لیکن پولیس پر قابو پانے میں پتہ نہیں کتنا وقت لگتا۔

☆☆ سارک ممالک،سارس کی روک تھام کیلئے باہمی طور پر معلومات کا تبادلہ کریں گے۔
(مالدیپ میں سارک ممالک کے وزرائے صحت کا ڈیکلریشن)

☆☆ سارک ممالک کو ہر سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنا چاہئے۔ سارک کے جن ممالک کے درمیان نفرت کا وائرس پھیلا ہوا ہے وہ سارس کے وائرس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔اس کے اثرات نہ صرف نفرت کے وائرس میں گھرے ہوئے ممالک کے عوام کے لئے بلکہ سارک ممالک کے پورے خطے کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔اسی لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ''نفرت کے وائرس'' کے توڑ کے لئے ''محبت'' کا موثر علاج کیا جائے۔اس سلسلہ میں نفرت کے وائرس کا شکار ممالک کے موثر طبقات کے ساتھ سارک ممالک کے دوسرے موثر طبقات کو بھی جدو جہد کرنا چاہئے۔ پورے خطے میں امن اور محبت کے فروغ کی جدو جہد۔اسی ویکسین سے نفرت کے وائرس کا توڑ کیا جا سکے گا۔

☆☆ **ایک مارشل لاء نے ملک توڑ دیا، دوسرے نے ملک کو کلاشنکوف کلچر دیا۔۔۔گزشتہ ۵۶ برسوں میں فوجی ڈکٹیٹروں نے جو گُل کھلائے ہیں اس کے نتیجہ میں ۶ کروڑ عوام غربت کی لکیر سے نیچے کی سطح پر زندگی گزار رہے ہیں۔**

(بروکلین، نیویارک میں شہباز شریف کی ایک استقبالیہ میں تقریر)

☆☆ شہباز شریف نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے تاہم یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ دوسرے مارشل لاء نے کلاشنکوف کلچر کے ساتھ قوم کو شریف فیملی کے سیاستدان بھی عطا کئے تھے۔اسی طرح فوجی ڈکٹیٹروں نے جو گُل کھلائے ہیں ان کے نتیجہ میں صرف غریب عوام غریب تر ہی نہیں ہوئے، بلکہ امیر طبقہ امیر تر بھی ہوا ہے۔جن کی ایک دو فیکٹریاں تھیں وہ اب بیسیوں کارخانوں کے مالک ہیں۔فوجی حکمرانوں کے کھلائے ہوئے یہ گُل بھی نظر کے سامنے رہنا چاہئیں۔

☆☆ **بروکلین نیویارک کی اسی تقریب میں شہباز شریف نے ایک موقعہ پر ''گومشرف گو'' کا نعرہ لگا دیا۔**

(اخباری خبر)۔۔۔۔

☆☆ **دو دن بعد پھر اس خبر کی تردید: شہباز شریف نے خود ''گومشرف گو'' کا نعرہ نہیں لگایا تھا۔**

(اخبار کی وضاحتی خبر)

☆☆ ہم بیرون ملک بیٹھے ان سارے سیاستدانوں کی وطن واپسی کے لئے دعا گو ہیں جن کو جنرل پرویز مشرف نے ابھی گو، وینٹ، گان، (Go,Went,Gone) کر رکھا ہے۔۔۔۔دو دن کے بعد جو تردید کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ شہباز شریف نے حاضرین کے ساتھ مل کر پاکستان زندہ باد قسم کے اچھے اچھے نعرے لگائے تھے اور جب

تک ''گومشرف گو'' کا نعرہ لگایا گیا تب تک وہ ریستوران ہال سے باہر جا چکے تھے۔۔شہباز شریف کی یہ احتیاطی تردید بے حد مناسب ہے۔توقع کرنی چاہئے کہ اب حکومت پاکستان ''کم شہباز کم'' کا نعرہ لگانے پر غور کرے گی۔

☆☆ **اجتماعی طور پر مذہب تبدیل کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔**

(وشو ہندو پریشد کے سربراہ اشوک سنگھل کا مطالبہ)

☆☆ لگتا ہے مایاوتی کی اجتماعی تبدیلیٔ مذہب کی دھمکی نے انتہا پسند ہندوؤں کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ جب دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا جاتا ہے تو اس حکم کا مطلب ہوتا ہے کہ چار یا چار سے زائد افراد کسی پبلک مقام پر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔بہتر ہے اب انتہا پسند ہندو اجتماعی تبدیلی مذہب کی لہر کے خوف سے اسی قسم کا کوئی قانون بنوا لیں جس کی رُو سے چار یا چار سے زائد افراد ایک وقت میں مذہب تبدیل نہ کر سکیں۔

☆☆ **مہنت رامیشور داس اور متعدد دیگر ہندو سادھوؤں نے مرکزی بھارتی وزیر اور بی جے پی کی سینیئر لیڈر اوما بھارتی پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے ۱۶ اپریل کو جم سوزی کے ہنومان مندر میں جو کیک چڑھایا تھا اس میں انڈا موجود تھا۔اس پر ہندو دھارمک حلقوں میں بے چینی اور غصہ پیدا ہو رہا ہے۔اوما بھارتی نے جواباً کہا ہے کہ انہوں نے جو کیک چڑھایا ہے اس میں انڈا نہیں تھا۔ایسا ثابت ہو جائے تو وہ سیاست چھوڑ کر کیدارناتھ چلی جائیں گی۔**

(اخباری خبر)

☆☆ اوما بھارتی کے بارے میں سنا تھا کہ وہ سنیاسن ہیں اور سنیاس کی حالت میں ہی سیاست میں آئی ہیں۔ محض خدمتِ خلق کے جذبے کے تحت وزیر بنی ہیں۔ وہ تو خود ہندو دھرم کی سخت پابندی کرنے والی ہیں پھر یہ کیک میں انڈے کی بے احتیاطی ان سے کیسے ہو گئی؟ اگر انڈے کا کوئی فنڈا نہیں تھا تو وہ اسی دن سنکلپ رتھ یاترا کے سلسلے میں شدودرا میں اپنا جلسے سے خطاب چھوڑ کر اندور کیوں چلی گئیں؟ اس سے تو لگتا ہے کہ کیک میں انڈے کا کوئی فنڈا ضرور ہے۔

☆☆ **اتر پردیش کے سابق وزیر جنگلات رام لکھن ورما کوان کے پالتو ہاتھی نے کچل کر ہلاک کر ڈالا۔ خیال رہے کہ انہوں نے امبیڈکر نگر ضلع میں اپنے گھر پر ایک چھوٹا سا چڑیا گھر بنا رکھا تھا۔ یہ ہاتھی بھی وہیں**

رکھا ہوا تھا۔ (اخباری خبر)

☆☆ سرد جنگ کے زمانے سے روس کے لئے سفید ریچھ اور امریکہ کے لئے ہاتھی بطور علامت کہا جاتا رہا ہے۔امریکہ کسی کا پالتو تو نہیں ہے لیکن اس نے ان تمام ممالک کے ساتھ رام لکھن ورما کے ہاتھی جیسا سلوک کیا ہے جو ایک طویل عرصہ سے اس کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ فدا کر رہے تھے۔یہی وجہ ہے کہ اب امریکہ ''اصحابِ فیل'' والی سطح پر آنے کی تیاری کر رہا ہے۔

☆☆ **پردھان منتری واجپائی نے پاکستان کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے، دوستی کی یہ پیش کش امریکی دباؤ کے تحت کی گئی ہے۔صاف ظاہر ہے کہ بھارت امریکی دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (جنتا پارٹی کے سربراہ سبرامنیم کی دہلی میں پریس کانفرنس)**

☆☆ ایک ایسا کام جس میں پورے خطے کے عوام کی بھلائی ہو، وہ کسی کے دباؤ کے تحت کیا جائے یا ذاتی طور پر کیا جائے بہر حال اچھا اقدام ہے۔اس کے لئے بہتر توقعات رکھنا ہی مناسب ہے۔باقی امریکہ کا کیا ہے، اس کے ہر اقدام میں دس آپشن ہوتے ہیں اور ہر آپشن میں بیسیوں پہلو ہوتے ہیں۔سرکاریں بھی اسی کی اور اپوزیشنیں بھی اسی کی۔

☆☆ **غربت سے تنگ آ کر لاہور میں ایک ہفتہ کے اندر ''مینارِ پاکستان'' سے کود کر خودکشی کرنے کا دوسرا سانحہ۔ (اخباری خبر)**

☆☆ حضرت عمرؓ سے ایک بیان منسوب ہے کہ میرے عہد میں اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا پیاسا مر گیا تو قیامت کے دن عمر (رضی اللہ تعالیٰ) اس کے لئے جوابدہ ہوگا۔۔۔حاکم ہو کر ایسی جوابدہی کے احساس کی حامل مسلمان قوم کے موجودہ حکمرانوں کے لئے یہ خودکشیاں اپنے اندر ایک خوفناک پیغام رکھتی ہیں۔کیا زرِ مبادلہ کے ذخائر میں خوشکن اضافوں کی خبریں سنانے والے وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے اور پنجاب کے ''عوامی وزیر اعلیٰ'' پرویز الٰہی نے خودکشیوں کی ان خبروں کے ساتھ کہیں اپنی ذمہ داری کا کچھ احساس کیا ہے؟ مرنے والے نوجوانوں کے پسماندگان ہی کی کوئی خبر لی ہے؟ یا ان پسماندگان کی خودکشیوں کا بھی انتظار کیا جا رہا ہے؟

☆☆

۹ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ۔۱۲رمئی ۲۰۰۳ء

☆☆ **پارلیمانی وفد ڈپلومیسی کے تحت پاکستان کے وفد سے ملاقات کے دوران ہندوستانی پارلیمانی شخصیات نے مشترکہ طور پر قرار دیا کہ ہند پاک تعلقات بہتر کرنے کے لئے دونوں ممالک کے بنیاد پرستوں کو الگ تھلگ کرنا ضروری ہے۔کیونکہ امن کے قیام میں یہی انتہا پسند رخنہ ڈال رہے ہیں۔ (نئی دہلی سے موصولہ رپورٹ)**

☆☆ دونوں ممالک کی لبرل شخصیات نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے۔بے شک دونوں طرف کے مذہبی انتہا پسندوں کو قابو کر لیا جائے تو دونوں ممالک کے حالات کو معمول پر لانے میں آسانی ہو جائے گی۔لیکن اس مسئلہ کا ایک اور حل بھی ہے۔دونوں طرف کے بنیاد پرستوں کو مکمل طور پر اقتدار سونپ دیا جائے۔پھر دیکھیں اس خطے کے مسائل کیسے حل ہوتے ہیں۔یا تو واقعی دونوں طرف کے انتہا پسند برسرِ اقتدار آ کر حقائق کا ادراک کر لیں گے اور واقعتاً جیو اور جینے دو کی راہ پر آ جائیں گے۔یا پھر نہ رہے گا خطہ، نہ رہیں گے اس کے مسائل۔

☆☆ **پاکستان اور بھارت کے درمیان علماء ڈپلومیسی شروع۔۔۔انڈیا سے مولانا اسد مدنی کی زیرِ قیادت وفد پاکستان پہنچ رہا ہے، مولانا اسد مدنی انڈین حکومت کی تائید سے اس سلسلہ میں مولانا فضل الرحمٰن کے ذریعے حکومت پاکستان سے رابطے میں ہیں۔**

(اخباری خبر)

☆☆ ابھی تک ثقافتی ڈپلومیسی سے لے کر بس ڈپلومیسی تک کے مظاہر دیکھنے میں آئے تھے۔اب یہ علماء ڈپلومیسی پہلی بار سننے میں آ رہی ہے۔ویسے جمعیت العلماء اسلام ہند شروع سے کانگریس کی ہمنوا رہی ہے اور بھارتی حکومتوں کے ساتھ اس کے مراسم عموماً اچھے رہے ہیں، ادھر ہمارے علماء کی ایک بڑی تعداد بھی ماضی میں جمعیت العلماء ہند کے سیاسی موقف کی ہمنوا رہی ہے۔اس لئے امید کی جا سکتی ہے کہ جب سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک آن ملیں گے تو بہتری کی کوئی صورت نکل آئے گی۔ویسے بہتر تھا کہ پاکستان سے علماء کے وفد جا کر انڈین پنڈتوں اور پروہتوں سے ملتے اور انڈیا سے پنڈتوں اور پروہتوں کے وفود پاکستان آ کر علماء سے ملتے۔اس طرح دونوں طبقوں میں رابطے سے یا تو فساد کی جڑ ختم ہوتی یا فساد پوری طرح اٹھ کھڑا ہوتا۔

☆☆ **بلجیم میں امریکی کمانڈر ٹومی فرینکس کے خلاف جنگی جرائم کا مقدمہ چلایا گیا تو امریکہ بلجیم کے خلاف**

سفارتی کاروائی کرے گا۔

(امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر کی تشویش اور دھمکی)

☆☆ دراصل بلجیم کے قانون میں اس بات کی اجازت اور سہولت موجود ہے کہ دنیا میں کہیں بھی انسانیت کے خلاف جرم ہو تو وہاں کے وکلاء بلجیم کی عدالت میں مقدمہ دائر کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عراق کے ۹۰ شہریوں نے جب بلجیم کے ایک وکیل کے ذریعے وہاں امریکی جنرل ٹومی فرینکس کے خلاف عراق میں انسانیت سوز جنگی جرائم کے الزام میں مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر امریکی فوج نے عراق کے عوام کو صدام حسین سے آزادی دلائی ہے اور وہاں کوئی ایسی انسانیت سوز کاروائی نہیں جو جنگی جرائم کے زمرے میں آتی ہو تو امریکہ کو کوئی پریشانی نہیں ہونا چاہئے۔ اسے تو اعتماد کے ساتھ اپنا انسانیت دوست کردار ثابت کرنے کا موقعہ ملنے لگا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

☆☆ **حیدرآباد (دکن) کے نیاپل گورنمنٹ میٹرنیٹی ہسپتال میں زچہ کے بیٹے کو غائب کر کے بیٹی دینے کی کوشش ناکام۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ یہ ہسپتال کے عملہ کی انتہا درجہ کی خودغرضی اور سفا کی ہے کہ وہ محض بیٹے، بیٹی کے چکر میں بیٹے کی ماں کو اس کی حقیقی اولاد سے محروم کرنے چلے تھے۔ خدا بھلا کرے آج کی جدید تیکنالوجی کا جس کے نتیجہ میں ڈی این اے ٹیسٹ ہوا اور زچہ کی فریاد سچ ثابت ہوئی۔ امید کی جانی چاہئے کہ آندھرا پردیش کی وزارت صحت اس جرم میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرے گی۔

☆☆ **میں بڑے اور عالیشان گھروں کی تعمیر کو غلط سمجھتا ہوں۔**

(نیویارک میں جناب شہباز شریف کا بیان)

☆☆ رائے ونڈ میں مغلوں کے محلات کو مات کر دینے والے، اس عہد کے ایک عظیم الشان محل کے ایک مالک شہباز شریف جب خود یہ بات کہہ رہے ہیں تو اب اس پر کیا تبصرہ کیا جائے؟
آپ کہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہی کہتے ہوں گے۔

☆☆ **میں ایک عرصہ سے اسمبلی الیکشن جیت رہا تھا لیکن اسمبلی میں اقلیت میں تھا۔ اب میں اکثریت میں ہوں۔ اگر میرے حلیف ساتھ چھوڑ دیں تو کسی وقت بھی یہ اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو سکتی ہے۔**

(مولانا آزاد ایجوکیشنل فاؤنڈیشن میں پردھان منتری کی تقریر)

☆☆ پردھان منتری اٹل بہاری واجپائی جی نے مزاح کے رنگ میں ڈر کی ایک بات کہی ہے۔ واقعی اکثریت ، اقلیت کا کھیل تو انسانی سماج کی سطح پر بھی بدلتا رہتا ہے۔ کراچی اور حیدرآباد کے مقامی باشندے سندھی تھے۔ اب وہاں مہاجر آبادی اکثریت میں ہے اور سندھی اقلیت میں۔ اسی طرح ہندوستان میں مسلم گھرانوں کی شرح پیدائش میں اضافہ کے پیش نظر کوئی بعید نہیں کہ کبھی انڈیا میں مسلم اقلیت واضح اکثریت بن جائے۔ اصل خوبی یہ ہے کہ جب بھی کوئی اکثریت میں ہو وہ اقلیت کے ساتھ حسن و احسان کا سلوک کرے، نہ کہ ظلم و بربریت کا جیسے گجرات کے صوبہ میں کیا جا چکا ہے۔

☆☆ **امریکہ شہد کی مکھی کے سائز کے مطابق جاسوسی طیارے بنانے کے تجربہ کے آخری مرحلہ میں پہنچ گیا ہے۔ اس جاسوسی طیارے کے اندر کیمرے نصب ہوں گے جو کسی بھی مکان، دوکان یا عمارت کے اندر جا کر وہاں کی تصاویر اور دوسری اطلاعات اپنے کنٹرول سنٹر کو دے سکیں گے۔ یہ جاسوسی طیارے کسی ریڈار کی زد میں نہیں آ سکیں گے۔**

(اخبار ''خبریں'' کی خصوصی خبر)

☆☆ واشنگٹن سے امتنان شاہد کی یہ اطلاع اگر درست ہے تو یقیناً جدید جنگی ٹیکنالوجی کی ایک اور حیرت انگیز ایجاد سامنے آنے والی ہے۔ جدید ایجادات کا سلسلہ اتنا حیران کن ہے کہ اب حیرانی بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ حیرانی بھی حیران ہو ہو کر تھک گئی ہے۔

☆☆ **برائی کو تنہا چھوڑنے سے برائی بڑھتی ہے۔ اس لئے بازارِ حسن میں فوڈ سٹریٹ کھولنے سے برائی کی روک تھام میں مدد ملے گی۔ (لاہور کے بازارِ حسن میں سرکاری طور پر فوڈ سٹریٹ کھولنے کے منصوبہ پر سابق صوبائی وزیر مذہبی امور مفتی غلام سرور قادری کا بیان)**

☆☆ پی ایچ اے لاہور کے ڈائریکٹر جنرل کامران لاشاری نے جیسے ہی لاہور کے بازارِ حسن میں فوڈ سٹریٹ کھولنے کا اعلان کیا تھا، ان کی مخالفت شروع ہو گئی تھی۔ چنانچہ مولانا مفتی غلام سرور قادری نے مذہب کی آڑ لے کر ان کی مدد کرنے کی کوشش کی۔ ان کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان کہلانے والے ہر گروہ کے علماء میں ایک بڑا طبقہ ایسے ہی علماء پر مشتمل ہے جو حسبِ ضرورت ہر قسم کا فتویٰ دینے کو تیار رہتا ہے۔ اس خبر کا یہ ایک کامیڈی پہلو ہے کہ شدید مخالفت کے بعد کامران لاشاری نے عدالت میں اس منصوبہ کو ترک کرنے کا اقرار کر لیا ہے۔ اب کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے؟

☆☆ **ہندوستانی ڈیفنس منسٹر جارج فرنانڈنس کوایک نامعلوم شخص کی طرف سے ٹیلی فون پرفحش گالیاں دی گئیں۔ (اخباری خبر)**

☆☆ تہلکہ ڈاٹ کام کے شہرۂ آفاق اسکینڈل کے ذریعے، تابوت اسکینڈل کے ذریعے، اپنے بحری فوج کے سربراہ کی برطرفی کے اسکینڈل کے ذریعے، اور اسی طرح کے کئی اسکینڈلز کے باعث ایسے لگتا ہے جیسے جارج فرنانڈنس انڈیا کے ڈیفنس منسٹر نہیں بلکہ اسکینڈل منسٹر ہیں۔ تاہم اس کے باوجود ان کے ساتھ گمنام کال کے ذریعے ایسی اوچھی حرکت کرنے والا مجرم گیانند کمار اکلیش بہرحال مجرم ہے۔ اسے مناسب سزا ملنی چاہئے۔

☆☆ **میرے دورۂ جنوبی ایشیا کا مقصد پاکستان اور بھارت کے درمیان کسی قسم کی صلح کرانا قطعی نہیں ہے۔**
(امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج)

☆☆ پاک بھارت دوستی کے خواہاں سارے لوگ جہاں موجودہ سفارتی کاوشوں پر خوش ہو رہے تھے وہیں بعض اس بے یقینی کا اظہار بھی کر رہے تھے کہ امریکہ سے جنوبی ایشیا کے عوام کی بھلائی کی زیادہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ اسی لئے بعض دانشوروں نے دونوں اطراف میں ''برف پگھلنے'' کے عمل کا کریڈٹ امریکہ کی بجائے چین کو دینے کی بات بھی کی ہے۔ ہم تو اسی بات پر خوش تھے کہ چلیں اپنے کسی مفاد کے تحت سہی، امریکہ جنوبی ایشیا کے دو بڑے اور ایٹمی ممالک میں صلح تو کرانے لگا ہے۔ لیکن اب رچرڈ آرمیٹج نے خود ہی وضاحت کر دی ہے کہ ایسا نیک کام کرنے کا ان کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ شاید امریکہ کو اپنا اسلحہ فروخت کرنے کے لئے ایسی منڈیوں کی ضرورت ہے۔

☆☆ **حیدر آباد (اے۔پی) کے چکن تاجروں میں مرغی حلال۔۔۔۔۔۔عوام کو سہولت اور لٹیروں کو مصیبت۔ (ایک خبر)**

☆☆ دو ملاؤں میں مرغی حرام والی بات تو پرانی ہے لیکن اب حیدر آباد سے خبر آئی ہے کہ وہاں چکن فروخت کرنے والے دوکانداروں نے ایک مقررہ ریٹ کے تحت کاروبار شروع کر رکھا تھا۔ اچانک ایک نئے تاجر نے کئی چکن سنٹرز قائم کر کے اس میں عوام کی سہولت کے لئے ریٹ انتہائی کم کر دیئے۔ ۴۰ سے ۴۵ روپے کلو تک چکن کی سیل کے نتیجہ میں دوسرے دوکانداروں کا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ سارے تاجر اس نئے تاجر کو سمجھانے اور راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اتنا کم ریٹ نہ رکھے جس میں سراسر نقصان ہے۔ اس کا جو نتیجہ نکلے بعد کی بات ہے فی الحال عوام کے لئے اس لڑائی میں مرغی حلال ہو رہی ہے اور عوام کو سہولت ملی ہوئی ہے۔

☆☆ **بھارتی لوک سبھا میں خواتین ریزرویشن بل پر ہونے والی بحث کے دوران آر جے ڈی کے قائد رگھو**

ونش پرساد سنگھ نے الزام لگایا کہ اگر کوئی خواتین کا مخالف ہے تو وہ پردھان منتری واجپائی ہیں، جو مجرد زندگی گزار رہے ہیں۔ (اخباری خبر)

☆☆ پردھان منتری واجپائی جی نے ساری زندگی کنوارا، رہ کر بسر کی ہے اسی لئے اب ان پر خواتین کا مخالف ہونے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ ممکن ہے واجپائی جی کو ان کی پسندیدہ لڑکیوں نے مسترد کر دیا ہو اور وہ اسی غم میں زندگی بھر کنوارے رہ گئے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو پھر انکو حق پہنچتا ہے کہ اپنا غصہ اتاریں۔ ویسے ہمارے پاکستان میں بھی بعض تاریخی قسم کے کنوارے کردار ہیں۔ ایک تو مرحوم مولانا عبدالستار خان نیازی زندگی بھر کنوارے رہے۔ ایک اب وزیر اطلاعات شیخ رشید ابھی تک کنوارپن کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ (ضروری نوٹ: واجپائی جی، مولانا نیازی اور شیخ رشید کے سلسلہ میں یہاں کنوارپن سے صرف غیر شادی شدہ ہونا، مراد لیا جائے۔ باقی واللہ اعلم بالصواب! بلکہ بالثواب)

☆☆ **جب تک بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل نہیں کرتا بھارت سے مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں**
(قاضی حسین احمد کا بلوچستان ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب)

☆☆ قاضی صاحب! ایک رنگ میں آپ کی بات درست ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ بھارت تو کیا خود اقوام متحدہ بھی اپنی اس قرارداد پر توجہ دینے کو تیار نہیں ہے۔ عالمی حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں؟ آپ کو خود اس کا ادراک ہونا چاہئے۔ حکمت کی باتیں اگر مومن کی میراث ہیں اور آپ واقعی مومن ہیں تو اس وقت آپ کو بہت زیادہ حکمت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی کاوشوں پر آپ کے بیان کا لب ولہجہ اور اس وقت واجپائی جی کی مخالفت کرنے والے ان کے اپنے حلیف انتہا پسند ہندوؤں کا لہجہ حیرت انگیز طور پر یکساں ہو رہا ہے۔ ایک بار پھر دہراؤں گا کہ حکمت مومن کی میراث ہے اور اس وقت حکمت سے کام لینے کی اشد ضرورت ہے۔

☆☆ **''آپ جو کچھ لکھ رہے ہیں، میں آپ کی غلط فہمی دور کر دوں۔ یہ سب بے کار اور وقت کا ضیاع ہے۔ پاکستان میں انصاف نہیں ہے، یہاں تک کہ عدالتیں مکمل طور پر کرپٹ ہو چکی ہیں۔ ماتحت عدالتیں تو کھلم کھلا کرپٹ ہیں۔ ہائی کورٹس میں بھی کرپشن پہنچ چکی ہے۔ پولیس غریبوں کو زندہ درگور کر رہی ہے۔ پہلے مجسٹریٹ 500 لے کر ضمانت کرتا تھا اب عدلیہ کے جونیئر جج 5000 لے کر ضمانتیں کر رہے ہیں۔ ہر جائز کام کے لئے سفارش اور رشوت نماز کی طرح فرض ہو چکی ہے۔ جہاں پولیس کو رشوت ملتی ہو وہاں قانون کس طرح نافذ ہو سکتا ہے۔'' (روزنامہ جنگ کے ممتاز کالم نگار اور معروف دانشور ارشاد احمد حقانی کے نام لکھے جانے والے ایک خط سے اقتباس)**

☆☆ جب ایک اسلامی ملک (بلکہ اسلام کا قلعہ کہلانے والا ملک) اپنے عوام کے خلاف ظلم اور ناانصافی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے تو پھر امریکہ سے کیا گلہ کہ وہ مسلمان ملکوں کے خلاف ظلم اور ناانصافی کر رہا ہے۔

۱۶؍ربیع الاول ۱۴۲۴ھ۔۔۱۹؍مئی ۲۰۰۳ء

☆☆ **صدام حسین کی طرح صدر بش کی حکومت کا خاتمہ ہونا بھی ضروری ہے۔**
(لندن کے میئر کن لیونگ اسٹون کا بیان)

☆☆ لندن کے ایک اسکول میں باتیں کرتے ہوئے لندن کے میئر نے جو مجاہدانہ بیان دیا ہے وہ برطانوی قوم کو ان اخلاقی روایات کا احساس دلائیں گی جن سے ان کے حکمران منہ موڑے ہوئے ہیں۔لندن کے میئر نے بڑی جرات کے ساتھ کہا ہے کہ جارج بش انتہائی کرپٹ شخص ہے۔اور امریکہ کا قانونی صدر نہیں ہے۔اس حق گوئی پر برطانیہ کی امریکہ نواز پارٹیوں نے کن لیونگ اسٹون کی مذمت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کن لیونگ اسٹون نے اپنے بیان سے برطانیہ کو اس کی بعض روایات کا احساس دلانے کی کوشش کی ہے۔

☆☆ **کن لیونگ اسٹون کے بیان پر کوئی رائے دے کر اس کی عزت افزائی نہیں کرنا چاہتے۔**
(وہائٹ ہاؤس کے ترجمان کا ردعمل)

☆☆ کن لیونگ اسٹون نے صدر بش کے بارے میں جو بیان دیا ہے وہ وہائٹ ہاؤس کے اندر تک ''اسٹون'' کی طرح جا کر لگا ہے۔اب اس کے ترجمان اس کا کیا جواب دیں گے؟ جہاں تک عزت افزائی کا تعلق ہے، وہ تو لندن کے میئر نے امریکی صدر کی کر دی ہے۔اور کافی کر دی ہے۔

☆☆ **امریکہ نے ایک سعودی سفارت کار کو دہشت گرد تنظیموں سے رابطے کے الزام میں ملک بدر کر دیا۔**
(اخباری خبر)

☆☆ ایک امریکی تھنک ٹینک نے پہلے ہی سعودی عرب کو ''بدی کا محور'' قرار دینے کی سفارش کر رکھی ہے۔اب

یہ ہلکا ہلکا دھواں اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔سعودی سفارت کار سعود التوماری لاس اینجلس میں سعودی قونصل خانے میں ثقافتی امور کے شعبے سے وابستہ تھے۔جنوبی کیلیفورنیا کی سب سے بڑی مسجد کے پیش امام تھے۔ان کے خلاف یہ کارروائی اگر واقعی درست بنیاد پر کی گئی ہے تو ایسا ممکن تھا کہ امریکہ اندر خانے سعودی حکومت سے بات کر کے ان کو واپس بھجوا دیتا۔جس انداز میں کارروائی کی گئی ہے اس سے لگتا ہے کہ امریکہ نے یہودی ایجنڈا کے مطابق ''گریٹر اسرائیل'' کی طرف بتدریج قدم اٹھانے شروع کر دیئے ہیں۔اللہ خیر کرے۔

☆☆ **لاہور میں صوبائی وزیر سیاحت میاں اسلم اقبال کے بھائی میاں اشرف اقبال حوالات میں بند کر دیئے گئے۔ (ایک خبر)**

☆☆ خبر کے مطابق میاں اشرف اقبال کے بعض ''معزز'' لوگوں کو تھانے کے انسپکٹر آصف رفیق نے قانون کے مطابق حوالات میں بند کیا تو اپنے وزیر بھائی کی وزارت کے نشے میں سرشار میاں اشرف اقبال اپنے ''معززین'' کو چھڑانے کے لئے تھانے جا کر ''تڑی'' دینے لگے۔اس پر آصف رفیق نے جو ایم ایس سی فزکس ہو کر پولیس انسپکٹری کر رہے ہیں انہوں نے میاں اشرف اقبال کی بدتمیزی کے نتیجہ میں نہ صرف ان کی ''مناسب دُھلائی'' کرائی بلکہ انہیں بھی حوالات میں بند کر دیا۔بعد میں ان کے بھائی اور صوبائی وزیر میاں اسلم اقبال ان کی حمایت میں تھانے پہنچے۔۔۔کہانی لمبی ہے مختصر یہ کہ وزیر موصوف کی وزارت بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

☆☆ **پاکستان کا خیر سگالی کا دورہ کرنے والے مولانا اسعد مدنی کے وفد میں جین ٹی وی گروپ کے چیئرمین جے کے جین اور دیگر امن پسند ہندوستانی بھی شامل ہوں گے۔(اخباری خبر)**

☆☆ پہلے خبر آئی تھی کہ مولانا اسعد مدنی علماء کا وفد لے کر پاکستانی علماء سے ملیں گے۔یوں علماء ڈپلومیسی کے تحت بھی کام آگے بڑھے گا۔اسی لئے ہماری رائے تھی کہ دونوں طرف سے علماء کے وفود کے بجائے اُدھر انڈیا سے پنڈتوں اور پروہتوں کے وفود آئیں اور پاکستان سے علماء کے وفود جائیں۔بہر حال مقصد تو یہ ہے کہ دونوں ممالک کے عوام کے مختلف طبقات میں باہمی صلح اور محبت کے جذبات کو فروغ دیا جائے اور دونوں ممالک کے درمیان امن قائم کیا جائے۔یہ نیک مقصد جیسے اچھے طریقے سے ممکن ہو وہ طریقہ بروئے کار لایا جانا چاہئے۔جین ٹی وی گروپ کے چیئرمین کا نام پڑھنے کے بعد خیال آیا ہے کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ دونوں طرف سے علماء اور شوبز سے وابستہ شخصیات ایک ساتھ آئیں جائیں۔اُدھر کے علماء کے ساتھ ایشوریا رائے، رانی مکر جی، پریتی زینٹا، کرشمہ کپور آ رہی ہوں تو یہاں کے علماء کے ساتھ ریما، نرگس، میرا، اور صائمہ جا رہی ہوں۔ممکن ہے اس طرح حالات

کو نارمل کرنے میں کچھ مدد مل سکے۔

☆☆ قطر میں پہلی خاتون کا بطور وزیر تقرر۔۔شیخا بنت محمود کو وزیر تعلیم بنا دیا گیا۔
(آن لائن کی خبر)

☆☆ یہ خوشی کی بات ہے کہ عرب امارات کے کسی حصے میں خواتین کو حکومت کا حصہ بننے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ وگرنہ ان عرب ریاستوں میں تو عورتوں کے لئے ایک ہی کام مخصوص کر دیا گیا تھا۔ یہ اور بھی اچھی بات ہے کہ شیخا بنت محمود کو وزارت تعلیم کا محکمہ دیا گیا ہے۔ یوں وہ قطر کی زبیدہ جلال بن گئی ہیں۔

☆☆ گورکھپور میں ہیجڑے کی بطور میئر کامیابی۔۔۔اور عدالت کی طرف سے انتخاب کالعدم قرار دینے کی زیادتی۔ (اخباری خبر)

☆☆ یہ ایک المیہ ہے کہ ہمارے ہاں حقوق نسواں کے لئے بڑے بڑے دعوے کرنے والوں اور انسانیت کی دہائی دینے والوں نے بھی کبھی یہ نہیں سوچا کہ قدرتی طور پر ہیجڑے بننے والے انسانوں کے بھی کچھ انسانی حقوق ہیں یا نہیں؟ ہمارے معاشرے کے لئے یہ طبقہ صرف ہنسی مذاق کی چیز ہے۔ جبکہ یہ طبقہ سب سے زیادہ ہم سب کی ہمدردی کا مستحق ہے۔ گھورکھپور میں امرناتھ یادو نامی ہیجڑے نے آشا دیوی کے نام سے الیکشن لڑا اور بطور میئر کامیاب ہوا۔ لیکن ان کے مخالف امیدوار نے ان کے بطور عورت امیدوار کھڑے ہونے کو چیلنج کرکے ان کا انتخاب کالعدم کرا دیا ہے۔ امرناتھ یادو (آشا دیوی) اس فیصلہ کے خلاف یوپی کی ہائی کورٹ میں جا رہے ہیں (یا جا رہی ہیں)۔ ہماری دعا ان کے ساتھ ہے۔ اصولاً تو اس طبقہ کو دونوں اطراف میں سے کسی بھی طرف سے کھڑے ہونے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔

☆☆ ٹونی بلیئر اور جیک اسٹرا نے عراق کی تعمیر نو میں اقوام متحدہ کے کردار کو نظر انداز کرنے کے لئے امریکہ سے خفیہ سمجھوتہ کر لیا ہے۔ برطانیہ کی وزیر ترقیات کلیئر شارٹ نے وزارت سے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔ (اخباری خبر)

☆☆ کلیئر شارٹ نے عراق پر حملہ سے پہلے بھی امریکی طرز عمل کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے، اس کا ساتھ دینے پر اپنی حکومت کی مخالفت کی تھی۔ اب انہوں نے بتایا ہے کہ پہلے یہ کہا جاتا رہا ہے کہ عراق کی تعمیر نو میں اقوام متحدہ کا کردار ہوگا لیکن اب اس سے انحراف کیا جا چکا ہے۔ اقوام متحدہ کے کسی موثر کردار کی کوئی امید نہیں رہی۔ اس لئے انہوں نے شارٹ کٹ میں استعفیٰ دے کر اپنا موقف بالکل کلیئر کر دیا ہے۔

☆☆ سعودی عرب کے شہر ریاض میں غیر ملکیوں کی عمارتوں میں زبردست بم دھماکے۔ القاعدہ پر الزام (اور القاعدہ نے دھماکے کی ذمہ داری قبول بھی کر لی)۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کی طرف سے اس کاروائی کو بزدلانہ اقدام قرار دیا گیا (اخباری خبر)

☆☆ اگر گیارہ ستمبر کے سانحہ میں واقعتاً القاعدہ ملوث تھی تو امریکہ نے اب تک دنیا کے تمام اخلاقی اور قانونی ضابطوں کی جو دھجیاں اڑائی ہیں، وہ ان سب میں حق بجانب ہے۔ لیکن اسکے لئے ثبوت بھی تو فراہم کرنا چاہئے۔ افسوس ابھی تک امریکہ گیارہ ستمبر کے سانحہ کے سلسلہ میں ایک بھی ایسا ثبوت نہیں دے سکا جسکی بنیاد پر خود امریکہ کی عدالتیں بھی کسی القاعدہ تنظیم کو مجرم قرار دے سکیں۔ کولن پاول نے سعودی عرب کے بم دھماکوں کو بزدلانہ اقدام قرار دیا ہے۔ افغانستان جیسے بھوکے ننگے، بے سروسامان ملک پر امریکہ بہادر نے چڑھائی کرکے جو دلیری دکھائی تھی، اس کے مطابق کولن پاول صاحب بالکل بجا فرما رہے ہیں۔۔۔لیکن مجھے ایک اور کھٹکا ہو رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے امریکی حکام نے سعودی عرب سے اپنی فوجیں نکال لینے کا عندیہ دیا تھا کہیں وہ پھر اپنا ارادہ بدل کر وہیں براجمان رہنے کا فیصلہ تو نہیں کر بیٹھے؟ اور اسی لئے یکا یک سعودی عرب میں ایسے دھماکے ہو گئے ہیں۔ مجھے تو یہ بھی ''گیارہ ستمبر'' کی طرح امریکہ کے خفیہ اداروں کی اپنی ہی کوئی گہری چال لگتی ہے۔

☆☆ جمعہ کے روز (۱۶ مئی کو) مکہ مکرمہ کی ایک رہائشی عمارت میں آتش زدگی کا حادثہ۔۱۴ جاں بحق، ۲۷ زخمی۔ (اخباری خبر)

☆☆ ریاض میں بم دھماکوں کے بعد اسی ہفتہ کے اندر مکہ مکرمہ میں آتش زدگی کا سانحہ اتفاقی بھی ہو سکتا ہے، لیکن اس میں کسی اسرائیلی اور امریکی سازش کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ القاعدہ کی ہواؤں کو پکڑنے کے لئے امریکہ نے مکہ، مدینہ میں گھس کر ان کا تعاقب کرنے کا بہانہ کیا تھا جسے سعودی حکومت نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ ہو سکتا ہے بم دھماکوں کے بعد مکہ میں آتش زنی کا سانحہ خود امریکی ڈرامے کا ہی کوئی منظر ہو۔ دیکھیں ابھی اور کیا ڈرامے ہوتے ہیں۔

☆☆ بھارتی صوبہ گجرات کے ضلع بڑودہ میں واگھوڑا تعلقہ کے انتولی گاؤں میں چیتے اور گائے کی دوستی۔
(انقلاب ممبئی کی خصوصی رپورٹ)

☆☆ مذکورہ رپورٹ کے مطابق انتولی گاؤں میں ایک چیتا جنگل سے روزانہ اس گاؤں میں آتا ہے، گنے کے کھیت میں گاؤں کی ایک گائے اس سے ملتی ہے۔ (فلم والے ''چنے کے کھیت میں'' والے گانے کی طرز پر اب

''گنے کے کھیت'' کا کوئی گانا بھی بنا سکتے ہیں) دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ایک دوسرے کو چومتے چاٹتے ہیں۔محکمہ جنگلات کے افسران اور وائلڈ لائف سے متعلق بعض اداروں کے کارکنوں نے مسلسل نگرانی کے بعد اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ایک جنگلی درندے اور گائے میں دوستی یا پیار کی خبر بجائے خود حیران کن ہے۔لیکن اس میں مزید حیرت اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ یہ اُس صوبہ گجرات کے ایک گاؤں کی خوبصورت خبر ہے جس میں انتہا پسند ہندوؤں نے ایک منظّم اسکیم اور سازش کے تحت وسیع پیمانے پر مسلمانوں کا قتلِ عام کیا تھا۔نریندر مُوذی اگر چاہیں تو اب چیتے کو مسلمان قرار دے کر گئو ماتا سے ان کی دوستی کو ہندو دھرم کا اپمان قرار دے دیں اور اسی بنیاد پر ہی پھر سے مسلمانوں کا قتلِ عام کرادیں۔ویسے چیتے نے اپنے طرزِ عمل سے گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مُوذی کو دکھا دیا ہے کہ جنگلی درندہ ہونے کے باوجود اس کے اندر پیار موجود ہے، اور یہ بھی کہ نریندر مُوذی جیسے لوگ اصل درندے ہیں۔

☆☆ **معروف گلوکاروں محمد رفیع، مکیش، کشور کمار اور ہیمنت کمار کے یادگاری ٹکٹ جاری کر دیئے گئے۔منا ڈے کے اعزاز میں ہونے والی تقریب میں ٹکٹوں کا اجراء کیا گیا**

(اخباری خبر)

☆☆ یہ بہت اچھی خبر ہے کہ عمدہ موسیقی کے یادگار عہد کے نامور گلوکاروں کے ڈاک ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں۔یہ بھی اچھی بات ہے کہ اُسی دور کے ایک نامور گلوکار منا ڈے کے اعزاز میں ایک تقریب کے دوران ایسا کام کیا گیا۔اس موقعہ پر منا ڈے کو اعزاز سے نوازا گیا۔
منا ڈے خود بہت بڑے گلوکار ہیں۔محمد رفیع جیسے عظیم گلوکار نے یہ کہہ کر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا تھا کہ میں پبلک کے لئے گاتا ہوں اور منا ڈے میرے لئے گاتا ہے۔منا ڈے کا یادگاری تو نہیں لیکن ان کے جیتے جی ان کی تصویر والا ٹکٹ بھی جاری کیا جائے تو اچھی بات ہوگی۔

☆☆ **کیمسٹری کے موضوع پر عالمی شہرت اور عزت کی حامل، ملتان یونیورسٹی کے شعبہ کیمسٹری کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر فرزانہ محمود کی بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر ترقی پر شعبہ کے چیئرمین کی شدید مخالفت کے بعد ترقی روک دی گئی۔(ایک اخباری رپورٹ)**

☆☆ ڈاکٹر فرزانہ کے پی ایچ ڈی کے تھیسس کو پانچ سال میں دنیا کے پانچ بہترین تھیسس میں سے ایک قرار دیا گیا تھا۔ان کے مقالہ سے استفادہ کرنے والے تین نوبل انعام یافتہ سائنسدانوں نے انہیں میسا چوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں خطاب کرنے کی دعوت دی۔ایسی ذہین خاتون کی تو زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی ہونا

چاہئے تھی۔۔۔۔پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ بھی قوم نے کچھ اسی قسم کا سلوک کیا تھا۔انہیں کالج کے ہوسٹل کا وارڈن یا طلبہ کی فٹ بال ٹیم کی کوچنگ کی ذمہ داری قبول کرنے کا حکم دیا گیا۔ایسے حالات سے دلبر داشتہ ہو کر انہوں نے ملک کو خیر باد کہا تھا۔ڈاکٹر فرزانہ محمود کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے یہ سب ہمارے قومی مزاج کا منفی حصہ ہے۔اس میں خیر کی امید کا پہلو یہی ہے کہ وہ یقیناً ایک دن اتنا بڑا کام کریں گی جس کے نتیجہ میں وطن ان پر ناز کرے گا اور ان کی راہ میں روڑے اٹکانے والے منہ چھپاتے پھریں گے۔وہ قومیں اور افراد بڑے ہی بد بخت ہوتے ہیں جو کسی بھی منفی جذبے کے تحت اپنے ہی لوگوں میں موجود جوہرِ قابل کو اس کے اصل میدان سے ہٹانے کی سازش اور کوشش کرتے ہیں۔

☆☆

۲۳؍ربیع الاول ۱۴۲۴ھ۔۔۲۶؍مئی ۲۰۰۳ء

☆☆ **سعودی عرب کے بعد مراکش کے شہر کاسا بلانکا میں ''دہشت گرد حملہ''۔۔حملہ کی نوعیت ریاض میں ہونے والے حملہ سے ملتی جلتی ہے۔امریکہ کے کسی ادارہ کو نشانہ نہیں بنایا گیا، البتہ ایک بم دھماکہ بیلجیئم کے سفارت خانہ کے قریب ہوا۔(اخباری خبر)**

☆☆ بظاہر ایسا باور کرایا جاتا ہے کہ اس وقت سارے دہشت گرد امریکہ کے خلاف کمر بستہ ہیں اور امریکہ دہشت گردی کے خلاف کوئی عالمی جنگ لڑ رہا ہے۔لیکن یہ عجیب امریکہ مخالف دہشت گرد کاروائی ہے جس میں دھماکہ اس ملک کے سفارت خانہ کے قریب ہوتا ہے جو امریکہ کی اہم شخصیات کے خلاف جنگی جرائم کا مقدمہ چلا رہا ہے اور جسے امریکہ سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی دے چکا ہے۔(بعد میں آنے والی ایک خبر کے مطابق بلجیم جیسے ایک چھوٹے یورپی ملک نے آخر کار امریکی دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔مقدمہ کی کاروائی روک دی گئی) اسی طرح مرنے والے یا زیادہ تر مقامی لوگ ہیں یا پھر فرانس کے تین شہری ہلاک ہوئے ہیں۔بلجیم کی طرح فرانس پر بھی امریکی غصہ ساری دنیا پر ظاہر ہے۔ایک یہودی مقام کے قریب بھی دھماکہ ہوا ہے لیکن وہ مقام یہودی قبرستان ہے۔حملہ آوروں کی ذہانت کی داد دیجئے۔ان کا ٹارگٹ امریکی اور یہودی مقامات ہیں مگر دھماکے پوری احتیاط کے ساتھ کیسے کیسے مقامات پر کئے جا رہے ہیں۔خوف اپنے مخالف ملکوں کو دلایا جا رہا ہے اور دہائی خود دی جا رہی ہے۔امریکی اور یہودی خفیہ اداروں کی ذہانت قابلِ داد ہے۔کہیں پہ نگاہیں، کہیں پہ نشانہ!

☆☆ **سعودی عرب اور مراکش کے بعد پاکستان دہشت گردوں کا اگلا نشانہ بن سکتا ہے۔امریکہ کی جانب سے حکومت پاکستان کو آگاہ کر دیا گیا۔ (اخباری خبر)**

☆☆ ظاہر بات ہے امریکہ سے زیادہ کون جان سکتا ہے کہ اب عالمی دہشت گرد کس ملک میں بم دھماکے کرائیں گے۔ویسے عجیب بات ہے کہ دہشت گردوں کی اصل لڑائی امریکہ کے خلاف ہے لیکن امریکہ کو وہ اپنا نشانہ نہیں بنا رہے۔اورتو اور امریکہ کے خاص حلیف ملکوں برطانیہ اور آسٹریلیا میں بھی کچھ نہیں کر رہے۔دھماکے کر رہے ہیں تو اپنے ہی اسلامی ملکوں میں...... اور۔مار رہے ہیں تو زیادہ تر اپنے ہی ملک کے شہریوں کو یا پھر ان ممالک کے باشندوں کو جو امریکہ کے خلاف بولنے کی جراءت کر رہے ہیں۔امریکہ کی موجودہ انتظامیہ کو چاہئے کہ اب یہ چکر بازی ختم کرے۔

☆☆ **ملک سے ہر قسم کی دہشت گردی اور اس کے نظریات کو اکھاڑ پھینکیں گے۔**
(شوریٰ کونسل سے شاہ فہد کا خطاب)

☆☆ سعودی عرب میں سب سے خطرناک دہشت گردی امریکی ریشہ دوانیاں ہیں۔اسرائیلی ایجنڈے پر عمل پیرا امریکی ایجنسیوں کے جو افراد مختلف شکلوں میں وہاں گھسے ہوئے ہیں، وہی اصل اور سب سے خطرناک دہشت گرد ہیں۔ان عالمی گِدھوں کی نظریں مکہ اور مدینہ پر ہیں۔اسلئے سب سے پہلے ان گِدھوں کو یا تو اس علاقہ سے مکمل طور پر نکال دیا جائے، یا ان کا خاتمہ کیا جائے۔

☆☆ **راجن پور میں ۱۲۰ ایکڑ زمین اور ایک مکان کی جائیداد کے حصول کے لئے سوتیلی والدہ، چار سوتیلی بہنوں اور دو سوتیلے بھائیوں کو انتہائی بیدردی سے قتل کرنے کے بعد ان پر تیزاب انڈیل دیا۔**
(اخباری خبر)

☆☆ اس اندوہناک خبر کا المناک ترین پہلو یہ ہے کہ مقتولین میں آٹھ ماہ کا بچہ اور تین سال کی بچی بھی شامل ہے۔باقی سارے سوتیلے بھائی بہنوں کی عمریں بھی ۸ سال سے ۱۸ سال کے درمیان تھیں۔اتنی معمولی سی جائیداد کے لئے کوئی بھائی (سوتیلے ہی سہی) اپنے بھائی بہنوں اور ماں کو اتنی سفا کی سے قتل کر سکتے ہیں تو پھر تیل کی دولت سے مالا مال عراق کی دولت پر قبضہ کرنے کیلئے امریکہ نے جو کچھ کیا ہے، تو ایک بڑی سطح پر وہ بھی ایسا ہی سانحہ ہے۔ویسے بھی مسیحی اور یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی شاخ سے وابستہ ہیں اور مسلمان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شاخ سے منسلک ہیں۔اب جو کچھ مسیحی اور یہودی دنیا کے بعض طاقتور حلقے مسلمان ممالک کے ساتھ کر رہے ہیں، یہ شاید پرانے سوتیلے جذبوں کا ہی زہر ہے۔

☆☆ **دس سال تک وطن واپس نہ آنے کا معاہدہ میری مرضی کے خلاف ہوا تھا اور سراسر بلیک میلنگ ہے۔**
(شہباز شریف کا بیان)

☆☆ ہم شہباز شریف کی وطن واپسی کے لئے دعا گو ہیں لیکن جہاں تک ان کی ملک بدری اور دس سالہ میعاد کا تعلق ہے اس میں اوّل تو کوئی بلیک میلنگ نہیں ہوئی۔اگر ہوئی ہے تو وہ اُنکے اپنے خاندان کی طرف سے ہوئی ہے۔جنرل پرویز مشرف کو اس کا الزام دینا غلط ہے۔اگر آپ جذباتی طور پر بلیک میل کئے گئے ہیں تو خود اپنے خاندان کی طرف سے بلیک میل کئے گئے ہیں۔

☆☆ **پاکستان، بھارت کے ساتھ برابری کی بنیاد پر مذاکرات چاہتا ہے۔**
(جنرل پرویز مشرف کی غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو)

☆☆ برابری کی بنیاد پر بات کرنا تو شاید رسمی سی بات ہے۔تاہم جنوبی ایشیا میں امن اور ترقی ہونا چاہئے، اس کے لئے پاکستان اور انڈیا کے مسائل کا حل کیا جانا اور دونوں میں خیر سگالی کے جذبات کا فروغ پانا بے حد ضروری ہے۔اس وجہ سے جنرل پرویز مشرف کی ماضی میں کی گئی مذاکرات کی بار بار کی درخواستیں آخر رنگ لانے لگی ہیں۔حالات بہتر ہونے کی امید پیدا ہوئی ہے۔خدا کرے ایسا ہو جائے۔

☆☆ **۱۹۹۱ء میں ایک عرب شیخ کے ساتھ بیاہی جانے والی بارہ سالہ بچی آمینہ کی، بارہ سال کے بعد دوبارہ شادی۔ (اخباری خبر)**

☆☆ حیدر آباد دکن کی اس بچی کی شادی ایک عرب شیخ سے ہوئی تھی۔بے شک عمروں کا کافی فرق تھا۔لیکن ائر پورٹ پر جاتے ہوئے نہ صرف مذکورہ عرب شیخ کو گرفتار کر لیا گیا بلکہ عدالت سے اس نکاح کو بھی فسخ کرا دیا گیا۔تب خواتین کے حقوق کی تنظیمیں بڑی سرگرمی سے اس کارِ خیر کو انجام دے رہی تھیں۔لیکن اس کے بعد کسی نے آمینہ کی خیر خبر نہیں لی۔اس کے والد کی وفات کے بعد گھر کے مسائل میں مزید اضافہ ہو گیا۔اب اسی بچی نے بارہ سال کے بعد ۲۴ سال کی عمر میں ایک ایسے ٹیچر سے شادی کی ہے جو عمر میں اس سے بیس سال بڑا ہے۔جس کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اور اس سے اس کے تین بچے ہیں۔عرب شیخ کے ساتھ بارہ، تیرہ سال کی بچی کی شادی اتنا بڑا جرم نہیں تھا جتنا اسے بنا دیا گیا تھا اور اب جس طرح آمینہ کی شادی ہوئی ہے اور جو کچھ اسے آگے پیش آئے گا، عرب شیخ سے شادی اس سے ہزار گنا بہتر ہوتی۔اور کچھ نہ بھی سہی، کم از کم خوشحالی تو اس کے سارے خاندان کو نصیب ہو جاتی۔آمینہ کی خیر خواہی کا دَم بھرنے والی خواتین کی تنظیمیں سیاست کرنے کی بجائے اس کی زندگی کو بھی

سنوار سکتیں تو بات ہوتی۔

☆☆ **پچھڑے ہوئے دلت طبقہ کی مشہور رہنما، یو پی کی وزیر اعلیٰ مایاوتی نے دہلی میں ۱۷ کروڑ روپے مالیت کی کوٹھی خرید لی۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ مایاوتی پچھڑے ہوئے طبقوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہیں۔ان کے عمل سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ غریب طبقوں کی کتنی ہمدرد ہیں۔اس خبر کے سلسلہ میں یہ وضاحت کر دی جائے کہ مایاوتی نے مشہور فلمی رسالہ ''شمع'' والوں کی کوٹھی خریدی ہے۔یہ کوٹھی چند سال پہلے ۳۵ کروڑ میں بک رہی تھی لیکن ''شمع'' والوں نے اس قیمت پر نہیں بیچی تھی۔اب اس کا ۱۷ کروڑ میں سودا ہونے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ باقی اضافی رقم بلیک کی صورت میں ادا کی جائے گی۔پیپرز میں صرف ۱۷ کروڑ ظاہر کئے جائیں گے۔گویا ایسی وزیرِ اعلیٰ جو اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف کرپشن کے کیسز بنا رہی ہیں خود کرپشن کر رہی ہیں۔لگتا ہے برصغیر کے سارے سیاسی لیڈروں کا عمومی کردار ایسا ہی ہے۔

☆☆ **دہشت گرد گروپوں یا دہشت گرد ریاستوں کو وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے ذریعے دنیا کو دھمکانے یا بلیک میل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔**

(کینیکٹی کٹ میں امریکی کوسٹ گارڈ سے بُش جونیئر کا خطاب)

☆☆ صدر بُش کا فرمان بالکل درست ہے۔وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے ذریعے دنیا کو دھمکانے اور بلیک میل کرنے کا حق صرف امریکہ کی موجود حکومت کو حاصل ہے۔اسی لئے اس حکومت نے افغانستان سے لے کر عراق تک اپنی بہادری دکھا دی ہے اور فرانس سے لے کر بیلجیئم تک سب کو دھمکا کر بلیک میلنگ کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔اب جو بھی دہشت گردی ہوگی امریکی انتظامیہ کی اجازت کے ساتھ ہوگی، ورنہ نہیں ہوگی۔

☆☆ **وزیر اعظم جمالی کی فیصل آباد آمد کے موقعہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی چوہدری کی غیر حاضری سے ان افواہوں کی تصدیق ہوتی ہے کہ چوہدری شجاعت حسین گروپ کے بارے میں ایوان صدر میں رائے اچھی نہیں رہی۔اسی کے نتیجہ میں شجاعت فیملی کے خلاف کرپشن کی بند فائلیں کھولنے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔(گلف نیوز کی خصوصی رپورٹ)**

☆☆ اگر کسی وجہ سے بھی حکومت چوہدری شجاعت فیملی کی بند فائلیں کھولنے لگی ہے تو اس سے ملک وقوم کا بھلا ہو

گا۔ان لوگوں کو سر پر چڑھانے کی وجہ سے ہی پرویز مشرف کا اپنا اچھا خاصا مہذب اور صاف ستھرا امیج خراب ہوا۔یہ لوگ تو ہمیشہ چڑھتے سورج کے پجاری رہے ہیں اور ہر دور میں انہوں نے لُوٹ مار کی ہے۔نواز شریف نے اتنی کرپشن نہیں کی ہوگی جتنی ان لوگوں نے ہر دور میں کی ہے۔اگر جمالی کے دور میں یہ جلالی کام ہو جائے اور قومی خزانے میں، لُوٹی ہوئی دولت بھی واپس آ جائے تو یہ ملک کے لئے ایک بہت اچھی خبر ہوگی۔اگر ان کے متبادل کے طور پر میاں اظہر کو سامنے لایا جاتا ہے تو ان کی سیاسی اور اخلاقی حیثیت کا باوقار جواز بنتا ہے۔انہوں نے نواز شریف کو ان کے دورِ اقتدار میں چھوڑا تھا۔اور ان کے دامن پر کرپشن کے ایسے داغ بھی نہیں ہیں جیسے شجاعت گروپ کے دامن پر دور سے بھی دکھائی دے رہے ہیں۔حقیقتاً ایسے لوگوں سے چھٹکارا پانے سے پرویز مشرف صاحب کا کھویا ہوا وقار پھر سے بحال ہو سکتا ہے۔

☆☆ **بطخ کی ہلاکت پر دو فرقوں کے درمیان فساد۔تین مکانات نذرِ آتش کر دیے گئے۔**

(اخباری خبر)

☆☆ انڈیا میں منڈروان پولیس سرکل کے تحت موضع مہدا میں ایک بطخ ایک ٹریکٹر کے نیچے آ گئی۔جس کے نتیجہ میں دو فرقوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔خبر کے مطابق ایک فرقہ کے ایک شخص کی بطخ دوسرے فرقہ کے ٹریکٹر کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئی۔اس پر دونوں فریقوں کا جھگڑا دونوں فرقوں کے جھگڑے میں تبدیل ہو گیا۔اس فساد میں تین مکانات نذرِ آتش ہو گئے۔

☆☆ **امریکہ کی Yale یونیورسٹی کیمپس کے لاء اسکول کی عمارت میں بم دھماکہ۔امریکہ کی سیکیورٹی ایجنسیاں حیران۔ایف بی آئی کی طرف سے تفتیش شروع کر دی گئی۔**

(اخباری خبر)

☆☆ ابھی تک اس دھماکے کے ڈانڈے عالمی دہشت گردی کے ساتھ نہیں ملائے گئے۔ملا دیئے جائیں تو کوئی بعید نہیں۔ویسے جب یہ دھماکہ ہوا ہے وہاں کوئی بندہ ہی نہیں تھا۔امریکہ میں اتنی احتیاط کے ساتھ دھماکہ کرنے والوں کو کہا جا سکتا ہے کہ ؎

تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

امریکہ میں دہشت گردوں کو اوّل تو دھماکے کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔اس کے لئے اسلامی ملک اور تیسری دنیا کے ممالک حاضر ہیں۔لیکن اگر دہشت گردوں نے اپنا بھرم رکھنے کے لئے لازماً امریکہ میں کچھ دھماکے کرنے

ہیں تو پھران کا یہ انداز بہت اچھا ہے کہ دھماکہ بھی ہو جائے اور جانی نقصان بھی نہ ہو۔اگر کبھی جانی نقصان دکھانا مقصود ہو تو کوشش کی جائے کہ ان علاقوں میں نقصان ہو جہاں مسلم آبادی ہو۔اس طرح امریکہ کی سیکیورٹی ایجنسیاں مزید حیران ہوتی رہیں گی،اور دنیا بھر کے مسلمان امریکہ اور امریکہ کے مبینہ دہشت گردوں سے بزبان حال کہتے رہیں گے۔ ؎ تُو مشقِ ناز کر،خونِ دو عالَم میری گردن پر

☆☆ **''ایک سے زیادہ شادیاں اچھی نہیں لیکن میں نے دو کیں۔''ایک شاعر اور ادیب کا اعتراف اور اظہارِ شرمندگی۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ یہ روزنامہ ''جنگ''(۲۴مئی) کی خبر ہے۔اس کے مطابق ایک تقریب میں مختلف طبقات کے بہت سے لوگ موجود تھے جہاں تعدد ازدواج کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔اس خبر میں شریک ہونے والے افراد کے نام نہیں لکھے گئے۔اس تقریب میں ایک اہم بات یہ کی گئی کہ چار شادیوں کی اجازت عیاشی سے روکنے کے لئے دی گئی ہے۔اس پر کسی نے تبصرہ کیا کہ عملاً چار شادیوں والے حضرات اسکے باوجود عیاشی سے باز نہیں آتے۔اس تقریب کی ایک دلچسپ بات یہ تھی کہ اس میں تعدد ازدواج کے خلاف بولنے والوں میں سے زیادہ تر خود ایک سے زیادہ شادیاں کئے ہوئے تھے جبکہ تعدد ازدواج کا جواز بیان کرنے والے موجود علمائے کرام نے صرف ایک ایک شادی کی ہوئی تھی۔دو شادیاں کرنے والے شاعر کا یہ کہنا کہ ایک سے زیادہ شادیاں اچھی نہیں لیکن میں نے دو کی ہیں۔ان کا ندامتی بیان ہے۔اگر اس تقریب میں شری واجپائی جی ہوتے تو وہ بیزاری سے کہتے''شادی ایک بھی اچھی نہیں ہے''۔اور اگر شیخ رشید وہاں موجود ہوتے تو ویسے تو وہ بھی واجپائی جی والی بات ہی کہتے۔لیکن اپنی شریر مسکراہٹ اور شوخی کے ساتھ کہتے:''شادی ایک بھی اچھی نہیں ہے،مجھے دیکھ لیں!''۔

☆☆

یکم ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ۔۲؍جون ۲۰۰۳ء

☆☆ **امریکہ کو دہشت گردی کے نئے خطرات کا سامنا ہے،دشمن کے حملے میں تین لاکھ سے زیادہ امریکی ہلاک ہو سکتے ہیں۔**

(رمز فیلڈ کا اخبار''دی نیوز''کے لئے لکھے گئے ایک آرٹیکل میں اظہارِ تشویش)

☆☆ **القاعدہ آئندہ ۳۰ سے ۹۰ روز میں امریکہ کے اندر زبردست حملہ کرے گی۔**

(ایف بی آئی اور سی آئی اے کی ۲۶ مئی کی خبر)

☆☆ ٹھیک ہے،ٹھیک ہے۔۔۔اسی طرح اظہارِ تشویش کرتے رہئے اور عالمی سطح پر اپنا کام جاری رکھئے۔ایسے ڈراوے سے عام امریکی عوام بھی''عالمی آئل مافیا''کے کھیل کو سمجھنے کے بجائے اپنی فکر میں مبتلا رہیں گے اور آپ کی انسانیت سوز سرگرمیوں میں آپ کے خلاف نہیں ہوں گے۔لیکن امریکہ پر کوئی ایسا حملہ کہیں سے بھی نہیں ہوگا۔کوئی القاعدہ سچ مچ موثر ہوتی تو اب تک حملہ ہو چکا ہوتا۔بہرحال آپ لوگ اپنا کھیل جاری رکھیں۔

☆☆ **ایران میں سرگرم القاعدہ نیٹ ورک نے ۱۲مئی کو سعودی عرب میں ہونیوالے خودکش حملوں میں اہم کردار ادا کیا۔انٹیلی جنس رپورٹس کے بعد امریکہ نے ایران کے ساتھ تعلقات کو توڑ کر خاتمی حکومت کو ختم کرنے پر غور شروع کر دیا۔(واشنگٹن کی رپورٹ)**

☆☆ یہ القاعدہ کی امریکیوں کو بہت عمدہ سُوجھی ہے۔بس اب جس ملک پر چڑھائی کرنی ہو اس میں القاعدہ کے ممبرز کو گھستے ہوئے دکھا دیجئے اور خود بھی ان کے تعاقب میں اس ملک پر چڑھ دوڑیئے۔پرائمری اسکول کی اردو کتاب میں بھیڑ کے بچے اور بھیڑیئے والی کہانی کے آخر میں انجام کے طور پر فارسی میں لکھا ہوتا تھا''خوئے بدرا بہانہ بسیار''(بدفطرت کے پاس اپنا مذموم کام کرنے کے لئے کئی بہانے ہوتے ہیں)۔۔۔لگتا ہے امریکہ سے زیادہ انتظار نہیں ہو رہا اور طاقت کے نشہ میں وہ افغانستان اور عراق کے بعد اب ایران کا رُخ کرنے لگا ہے اور بہانہ وہی القاعدہ کا ہے۔اس میں صدام حکومت کے اہلکاروں کا الزام بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

☆☆ **گدھوں کی ریس دیکھنے کے لئے کراچی سٹی کے نائب ناظم سے جنرل پرویز مشرف کی فرمائش۔**

(اخباری خبر)

☆☆ پچھلے دنوں جنرل پرویز مشرف کراچی گئے تو وہاں انہوں نے کراچی سٹی کے نائب ناظم سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سائیکل ریس اور گدھوں کی ریس دیکھنا چاہتے ہیں۔اس پر بعض ستم ظریف صحافیوں نے''سائیکل ریس''کی خواہش کو تو گول کر دیا ہے اور مقامی حکومت کے ایک نمائندے سے اس خواہش کا اظہار کرنے کو''عارفانہ''انداز سے لیا ہے۔ان کے بقول قومی اسمبلی میں ہارس ٹریڈنگ ہوتی ہے۔اسمبلی میں گھڑ دوڑ چلتی ہے اور اسی نسبت سے مقامی حکومتوں کا نظام گدھا دوڑ ہی کہلائے گا۔صحافیانہ ستم ظریفی سے قطع نظر گدھا،مسیحی مذہب کا محترم جانور ہے۔روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گدھے پر سواری کیا کرتے تھے۔اکبرالٰہ آبادی نے بہت پہلے یہ شعر کہا تھا لیکن اِس وقت جتنا بُش انتظامیہ پر یہ شعر پورا اتر رہا ہے اتنا کسی اور پر پورا نہیں اترتا ؎

عیسیٰ سے جا کے کہئے گدھے اپنے باندھ لیں
کھیتی تمام حضرتِ آدم کی چَر گئے

☆☆ جنوبی ہندوستان کے شہر سالم میں ایشوری نامی خاتون نے کنویں میں بچے کو جنم دیا۔
(اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق ۲۸ سالہ ایشوری کے ہاں بچے کی پیدائش ہونے والی تھی۔ پیدائش کے موقعہ پر ہونے والے درد کی تاب نہ لاکر خاتون نے ایک قریبی کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ وہیں بچے کی پیدائش ہوگئی۔ اتفاق سے کنویں میں پانی صرف دو فٹ گہرا تھا۔ اس لئے لوگوں کی فوری کوشش کے نتیجہ میں زچہ و بچہ دونوں کو بچا لیا گیا ہے۔ ابھی تک بس، ٹرین اور ہوائی جہاز وغیرہ میں سفر کے دوران بچوں کی پیدائش ہونے کی خبریں آتی تھیں تو چہروں پر حیرت آمیز مسرت پھیل جاتی تھی۔ اب کنویں میں بچے کی پیدائش کی خبر مذکورہ ساری خبروں سے بالکل مختلف ایک اور دلچسپ خبر ہے۔ اور کیفیت وہی ہے حیرت اور مسرت والی۔ خدا (یا بھگوان۔۔ جو اُس فیملی کو پسند ہو) زچہ و بچہ کو خیریت سے رکھے۔

☆☆ اقوام متحدہ نے انڈونیشیا کے صوبے آچے میں انسانی المیے کی وارننگ دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق آچے میں اس وقت پانچ ہزار علیحدگی پسند ہیں اور ۳۸ ہزار فوجی اور پولیس فورسز آپریشن میں حصہ رہے ہیں۔ (اخباری خبر)

☆☆ اقوام متحدہ کی انسانیت نوازی پر قربان جایئے۔ افغانستان سے عراق تک کتنی ننگی جارحیت ہوگئی۔ کتنی قیامتیں گزر گئیں مگر اقوام متحدہ کو کوئی انسانی المیہ دکھائی نہیں دیا۔ کشمیر میں نصف صدی سے زائد عرصہ سے آزادی کی تحریک چل رہی ہے۔ اس وقت بھارتی مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ فوج وہاں کے عوام پر ظلم ڈھا رہی ہے مگر اقوام متحدہ کو کوئی انسانی المیہ دکھائی نہیں دے رہا۔ آچے میں ۳۸ ہزار فوجی اور پولیس فورسز نے کاروائی کی تو فوراً انسانی المیہ کی وارننگ آ گئی۔ بے شک اقوام متحدہ اب امریکہ کی داشتہ بن کر رہ گئی ہے اور داشتہ آید بکار!

☆☆ ممبئی کی سنٹرل انڈسٹریل سیکیورٹی فورس کے کانسٹیبل نامدیو نے ممبئی کے انٹرنیشنل ائر پورٹ پر فائرنگ کر کے اپنے کمانڈنٹ کو ہلاک کر دیا اور چھ افراد کو یرغمالی بنالیا۔ سات گھنٹے کے بعد یرغمالیوں کو رہا کرا لیا گیا۔ (اخباری خبر)

☆☆ کراچی کے اے۔ ایس۔ آئی مختار سومرو نے افسر اعلیٰ کی ڈانٹ ڈپٹ سے دل برداشتہ ہوکر خودکشی کر

لی۔ (اخباری خبر)

☆☆ کراچی اور ممبئی دونوں ساحلی شہر ہیں۔ دونوں مقامات پر ایک دوسرے سے بالکل متضاد واقعات رونما ہوئے ہیں۔ کراچی کے مختار سومرو کی خودکشی افسروں کی رعونت کو آشکار کرتی ہے۔ جبکہ نامدیو کا اقدام بھی افسر کے حاکمانہ رویے سے بہت زیادہ تنگ آئے ہوئے ماتحت کا ردِعمل تھا۔ نامدیو کا اصل مسئلہ یہ تھا کہ وہ چھٹی مانگ رہا تھا اور اس کا افسر چھٹی نہیں دے رہا تھا۔ اس سے مشتعل ہوکر اس نے ایسی حرکت کر دی۔ چند دن پہلے انڈیا کی آرمی سے بھی اسی نوعیت کی خبر آئی تھی۔ اس میں یرغمالی بنانے کی نوبت تو نہیں آئی تھی لیکن فوجی نے اپنے افسر کو ہلاک کر دیا تھا اور وجہ وہاں بھی گھر جانے کیلئے چھٹی نہ دینے والی تھی۔ اپنے افسر کو ہلاک کرنے والے یقیناً قصوروار ہیں لیکن اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ افسر شاہی کا رویہ چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی اتنا غیر انسانی ہو گیا ہے کہ ملازمین ذہنی اذیت سے مشتعل ہوکر مرنے، مارنے کی انتہا تک چلے گئے۔

☆☆ اگر بی جے پی کے پُر تشدد فاشزم اور بی ایس پی کی زہریلی ذات پات کی سیاست سے ملک کو بچانا ہے تو دوسری تمام پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر آنا ہوگا، ورنہ ملک تباہ ہو جائے گا۔
(کلیان سنگھ کی بلند شہر میں صحافیوں سے بات چیت)

☆☆ جہاں تک کلیان سنگھ کے تجزیہ کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ فرقہ پرستی کی سیاست ہندوستان کو تباہی کی طرف ہی لے جا رہی ہے۔ لیکن یاد رہے کلیان سنگھ خود بی جے پی کے سرگرم رہنما اور بی جے پی کے یوپی میں وزیر اعلیٰ رہے ہیں۔ انتہا درجہ کی فرقہ پرستی کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ بابری مسجد کی شہادت میں ان کا بڑا اہم اور موثر کردار رہا ہے۔ اب اگر ان کی کایا کلپ ہوئی ہے تو انہیں اپنے فرقہ پرست کردار پر ندامت کا اظہار کرنا چاہئے تاکہ انڈیا کے مسلمان ان سے اتنا تو کہہ سکیں۔۔

کی مِرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زُود پشیماں کا پشیماں ہونا

☆☆ عراق پر حملہ سنگین غلطی تھی اور اس سے امریکی وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ (امریکی سینٹ کی خارجہ امور کمیٹی کے رُکن سینیٹر جیو بیڈن ڈیلویر)۔۔۔

☆☆ کانگریس کو اس بات کی تحقیق کرنی چاہئے کہ امریکی انتظامیہ نے جان بُوجھ کر عراق کے ہتھیاروں کے پروگرام کے بارے میں اضافی اعداد و شمار بیان کئے یا پُر اسرار طور پر اس کا اندازہ لگایا گیا۔

(امریکی سینیٹر وا کی فیلر)

☆☆ **مجھے شبہ ہے کہ اب بھی عراق سے ہتھیار مل جائیں گے۔ایسا نہ ہوا تو اس سے امریکی وقار کو سخت دھچکا پہنچے گا۔** **(مین پیٹ رابرٹسن)**

☆☆ امریکی سینٹ کی خارجہ امور کی کمیٹی میں مذکورہ افراد کے بیانات میں سے صرف سینیٹر جیو بیڈن ڈیلویر نے سچائی سے کام لیتے ہوئے امریکی غلطی کو مانا ہے اور طاقتور ہونے کے باوجود دنیا بھر میں امریکی جارحیت سے اس کے بارے میں جو تاثر ابھرا ہے اس کا اقرار کیا ہے۔سینیٹر وا کی فیلر کو بھی امریکی انتظامیہ کی دھوکہ دہی اور غلط بیانی کا احساس ہے لیکن انہوں نے اسے اچھے الفاظ میں لپیٹنے کی کاوش کی ہے۔البتہ مین پیٹ رابرٹسن کے شبہات سے ان کی بہت زیادہ سادگی یا پھر بہت زیادہ چالاکی ظاہر ہوتی ہے۔انہیں صاف کہنا چاہئے تھا کہ امریکہ کو اب جیسے تیسے کر کے عراق کے کسی کونے سے مہلک ہتھیاروں کی ایک کھیپ کی برآمدگی کا ناٹک کر لینا چاہئے کیونکہ بہت بدنامی ہو رہی ہے۔

☆☆ **برصغیر کے مسلمانوں کے عظیم رہنما سرسید احمد خان اپنی آخری عمر میں اپنے بیٹے محمود کے ہاتھوں شدید دکھی تھے۔دربدری کی حالت میں ان کی وفات پر ان کی تجہیز و تکفین کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔(احمد ندیم قاسمی کا میر ولایت حسین کے حوالے سے انکشاف)**

☆☆ احمد ندیم قاسمی کے آرٹیکل سے جہاں سرسید احمد خاں کے بیٹے محمود کی ناخلفی کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی سچی خیر خواہی کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔شاید اسی لئے اب مسلمانوں کے بیشتر رہنما قوم کی بے لوث خدمت کے چکر میں نہیں پڑتے اور صرف اپنی ذاتی ترقی اور ذاتی مفاد ہی ان کے مدنظر ہوتا ہے۔

☆☆ **مذہبی مقاصد کے لئے ترشول کا استعمال جائز ہے۔غلط استعمال پر کاروائی کی جائے گی۔**

(بیان مرکزی وزیر مملکت امور داخلہ ہند)

☆☆ واجپائی نے حال ہی میں جو اپنی کابینہ میں توسیع کی ہے اس میں ہندوؤں کے دھارمک رہنما سوامی چنمیا نند کو مرکزی وزارتِ داخلہ امور کا وزیر مملکت بنایا گیا ہے اور اسی حیثیت میں موصوف نے انتہا پسند ہندوؤں میں ترشول جیسے خطرناک ہتھیار کی تقسیم کے وجوب کا فتوٰی دیدیا ہے۔سکھوں کو پہلے ہی کرپان رکھنے کی اجازت ہے۔جبکہ اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کو انتہا پسند ہندوؤں سے سب سے زیادہ خطرہ لاحق ہے۔ویسے تو شاعر مشرق علامہ اقبال نے بہت عمدہ کہا تھا کہ۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا

لیکن اگر مذہبی بنیادوں پر انتہا پسند ہندوؤں میں ترشول کی تقسیم ایسا کام جائز ہے تو پھر۔

خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

لہٰذا ہندی مسلمانوں کو بھی خنجر رکھنے کی اجازت دی جائے۔

☆☆ **آل انڈیا پاسپورٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے احتجاجی پروگرام کا اعلان۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ مختلف سرکاری وغیر سرکاری اداروں کی جانب سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے احتجاج اور ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں۔لیکن آل انڈیا پاسپورٹ ایسوسی ایشن نے اپنے احتجاج کی طرف توجہ دلانے کے لئے انوکھا طریقِ کار اختیار کیا ہے۔خبر کے مطابق ایسوسی ایشن نے ۳۱ مئی کو چھٹی کا دن ہونے کے باوجود ہندوستان بھر میں اپنے دفاتر میں حاضر ہونے کا اعلان کیا ہے۔ہڑتال کر کے ڈیوٹی ٹائم کو بھی ضائع ہوتے تو دیکھا جاتا رہا ہے لیکن احتجاج کرتے ہوئے چھٹی والے دن حاضری دینا یقیناً ایک نیا انداز ہے۔دیکھیں اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

☆☆ **معروف کرکٹر اور سیاستدان عمران خان نے داڑھی رکھ لی۔بعض علماء کی طرف سے عمران کو بالمشافہ مبارک باد۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ **عمران خان شدید مصروفیات کی وجہ سے تین دن تک شیو نہیں کر سکے تھے۔داڑھی رکھنے کی خبر غلط ہے۔انہوں نے اسلام آباد پہنچتے ہی شیو کرالی ہے۔**

(عمران خان کی سیاسی جماعت تحریک انصاف کے ترجمان کی وضاحت)

☆☆ خبریں تو یہاں تک آ گئی تھیں کہ قاضی حسین احمد اور بعض دوسرے علماء نے ان کو بالمشافہ ملاقات پر نہ صرف داڑھی رکھنے کی مبارکباد دی بلکہ داڑھی رکھنے میں استقامت کی دعا بھی دی۔اب یا تو عمران خان نے بوقت ملاقات علماء کا دل رکھنے کے لئے مصلحت آمیز خاموشی اختیار کئے رکھی اور داڑھی کی مبارکبادیں وصول کرتے رہے (یوں بھی ''دروغ مصلحت آمیز'' کے مقابلہ میں ''مصلحت آمیز خاموشی'' زیادہ بہتر ہے)، یا پھر علماء کی دعا کا الٹا نتیجہ نکلا اور انہوں نے داڑھی صاف کرالی۔ویسے وہ داڑھی رکھ لیتے تو سیاست میں کامیاب ہونے کی امید کی جا سکتی تھی۔اردو میں مثل مشہور ہے کرے داڑھی والا، پکڑا جائے مونچھوں والا۔اس طرح داڑھی رکھنے سے ان کو سیاست میں کئی سہولتیں ملنے کی توقع کی جا سکتی تھی۔

☆☆ گوجرانوالہ میں متحدہ مجلس عمل کے ایم این اے قاضی حمید اللہ نے مجلس عمل کے متعدد کارکنوں کے ہمراہ تفریحی میلہ پر دھاوا بول دیا۔میلہ دیکھنے والوں پر ڈنڈے برسائے گئے اور ٹینٹوں،قناتوں کو آگ لگادی گئی۔ (اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق یہ سرکس گوجرانوالہ کے تھانہ سبزی منڈی کے غلام حسین پارک میں لگی ہوئی تھی۔سرکس کا مالک پشاور کا ایک پٹھان تھا جس نے سرکاری اجازت کے ساتھ یہ میلہ لگایا تھا۔مذکورہ ممبر قومی اسمبلی اپنے نام قاضی حمید اللہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ازخود قاضی گوجرانوالہ بن گئے۔چونکہ سرکس کا مالک پشاور کا پٹھان تھا اس لئے ممکن ہے ایم ایم اے کے ممبر نے اسی لئے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جو صوبہ سرحد میں ایم،ایم،اے کی حکومت خواتین کی تصاویر والے سائن بورڈز اور ہورڈنگز کے ساتھ کر چکی ہے۔معاشرے سے برائی اور گناہ کو ختم کرنے کا یہ انتہائی بھونڈا طریقہ ہے۔طالبان پر امریکہ کا ظلم اپنی جگہ لیکن طالبان کی جانب سے بہت سی فاش قسم کی غلطیاں ہوئی تھیں۔ان کی طرف سے اسلام کی ایسی سطحی تعبیر بھی انہیں لے ڈوبی۔اب اگر ایم،ایم،اے کے بعض عناصر پاکستان میں اس طرح اسلام نافذ کرنے جا رہے ہیں تو ان کے حق میں دعا ہی کی جا سکتی ہے۔اللہ ان کے حال پر بھی رحم کرے اور وطنِ عزیز کے حال پر بھی رحم کرے!

۸ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ۔۔۹رجون ۲۰۰۳ء

☆☆ امریکہ نے پندرہ غیر ملکیوں کے اکاؤنٹس سے بیس لاکھ ڈالر کی رقم زبردستی نکال لی۔
(اخباری خبر)

☆☆ اطلاع کے مطابق امریکی وزارت انصاف نے اس قانون کے تحت یہ کاروائی کی ہے جس کے مطابق اگر اسے یہ شک ہو جائے کہ کسی نے فراڈ کے ذریعے رقم کمائی ہے تو اس کی دولت کو ضبط کیا جا سکتا ہے۔اس کے لئے فراڈ کو ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔صرف شک کرنا ہی کافی ہے۔امریکی وزارتِ انصاف کا ''انداز انصاف'' اس کے لئے مزید جگ ہنسائی کا موجب بنے گا۔بلکہ اس کی وجہ سے خود امریکہ میں بنکنگ سسٹم اور غیر ملکی بینکوں کی برانچوں سے معاملات بھی بری طرح متاثر ہوں گے۔فراڈ کی کمائی اور کالے دھن کا تعاقب ضرور کریں لیکن انصاف کے ساتھ۔۔۔وزارت انصاف والے انصاف کے ساتھ نہیں بلکہ سچ مچ کے انصاف کے ساتھ۔

☆☆ نظم ''بےنظیر کی کہانی'' لکھ کر بےنظیر بھٹو شاعرہ بن گئیں۔
(واشنگٹن سے موصولہ خالد حسن کی اخباری رپورٹ)

☆☆ خبر کے مطابق بےنظیر بھٹو نے ایک نظم لکھی ہے جو ان کی جلاوطنی اور پیش آمدہ صورتحال پر ان کی کیفیات کی عکاسی کرتی ہے۔اس نظم کا عنوان ہے''بےنظیر کی کہانی''۔۔۔خبر سے واضح نہیں ہے کہ نظم اردو میں ہے،سندھی میں ہے یا انگریزی میں۔۔۔گمان غالب ہے کہ نظم انگریزی میں ہوگی۔۲۱رجون کو ان کی سالگرہ کے موقعہ پر نظم جاری کئے جانے کی خبر ہے۔نظم دیکھنے کے بعد اندازہ کیا جا سکے گا کہ بےنظیر بھٹو کس پائے کی شاعرہ بن کر سامنے آتی ہیں؟۔۔۔واقعی شاعرہ ہیں یا بس شری واجپائی جی جیسی شاعری کرتی ہیں۔ویسے بےنظیر بھٹو کی اپنی شخصیت،چند سیاسی غلطیوں کے باوجود سیاسی بصارت اور بصیرت،عالمی سطح کی دانشورانہ اپروچ اور ایک بہادر خاتون رہنما کی حیثیت اتنی متاثر کن ہے کہ خود ان پر نظمیں لکھی جانی چاہئیں۔

☆☆ وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے جہلم کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جب وہ ۱۹۸۳ء میں وفاقی وزیر تھے تو شارجہ کے ایک وزیر پاکستان کے دورے پر آئے۔جمالی تب بطور پروٹوکول وزیر ان کے ساتھ تھے۔شارجہ کے وزیر نے جہلم کی ایک مسجد کا دورہ کیا اور وہاں کے منتظم علماء سے ان فنڈز کے استعمال کے بارے میں پوچھا جو شارجہ سے ان کو ملتے رہے تھے۔تب بجائے حساب دینے کے،موقعہ پر موجود علماء ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے لگے۔اور آپس میں لڑنے لگے۔وزیر اعظم جمالی نے کہا کہ جو لوگ اللہ کے گھر کا مال کھا جاتے ہیں،وہ لوگ ملک کا کیا حال کریں گے۔ (اخباری خبر)

☆☆ میر ظفر اللہ جمالی جیسے مرنجاں مرنج وزیر اعظم کا یہ انکشاف خود ہی ایک تبصرہ ہے۔اس پر مزید کیا تبصرہ کیا جائے۔

☆☆ علماء کے بارے میں وزیر اعظم کا بیان ہرزہ سرائی ہے،ہمیں فخر ہے ہم مسجد کے ٹکڑوں پر پلے ہیں،انگریزوں اور امریکہ کے ٹکڑوں پر نہیں پلے۔مولانا فضل الرحمٰن کا ردعمل۔ جمالی اوقات میں رہیں،مجلس عمل کی قیادت کا دامن کرپشن سے داغدار نہیں جبکہ جرنیل اور جمالی جیسے لوگ اس گند میں ملوث ہیں۔مولانا ساجد میر کا ردعمل۔(اخباری خبر)

☆☆ بتایا تو یہ جانا چاہئے تھا کہ جہلم کی مسجد میں شارجہ کے وزیر کا سوال اور وہاں کے مولویوں کے آپس میں لڑنے کی خبر درست ہے یا نہیں؟اس کے بارے میں دونوں علماء نے کچھ نہیں کہا بس اونچے لہجے میں وزیر اعظم کو برا بھلا

کہہ کر دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ جہاں تک کرپشن سے پاک ہونے کا دعویٰ ہے یہ پاکی داماں کی حکایت کو بڑھانے والی بات ہے۔کیا دونوں علماء بتا سکتے ہیں کہ وہ مسجدوں کے ٹکڑوں پر پلتے ہوئے اتنے دولتمند کیسے ہو گئے؟ کیا وہ سوویت یونین کے دور میں افغان جنگ کے بہانے امریکہ سے بالواسطہ طور پر ڈھیروں ڈھیر دولت نہیں کھا چکے؟اور کیا امریکہ کی پٹھو بعض عرب حکومتوں سے آج تک ان کو بھاری امداد نہیں ملتی رہی؟اور خدا خیر رکھے ابھی آپ نے اسی حکومت اور اسی امریکہ کے لئے بہت سی خدمات سرانجام دینی ہیں۔ہم سب یہ سب کچھ ہوتا دیکھیں گے۔اس لئے شدید ردِعمل میں بھی کچھ حقیقت پسندانہ انداز کو ملحوظ رکھنا مناسب ہوتا ہے۔

☆☆ متحدہ عرب امارات میں تین لاکھ سے زائد غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کاروائی شروع کر دی گئی۔ (اخباری خبر)

☆☆ متحدہ عرب امارات نے جنوری میں عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر مقیم تارکین وطن کو خود پیش ہونے کی ہدایت کی گئی تھی۔اس پر تین لاکھ سے زائد افراد میں سے ایک لاکھ نے بھی اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔چنانچہ اب حکومت کی طرف سے ان تمام افراد کے خلاف کاروائی شروع کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔اب جو لوگ پکڑے جائیں گے،انہیں دس سال کی قید اور دس ہزار درہم جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔غیر قانونی تارکین وطن میں اکثریت پاکستان،انڈیا اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھتی ہے۔اس خبر کا ایک اور پہلو بھی ذہن میں رہنا چاہئے۔جب نائن الیون کے بعد امریکہ نے بعض ممالک کے غیر قانونی طور پر مقیم افراد کی رجسٹریشن کا حکم دیا تھا تو صحافیوں کی طرف سے اتنے کالم اور مضامین لکھے گئے جیسے غیر قانونی پاکستانیوں کو تحفظ فراہم کرنا امریکی حکومت کی ذمہ داری ہے۔اگرچہ امریکی طرزِ عمل غیر دوستانہ تھا لیکن امریکہ کو اس کا جائز قانونی حق حاصل تھا۔اب دیکھیں کہ ہمارے صحافی حضرات اسلامی برادری کے خیر خواہ متحدہ عرب امارات کی اس کاروائی پر کیا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔(ابھی تک کسی نے اس خبر کا نوٹس نہیں لیا)

☆☆ میلسی (پاکستان) میں ایک عورت کا سر مونڈ دیا گیا۔میلسی کے علاقہ میں گزشتہ سات ماہ کے دوران عورتوں پر الزام تراشی کے بعد سر مونڈنے کا پانچواں پنچایتی فیصلے کا واقعہ ہوا ہے۔(اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق اس عورت نسیم مائی کے شوہر محمد حسین نے اسے طلاق ثلاثہ دے دی تھی لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ گاؤں کے ایک جاگیردار کے ساتھ آیا اور اسلحہ کے بل پر یہ کہتے ہوئے نسیم مائی کو اٹھا کر لے گیا کہ میں نے اپنی طلاق واپس لے لی ہے۔بعد ازاں نسیم مائی کے بیان کے مطابق جاگیردار سمیت متعدد افراد اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی کرتے رہے۔صرف میلسی کے علاقہ میں اس نوعیت کا یہ پانچواں واقعہ ہے۔فیصلہ کرنے والی پنچایت کا

سرپنچ اور دوسرے پنچایتی نسیم مائی کے ساتھ زیادتی بھی کرتے رہے اور خود ہی منصف بن کر اس کے خلاف فیصلہ سنا کر عمل بھی کر دیا۔

بنے ہیں اہلِ ہوس مدعی بھی ،منصف بھی

جس معاشرے کی اخلاق باختگی کا یہ عالم ہو وہاں علمائے کرام سائن بورڈ توڑنے اور سرکس کے تماشوں پر حملہ کرنے کو ہی اصل اسلامی نظام سمجھ رہے ہیں۔اس قسم کے واقعات سے انہیں کوئی دینی حوالہ کیوں نہیں یاد آتا؟

☆☆ ''ٹیلی ویژن امریکی سماج کا زبردست آئینہ دار ہے۔اس پر ایک نوجوان لڑکی کو غصے سے یہ کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ اس کے بوائے فرینڈ (Boy Friend) کے ساتھ اس کی ماں معاشقہ کر رہی ہے۔ایک بات چیت میں دونوں ماں اور بیٹی اسی بات پر بحث کر رہی ہیں۔یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ماں اور بوائے فرینڈ کے مابین جنسی تعلقات کا بڑے ہی کھلے الفاظ میں تذکرہ کیا جا رہا تھا''

(سیما مصطفیٰ کے آرٹیکل ''امریکہ میں اب سب کچھ ٹھیک ہے!'' سے ایک اقتباس)

☆☆ میلسی سے امریکہ تک سماجی سطحوں پر جو کچھ دکھائی دے رہا ہے وہ ان معاشروں کے بہت اندر رُونما ہونے والے کئی سانحوں کی ہلکی سی جھلکیاں ہیں۔عصرِ حاضر کی جہالت ہو یا روشن خیالی۔۔۔۔معاشروں میں کسی اچھی تبدیلی یا اعتدال کی صورت نظر نہیں آتی۔

☆☆ امریکہ کو صدر مشرف کے متحدہ مجلس عمل سے اتحاد پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ (نیشن رپورٹ)

☆☆ اب تک افغانستان میں امریکہ نے جو کاروائی کی ہے،اس کے نتیجہ میں وہ اپنے اصل ہدف سے ابھی تک کوسوں دور ہے۔سابق سوویت یونین کی تیل سے لبریز ریاستوں کا تیل براستہ افغانستان حاصل کرنے کا کام ابھی تک شروع نہیں ہو سکا۔ایسا تب ہوگا جب افغانستان میں امریکہ کے خلاف شدید نفرت کو کم کیا جا سکے گا۔یہ کام علماء کی مدد کے بغیر ہو نہیں سکتا۔اسی لئے ہم تو ایک عرصہ سے کہہ رہے ہیں کہ بے شک امریکہ علماء کو ایک خاص حد تک رکھے لیکن اسے ان کی مدد کی ضرورت رہے گی۔اور علماء بھی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔جنرل ضیاع الحق کے دور سے ویسے بھی پاک فوج اور علماء کے درمیان ایک خاموش اتحاد بن چکا ہے۔اس لئے جنرل پرویز مشرف کا ایم ایم اے کی طرف جھکاؤ اندرونی اور بیرونی دونوں عوامل کی بنیاد پر ہے۔تاہم علمائے کرام بھی اپنی اس حیثیت کا اندازہ ایک حد سے زیادہ نہیں لگائیں۔موجودہ نازک صورتحال میں جتنا مل جائے غنیمت سمجھیں۔

☆☆ **ہالینڈ میں ایک تیس سالہ خاتون نے اپنی زندگی کے مایوس کن تجربات کے بعد اپنے آپ سے شادی کر لی۔ (اخباری خبر)**

☆☆ یہ دنیا میں اپنی نوعیت کی پہلی شادی ضرور ہے لیکن حرکت پہلی نہیں ہے۔مشرقی اور مسلم ممالک کے معاشروں میں بھی وہ سارے معائب پائے جاتے ہیں جنہیں مغربی دنیا نے کھلے عام اپنا رکھا ہے۔ گے اور لزبن کلچر سے لے کر me to me تک کی ساری غلط کاریاں ہمارے ہاں بھی پائی جاتی ہیں۔مغرب کے ایک دانشور نے لکھا تھا کہ دنیا کے ننانوے فی صد افراد اپنی عمر کے کسی نہ کسی حصے میں اس me to me کا ارتکاب ضرور کرتے ہیں،اور جو ایک فیصد اس کا ارتکاب نہیں کرتے وہ دراصل جھوٹ بولتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کا اقرار کرنا گناہ سمجھا جاتا ہے۔اسے ایک رنگ میں لیا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ دوہرے پن کا شکار ہے لیکن اسے مثبت انداز سے دیکھا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم برائی کو چوری چھپے کر کے کم از کم اسے برائی تو سمجھتے ہیں۔

☆☆ **وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کی طرف سے متحدہ مجلس عمل صوبہ سرحد کی حکومت اور اسمبلی کے ارکان کو ان پڑھ کہنے پر اسمبلی اور علماء کا شدید ردعمل۔ میں نے سیاسی اَن پڑھ کہا تھا،سیاسی اَن پڑھ دور اندیش نہیں ہوتا۔سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے تک سیاسی اَن پڑھ کہنے کے اپنے بیان پر قائم ہوں۔شیخ رشید کا جوابی موقف۔(اخباری خبر)**

☆☆ مولویوں اور وزیر اطلاعات کے اس جھگڑے سے ہمیں کچھ لینا دینا نہیں ہے۔بس شیخ رشید کی وضاحت سے ایسا لگا کہ وہ اپنے پہلے بیان سے تھوڑا سا پیچھے ہٹے ہیں۔ پہلے انہوں نے غالباً ”اَن پڑھ“ کہا تھا۔۔اب اپنی بات پر اصرار بھی کر رہے ہیں لیکن ساتھ ”سیاسی اَن پڑھ“ کی وضاحت کر دی ہے۔اگر وہ اپنے بیان میں پہلے ہی کچھ مارجن رکھتے تو اب تردید کر کے بھی ان کی بات درست رہتی۔ایک لطیفہ تھوڑی سی تبدیل شدہ صورت میں حاضر ہے۔ایک اخبار نے خبر شائع کی کہ فلاں اسمبلی میں آدھے اراکین اسمبلی انتہائی جاہل ہیں۔اس پر اسمبلی کے ارکان نے شدید احتجاج کیا تو اخبار کے ایڈیٹر نے اگلے دن ”اعتذار“ کے عنوان کے ساتھ لکھا کہ ہم اپنے کل کے لکھے پر شرمندہ ہیں۔اور کل کے لکھے کی معذرت اور تردید کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ اس اسمبلی کے آدھے اراکین جاہل نہیں ہیں۔

☆☆ **سکھوں کے مقدس دھارمک انسٹی ٹیوشن اکال تخت نے بھنڈرانوالہ کو ”پنتھ کے شہید“ کا درجہ دے دیا۔ (اخباری خبر)**

☆☆ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک بڑا دلیرانہ فیصلہ کیا ہے۔خیال رہے کہ جرنیل سنگھ بھنڈرانوالہ کو دہشت گرد قرار دیتے ہوئے اس کی گرفتاری کے لئے سکھوں کے مقدس ترین مقام گولڈن ٹمپل امرتسر پر انڈین حکومت کی جانب سے جو حملہ کیا گیا تھا،اس کی تلخی ابھی تک ختم نہیں ہو سکی۔اسی حملہ کے ردعمل میں مسز اندرا گاندھی کا قتل ہوا،پھر انڈیا میں سکھوں کا وسیع پیمانے پر قتلِ عام کیا گیا۔جس سے ہندو سکھ کڑواہٹ میں اضافہ ہوا۔اتنے طویل عرصہ کے بعد شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی جانب سے جرنیل سنگھ بھنڈرانوالہ کو ”پنتھ کے شہید“ کا درجہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ سکھوں نے اس ظلم کو تسلیم نہیں کیا اور بھنڈرانوالہ کو دہشت گرد کہنے والوں کو رد کر کے اسے اپنا ہیرو مانا ہے۔زندہ قومیں ایسے اقدامات سے اپنی زندگی کا ثبوت دیتی ہیں۔

☆☆ **ترشول کی تقسیم کے مسئلہ پر بی جے پی اور بجرنگ دَل میں اختلاف بڑھ گئے۔(اخباری خبر)**

☆☆ خبر کے مطابق بی جے پی کے ترجمان پرمود مہاجن نے ترشول کی تقسیم کے بارے میں تھوڑا سا معتدل بیان دیا تھا جس پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے بجرنگ دَل کے قومی کوآرڈی نیٹر پرکاش شرما نے پرمود مہاجن کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مہاجن وزیر اور پارٹی جنرل سیکریٹری بننے کے بعد اپنی حد بھول گئے ہیں۔۔۔ بجرنگ دَل کی ترشول تقسیم کی منصوبہ بندی اور پرکاش شرما کے اس پُرتشدد بیان پر اتنی ہی پرارتھنا کی جا سکتی ہے کہ انتہا پسند ہندوؤں کو ان کا بھگوان عقل اور سمجھ عطا کرے۔

☆☆ **صوبہ سرحد کے بعد پنجاب میں ’فحاشی کے خلاف مہم‘ شروع۔خواتین کی تصاویر والے سائن بورڈز پر سیاہی پھیر دی گئی۔ (اخباری خبر)**

☆☆ صوبہ سرحد میں خواتین کی تصاویر والے سائن بورڈز اور ہورڈنگز کی بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کے بعد ،گوجرانوالہ کی ایک سرکس پر حملہ کا واقعہ ہوا،جس میں سرکس دیکھنے والوں پر ڈنڈے برسائے گئے اور قناتوں کو آگ لگا دی گئی تھی۔اور اب ملتان میں ”فحاشی کے خلاف مہم“ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔سائن بورڈز پر خواتین کی تصاویر پر کالک ملی جا رہی ہے۔ایسے اقدامات کرنے والے مذہبی انتہا پسندوں کے رہنماؤں کو چاہئے کہ ایک بار اطمینان سے بیٹھ کر اپنے طرزِ عمل اور انڈیا کے انتہا پسند ہندوؤں کے طرزِ عمل پر غور کریں۔نتائج کے لحاظ سے دونوں اطراف کے اقدامات ایک جیسے ”ثمرات“ لا رہے ہیں۔اللہ ان پر رحم کرے اور پوری پاکستانی قوم پر رحم کرے۔

۱۵؍ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ۔۔۔۱۶؍جون ۲۰۰۳ء

☆☆ صدارتی ریفرنڈم کرانا ایک غلطی تھی۔الیکشن کے بعد جس قسم کی جمہوریت اور پارلیمنٹ سامنے آئی ہے،اس کا مجھے افسوس ہے۔

(صدر جنرل پرویز مشرف کا بھارتی ٹی وی چینل این ڈی ٹی وی سے انٹرویو)

☆☆ انسان خطا کا پتلا ہے۔جب انسان کوئی غلطی کرلے اور اس کا احساس بھی ہو جائے تو اچھے انسان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ اس غلطی پر اَڑ جانے کی بجائے اس کی تلافی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اگر چہ اس وقت جنرل پرویز مشرف کو اقتدار کے کوریڈورز کے خوشامدیوں نے اپنے گھیرے میں لے کر خوشامد کے شکنجے میں کس رکھا ہے لیکن بہتر ہوگا کہ وہ موجودہ سیاسی بحران سے نکلنے کے لئے کسی قسم کی بچکانہ یا غیر پارلیمانی پابندیاں لگانے کے بجائے از سرِنو کھلے پارلیمانی انتخاب کرائیں(اس کے لئے اخراجات بعض عرب اور یورپی ممالک ادا کرنے کو راضی ہو سکتے ہیں)۔اس میں نام نہاد گریجوایشن کی پابندیاں ختم کریں۔بے نظیر سے لے کر شریف فیملی تک سب کو عوام کی عدالت میں جانے دیں اور پھر عوام کے فیصلے کو دل سے قبول کرلیں۔کرپشن کے خلاف ان کے سارے دعوے اور اب تک کے عملی اقدامات تو میرے جیسے ان کے مداحوں کو بھی بہت شرمندہ کرنے لگے ہیں۔اتنا اشارا کافی ہے۔

☆☆ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ملزمان میں سے پانچ ملزمان نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ انہوں نے ایل کے ایڈوانی اور دوسرے رہنماؤں کے کہنے پر بابری مسجد کو شہید کیا تھا۔اس جرم میں ان کے ساتھ ایل کے ایڈوانی اور دوسرے انتہا پسند ہندو رہنما برابر کے شامل تھے۔

(اخباری خبر)

☆☆ اکھل بھارتیہ ایودھیا رام مندر کارسیوک سنگھ کے قومی کنوینر وینکٹیشور راؤ اور بعض دیگر کارسیوکوں نے بھی ایل کے ایڈوانی کے ایماء پر بابری مسجد کے انہدام کی تصدیق کردی۔

(اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق بابری مسجد کو شہید کرنے کے مقدمہ کے پانچ ملزمان ونود واستو، سنتوش، آر سی کھتری، امرناتھ گوئل اور آر این داس نے اسپیشل سی بی آئی کورٹ میں مقدمہ کی پیشی کے موقعہ پر اس بات پر احتجاج کیا کہ اب ایل کے ایڈوانی اور دوسرے لیڈر خود کو اس جرم سے الگ کررہے ہیں۔۔۔ایل کے ایڈوانی نے اوران کے وکیل نے اس کی تردید کی ہے۔وکیل کی تردید کے بعد رام مندر کی تعمیر سے متعلق ایک تنظیم کے اہم لیڈر

نے بھی نہ صرف ایڈوانی کے وکیل کے بیان کی مذمت کی ہے بلکہ ایڈوانی کے ایماء پر ہی بابری مسجد گرائے جانے کے الزام کی تصدیق کی ہے۔برصغیر کے تمام مذہبی انتہا پسندوں کا، چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ہوں، یہ بڑا المیہ ہے کہ وہ قوم کو اشتعال دلا کر نفرت کا زہر تو پھیلاتے ہیں لیکن اگر کبھی قانون کی گرفت میں آنے والی بات ہو تو اپنے کسی بھی ''بہت بڑے کارنامے'' سے صاف مکر جاتے ہیں۔

☆☆ پاکستان میں نئے سال کا بجٹ پیش کر دیا گیا۔۔۔بجٹ تقریر کے دوران وزیر خزانہ شوکت عزیز اور وزیر اطلاعات شیخ رشید کے خلاف اپوزیشن کی نعرہ بازی۔۔۔اس کے باوجود شیخ رشید کے بقول اپوزیشن کا رویہ ذمہ دارانہ تھا۔ (اخباری خبر)

☆☆ جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گزشتہ دس پندرہ برس میں پیش کئے گئے کسی بھی بجٹ کے مقابلہ میں یہ بہت بہتر اور متوازن بجٹ ہے۔جو ارکان اس کی مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں، اگر وہ اس کا موازنہ اپنے دورِ حکومت کے کسی بجٹ سے کرلیں تو ان کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ یہ بجٹ نسبتاً بہتر ہے یا نہیں؟ اجلاس کے دوران اپوزیشن نے ہنگامہ تو کرنا ہی تھا۔لیکن لگتا ہے کہ اس سلسلے میں بھی پہلے ہی سے کچھ حدود کا تعین کرلیا گیا تھا۔چنانچہ ایل ایف او کے خلاف نعرہ بازی کے ساتھ شیخ رشید کے لئے ''شیدا ٹلی'' اور شوکت عزیز کے لئے ''امریکی لوٹا'' کی نعرہ بازی ہوئی۔شیخ رشید تو اپنے خلاف یہ نام سن کر بھی مسکراتے رہے، اور شوکت عزیز نے نعرے سنے ہی نہیں۔تاہم اپوزیشن کو میرا ذاتی اور دوستانہ مشورہ ہے کہ جملہ کسنے میں کم از کم حافظ حسین احمد کے اس معیار کو برقرار رکھا کریں جو انہوں نے کشملہ طارق کے جواب میں کہا تھا۔ورنہ جملہ گالی بن جاتا ہے جو شرفاء کو زیب نہیں دیتی۔شیخ رشید نے اس کے باوجود اپوزیشن کے رویے کو ذمہ دارانہ کہا ہے تو اس سے ان کی سیاسی پختگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆☆ ''ویل ڈن شوکت عزیز!'' بجٹ کو کامیابی سے پیش کرنے پر جنرل پرویز مشرف کا خراجِ تحسین۔۔''ویل ڈن پرویز الٰہی!'' لاہور میں وکلاء کنونشن کے کامیاب انعقاد اور اس میں وکلاء کی بھرپور شرکت پر جنرل پرویز مشرف کا خراجِ تحسین۔(اخباری خبر)

☆☆ دراصل بجٹ اجلاس کی کامیابی میں بھی چوہدری برادران کے جوڑ توڑ کا بڑا دخل رہا ہے۔اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ بجٹ اجلاس اور وکلاء کنونشن کی کامیابی کے نتیجہ میں چوہدری برادران کی پوزیشن پھر بہتر ہوگئی ہے۔ان کے خلاف جو فائلیں کھلنے والی تھیں، وہ فی الحال تو بند کردی جائیں گی۔

حسرت ان فَیلوں پہ ہے جو بِن کھلے بند ہو گئیں

☆☆ **انڈیا کے صدر جمہوریہ اے پی جے عبدالکلام حیدر آباد (دکن) کے ایڈمنسٹریٹیو اسٹاف کالج میں وائس چانسلرز اور پروفیسرز کے ساتھ گھل مل گئے۔ (اخباری خبر)**

☆☆ خبر کے مطابق صدر جمہوریۂ ہند نے وائس چانسلرز اور پروفیسرز سے بعض سوالات کر کے انہیں آزمائش میں ڈال دیا۔ جب ایک دو جواب دینے والی شخصیات اصل سوال سے ہٹ کر بات کرنے لگیں تو صدر نے فوراً انہیں روک کر اصل موضوع کی طرف آنے کی تاکید کی۔ایک صاحب نے ان کی تعریف کرنا شروع کی تو اسے ٹوک دیا اور کہا کہ مجھ سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اپنی اچھی باتوں سے مجھے متاثر کیجئے۔ یہاں تک تو ساری خبر ایک سابق پروفیسر اور موجودہ صدر جمہوریہ کے مزاج کی عکاسی کرتی ہے۔ باقی صدران میں گھل مل گئے والی خبر پر ابھی شک ہے۔ کیونکہ امریکی صدور سے لے کر پاکستانی صدور تک ہم نے بہت سوں کو حاضرین میں گھلتے ملتے دیکھا ہے اور یہ بھی دیکھا ہے کہ اس گھلنے ملنے میں ہر ''شہری'' کے ساتھ تین تین خفیہ والے اس کے دائیں بائیں اور پیچھے تین اطراف سے گھلے ملے ہوتے ہیں۔

☆☆ **ہندوستانی صدرِ جمہوریہ ایک تیرہ سالہ بچے کے سوال کے سامنے لاجواب ہو گئے تھے۔**

(اخباری خبر)

☆☆ حیدر آباد میں برلا سائنس ایوارڈز تقریب میں صدرِ جمہوریہ ہند عبدالکلام نے حاضرین سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ ایک بار ایک اسکول کے آٹھویں جماعت کے طالب علم تیرہ سالہ بچے نے ان سے سوال کیا تھا کہ دنیا کا سب سے پہلا سائنسدان کون تھا؟ انہوں نے کہا کہ میں اس کا جواب سوچتا ہی رہ گیا تھا۔ہمیں اس سوال کو پڑھتے ہی یہ جواب سوجھا ہے کہ دنیا کا پہلا سائنسدان وہ بے نام یا نامعلوم شخص تھا جس نے پہیہ ایجاد کیا تھا۔پہیے کی ایجاد ہی انسان کو بیل گاڑی کے دور سے لے کر آج کے ہوائی اور خلائی سفر تک لائی ہے۔اب پتہ نہیں یہ جواب درست ہے یا نہیں۔

☆☆ **بنگلور میں نماز استسقاء کے اختتام تک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔**

(گزشتہ ہفتہ کی اخباری خبر)

☆☆ ان دنوں برصغیر میں خاص طور پر جو قیامت خیز گرمی چل رہی ہے، ایسے لگتا ہے جیسے سورج سوا نیزے پر

آ گیا ہے۔سینکڑوں کی تعداد میں اموات ہو چکی ہیں۔اسی گرمی کی شدت کے دوران بنگلور کے مسلمانوں نے نماز استسقاء کا پروگرام بنایا۔جس دن یہ نماز پڑھی گئی اس دن کے بارے میں محکمہ موسمیات کی پیش گوئی تھی کہ گرمی بدستور رہے گی، برسات نہیں ہوگی۔لیکن جیسے ہی مسلمانوں نے نماز استسقاء کا سلام پھیرا موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔نماز استسقاء اجتماعی دعا ہے۔میں نے بہت پہلے اپنی ''کھٹی میٹھی یادیں'' میں ایک واقعہ لکھا تھا۔اسے یہاں دہرا دیتا ہوں۔

''نسیم سیفی صاحب طویل عرصہ تک افریقی ممالک میں رہے۔وہ ایک بار بتانے لگے کہ خشک سالی کے باعث قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا تو مسلمانوں نے نماز استسقاء پڑھنے کے لئے ایک تاریخ کا اعلان کر دیا۔اس تاریخ سے ایک یا دو دن پہلے سکھ حضرات نے ایک گراؤنڈ میں اپنے طریق کے مطابق اجتماعی دعا کی۔اور مسلمانوں کے نماز استسقاء پڑھنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ برسات نے پہلے ہی دھرتی کو سیراب کر دیا' (کھٹی میٹھی یادیں' باب ''دعائیں اور قسمت''۔ یہ بک میری ویب سائٹ www.haiderqureshi.com پر آن لائن موجود ہے) بے شک خدا ہر ایک کی دعا سنتا اور قبول کرتا ہے۔بس صحیح معنوں میں مانگنے والی (دلِ مضطرب والی) کیفیت پیدا ہونی چاہئے۔

☆☆ **اس دور میں اسلامی اسٹیٹ اجتماعی دائرہ میں ایک ویلفیئر اسٹیٹ کا نام ہے۔اگر آپ ویلفیئر اسٹیٹ نہیں بنا سکتے اور ہورڈنگز اور اشتہارات توڑتے ہیں اور بچوں کے لئے سلوار، قمیص یا پاجامہ پہننا لازمی قرار دیتے ہیں تو یہ حقیقی اسلامی ریاست نہ ہوگی۔صرف نام کی اسلامی ریاست ہوگی۔**

(ارشاد احمد حقانی کے ''حرفِ تمنا''۔پاک بھارت تعلقات۔ایک تجزیہ'' سے اقتباس)

☆☆ یہ حقیقت ہے کہ اسلامی اسٹیٹ کا تصور ہی ویل فیئر اسٹیٹ کا تصور ہے۔لیکن بعض انتہا پسند طبقے اسلام کے نام کو ایکسپلائٹ کر کے اپنی مرضی کی ایسی اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں جو ویل فیئر کے بجائے ''وَل فریب'' کے سوا کچھ نہیں۔

☆☆ **سرگودھا میں حکومت کے خلاف متحدہ مجلس عمل کی رابطہ عوام مہم۔۔۔مہم کے دوران جیسے ہی مغرب کی نماز کا وقت ہوا متحدہ مجلس عمل کے کارکنوں اور رہنماؤں نے اپنے اپنے مسالک کے مطابق تین الگ الگ نمازیں ادا کیں۔(اخباری خبر)**

☆☆ متحدہ مجلس عمل نے اپنے قیام کے آغاز ہی میں اپنے اتحاد کا ٹھوس ثبوت دیتے ہوئے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنے اتحاد کے بارے میں عوام کو واضح پیغام دیا تھا۔اب تین الگ الگ مسالک کی اپنے اپنے اماموں کے پیچھے لگ کر تین الگ الگ جماعتوں سے بھی عوام کو ایک پیغام گیا ہے۔اگر متحدہ مجلس عمل نے اپنے اتحاد کا ایسا

مظاہرہ جاری رکھا تو اس کا نتیجہ بھی ماضی سے مختلف نہ ہو گا۔

☆☆ پردھان منتری واجپائی کی جانب سے مولانا محمود احمد مدنی کی قیادت میں علماء کے وفد کو پاکستان کے دورے کی اجازت مل گئی۔مولانا اسعد مدنی کی قیادت میں ہندو اور سکھوں کے مذہبی رہنماؤں کا وفد بھی پاکستان جائے گا (مولانا محمود احمد مدنی کا بیان)

☆☆ علماء ڈپلومیسی کے تحت انڈیا سے وفد آنے کی خبر پہلے آ چکی تھی۔تب ہم نے اپنے اسی ''خبر نامہ'' کالم نمبر ۴۔مورخہ ۱۲ مئی ۲۰۰۳ء میں اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ مشورہ بھی لکھا تھا: ''ویسے بہتر تھا کہ پاکستان سے علماء کے وفد جا کر انڈین پنڈتوں اور پروہتوں سے ملتے اور انڈیا سے پنڈتوں اور پروہتوں کے وفود پاکستان آ کر علماء سے ملتے،اس طرح دونوں طبقوں میں رابطے سے یا تو فساد کی جڑ ختم ہوتی یا فساد پوری طرح اٹھ کھڑا ہوتا''۔اب مولانا اسعد مدنی کی قیادت میں ہندو اور سکھ مذہبی رہنماؤں کے دورے کی خبر آ گئی ہے۔یہ درست سمت میں ایک اچھی پیش رفت ہے۔خیر اور بھلائی کی توقع کی جانی چاہئے۔

☆☆ آئی بی کے سابق سربراہ مسعود شریف کو کرپشن اور دیگر مقدمات سے بری کر دیا گیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ بے نظیر بھٹو کے دور میں رہئے آئی بی کے سربراہ مسعود شریف کو ۱۹۹۶ء میں تب گرفتار کیا گیا تھا جب بے نظیر حکومت کو ختم کیا گیا تھا۔مسعود شریف کی مقدمات سے بریت کو شگون کے طور پر لیا جائے تو لگتا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی وطن واپسی اور مقدمات سے بریت کا کام آسان ہو سکتا ہے۔اسی طرح مسعود شریف کے نام کی مناسبت سے جدہ میں مقیم شریف خاندان کی مشکلات بھی کم ہو سکتی ہیں اور ان کے لئے وطن واپسی کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے؟ (قارئین سے معذرت کہ غیر ارادی طور پر یہ تبصرہ پیر پگاڑا صاحب کے مخصوص انداز میں لکھا گیا ہے۔کبھی کبھار شگون سے کام لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔)

☆☆ جنرل پرویز مشرف کے حکم پر ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے امیگریشن کراچی کا تبادلہ روک دیا گیا۔

(القمر آن لائن کی خبر)

☆☆ اس خبر کے مطابق ڈی ڈی ایف۔آئی۔اے امیگریشن کراچی ذوالفقار علی شاہ کو ان کے اسٹیشن سے تبدیل کرنے کا حکم جاری کر کے ان کی جگہ چوہدری شجاعت حسین (مسلم لیگ قاف) کے ایک عزیز فیاض کو یہاں لایا جا رہا تھا۔یہ خبر جنرل پرویز مشرف کے نوٹس میں لائی گئی تو انہوں نے فوری طور پر چوہدری شجاعت حسین کے عزیز کا

تبادلہ کینسل کر کے ذوالفقار علی شاہ کو ان کے اسٹیشن پر بحال کر دیا۔اس خبر سے بہت اندر کی سیاست میں جو نشیب و فراز آ رہے ہیں ان کا تھوڑا بہت قیاس کیا جا سکتا ہے۔

☆☆ امریکی حکام طالبان کے بعض رہنماؤں اور پاکستانی خفیہ کے بعض افسران کی مشترکہ میٹنگ۔

(اے آر وائی چینل کی رپورٹ)

☆☆ رپورٹ کے مطابق پاکستان کے کسی مقام پر امریکی حکام' طالبان کے بعض رہنماؤں اور بعض پاکستانی افسران کی مشترکہ میٹنگ ہوئی۔اس کا مقصد افغانستان میں امن وامان کے قیام کے لئے طالبان کے بکھرے ہوئے اراکین کو راضی کر کے حکومت میں حصہ دینا تھا۔ابھی یہ اس نوعیت کے مذاکرات کی ابتدا ہے۔طالبان کے تعاون کے ساتھ امریکہ کو علماء کے بعض طبقوں کا تعاون بھی لینا پڑے گا۔اسی صورت میں افغانستان میں ایسا دیرپا امن قائم ہو سکے گا جو امریکہ کے اصل عزائم کی تکمیل میں ممد ثابت ہو گا۔یعنی سابق سوویت ریاستوں سے تیل کے ذخیروں کو پائپ لائن کے ذریعے آگے لے جانا۔ابھی تک امریکہ نے افغانستان میں تباہی پھیلائی ہے مگر اس کا پائپ لائن بچھانے کا خواب پورا ہونا تو بعد کی بات ہے' ابھی کام کی ابتدا بھی نہیں ہو سکی۔بہرحال طالبان اور علماء ایک بار پھر امریکہ کے ساتھ ملنے والے ہیں۔لیکن یہ طے ہے کہ امریکہ ایک حد سے زیادہ انہیں آگے نہیں آنے دے گا۔جبکہ عدم تعاون کی صورت میں مزید تباہی ہو گی۔

☆☆ علامہ اقبال کے نظریہ پاکستان سے لے کر سارک یونین کے بارے میں پروفیسر فتح محمد ملک کا ارشاد احمد حقانی کے انداز نظر سے برہمی کے ساتھ اختلاف اور ارشاد احمد حقانی کا مدلل عالمانہ جواب۔

(''جنگ'' اور ''نوائے وقت'' میں چلی ایک تازہ بحث)

☆☆ پروفیسر فتح محمد ملک صاحب بنیادی طور پر ادبی نقاد ہیں۔ان کی حالاتِ حاضرہ پر نظر اور سیاسی سوجھ بوجھ ان کی ادبی سوجھ بوجھ سے کم ہے۔وطنِ عزیز ان دنوں جس قسم کے سنگین حالات سے دوچار ہے اس کے پیش نظر سنجیدہ دانشور طبقے کو بہت زیادہ محتاط اور غیر جذباتی ہونا چاہئے تھا۔ارشاد احمد حقانی اس لحاظ سے بہت اہم دانشور ہیں کہ وہ آنے والے دنوں کی آہٹ کو نہ صرف سن رہے ہیں بلکہ اہلِ وطن کو اس سے باخبر بھی کر رہے ہیں۔اپنے ۱۴ رجون کے کالم ''جواب آں غزل'' میں انہوں نے بڑے عالمانہ انداز سے فتح محمد ملک صاحب کے غیر عالمانہ اور جذباتی قسم کے آرٹیکل کا جواب دیا ہے۔ملک صاحب سے قطع نظر ہمارے بیشتر جذباتی انداز سے لکھنے والے صحافی ان طبقات سے تعلق رکھتے ہیں جو قیام پاکستان کی تحریک کے دوران قائداعظم کو کافرِ اعظم کہتے رہے اور پاکستان کی شدید مخالفت کرتے رہے۔پاکستان بن گیا تو وہی عناصر نظریۂ پاکستان کے چیمپیئن بن

گئے۔ پھر جب ۱۹۷۱ء میں پاکستان دولخت ہوا تب انہیں میں سے بعض عناصر نے برملا کہا خدا کا شکر ہے ہم اور ہمارے بزرگ پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں تھے۔ باقی پاکستان قائم رہ گیا تو وہی لوگ پھر نظریۂ پاکستان کے چیمپیئن بن گئے۔ اس ساری تاریخ کو دیکھتے ہوئے مجھے بخوبی اندازہ ہے کہ کبھی خدانخواستہ کوئی بڑا سیٹ بیک ہوگیا تو ہمارے بیشتر جذباتی انداز سے لکھنے والے ''مخالفِ پاکستان قوتوں'' سے سمجھوتہ کرکے نئے انداز میں جذباتی طریقے سے لکھنا شروع کردیں گے۔

☆☆ **چین کے ایک اخبار میں شائع ہونے والا ایک انوکھا اشتہار ''ضرورت ہے باپ کی''۔**

(اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق مغربی چین کے ایک شہر سی چوان کے رہنے والے ایک شخص کی اپنی بیوی سے علیحدگی ہوگئی ہے۔ اس کا بارہ سالہ بیٹا اس کے ساتھ ہے۔ جو اس صورتحال سے بہت دلبرداشتہ ہے۔ جبکہ وہ شخص اپنے بیٹے کی دلجوئی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اس نے اخبار میں اشتہار دیا ہے کہ اسے ایک ایسے ملازم کی ضرورت ہے جو اس کے بیٹے کو ایک باپ کی طرح سنبھال سکے۔ اصولاً تو اشتہار میں باپ کی جگہ بیٹے کے لئے ماں کی ضرورت کا اظہار ہونا چاہئے تھا۔ یا پھر رنڈوے' طلاق یافتہ باپ کی ضرورت کا اشتہار ہونا چاہئے تھا۔ ایسا نہیں کیا گیا تو بیٹے کے ساتھ ماں بھی ہونی چاہئے تھی تاکہ منتخب ہونے والا امیدوار پوری طرح بچے کے باپ کا فریضہ ادا کرسکتا۔ بہرحال ایسے اشتہار اپنی جگہ ایک لطیفہ بھی ہوتے ہیں اور المیہ بھی۔

☆☆

۲۲؍ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ۔ ۲۳؍جون ۲۰۰۳ء

☆☆ **عراقی شہر حلہ میں عراقیوں کی طرف سے امریکہ کی اطاعت کے فارم پُر کرنے سے انکار۔**

(اخباری خبر)

☆☆ یہ عجیب سی خبر ہے کہ امریکہ نے اپنی اطاعت کے فارم شائع کرائے ہیں اور اب ان فارموں کو پُر کرنے کے لئے عراقی شہریوں کو مختلف ترغیبات ردھمکیاں دی جارہی ہیں۔ اطاعت فارموں سے دھیان خود بخود یزیدی خلافت کے دور کی طرف چلا جاتا ہے۔ اگرچہ ابھی تک کی خبروں کے مطابق شہریوں کی بڑی تعداد نے بیعت کی طرز کے اطاعت فارموں پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہے' لیکن کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کب اس خطے کے لوگوں کا موڈ بدل جائے۔ اس سرزمین پر پہلے بھی تو کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

☆☆ **القاعدہ کسی مغربی شہر پر آئندہ چند روز میں کیمیائی' حیاتیاتی اور ایٹمی حملہ کرسکتی ہے۔**

(برطانوی انٹیلی جنس کی اطلاع)

☆☆ برطانوی انٹیلی جنس ایم آئی۔5 کے ڈائریکٹر جنرل ایلیزا میلنگ ہام بلر نے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ سنبھالنے پر کہا ہے کہ کسی مغربی شہر پر دہشت گردوں کی طرف سے آئندہ چند روز میں کیمیائی' حیاتیاتی اور ایٹمی حملہ ہوسکتا ہے۔ یہ سب امریکی اور برطانوی حکام کی ایماء پر ان کی ایجنسیوں کا مکّارانہ کھیل ہے۔ افغانستان پر حملہ کرتے وقت بھی کیمیائی' حیاتیاتی اور ایٹمی ہتھیاروں کے حملہ کا پروپیگنڈہ کیا گیا تھا۔ عراق پر حملہ کے وقت بھی یہی شرمناک پروپیگنڈہ کیا گیا تھا۔ اب تو اس الزام سے امریکی اور برطانوی حکام کے خونی کردار کی بد بو آنے لگی ہے۔۔۔لکھ لیجئے اگر اس کھیل کو سچ دکھانے کے لئے کوئی حملہ خود امریکی اور برطانوی ایجنٹوں کے ذریعے کرایا گیا تو اس کے لئے ان مغربی ممالک کی سرزمین کو نشانہ بنایا جائے گا جو عراق پر امریکی حملے کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اس طرح بہانے سے ان مغربی ممالک کو سزا بھی دے دی جائے گی اور نام نہاد دہشت گردی کے خلاف اپنی سامراجی خواہشات کی تکمیل بھی کرلی جائے گی۔ امکان یہی ہے کہ ایسے کسی کھیل کا الزام ایران کے سر منڈھ دیا جائے گا۔ امریکی اور برطانوی حکام کے موجودہ ٹولہ کی بدبودار سازشیں تو اب عام آدمی کو بھی صاف سمجھ میں آنے لگی ہیں۔

☆☆ **پاک بھارت فوجی کشیدگی کے جنوبی ایشیا کے پورے خطے پر اثرات کا جائزہ لینے کے لئے نیپال میں اجلاس۔**

(اخباری خبر)

☆☆ سابق فوجی افسران اور سابق سفارتکاروں کا دوروزہ اجلاس نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں ہوا۔ جس میں انڈو پاک کشیدگی کم کرانے کے لئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں انڈیا' پاکستان اور نیپال کے وفود نے شرکت کی۔ یہ اچھی بات ہے کہ برصغیر کے بنیادی مسائل کے حل کے احساس کے ساتھ سارک ممالک بھی تدریجاً خطے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہورہے ہیں۔ یورپی یونین کے قیام کے بعد سے اب تک یونین کو کمزور کرنے اور ختم کرنے کی کئی ناکام سازشیں ہوچکی ہیں اس کے باوجود یورپی یونین مستحکم ہورہی ہے۔ اگرچہ ہم جنوبی ایشیا کے لوگ بیشتر میدانوں میں یورپ سے دو تین صدیاں پیچھے ہیں' اسی لئے یورپ کی دو صدیاں پہلی فکری تحاریک کی نقالی کرنے والے نقاد ابھی تک سارک یونین کے تصور میں بھی کسی ''سازش'' کا راگ الاپ رہے ہیں۔ ایسا کام جس میں پورے خطے کے غریب عوام کی بھلائی ہے' اس کا ہونا ہی بہتر ہے۔

☆☆ صدر جمہوریہ ہند عبدالکلام آزاد کی طرف سے انڈیا میں سیاسی جماعتوں کی کثرت پر دلچسپ طنز۔

(اخباری خبر)

☆☆ چینائی (مدراس) میں انا یونیورسٹی کی سلور جوبلی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی صدر نے انڈیا میں سیاسی جماعتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر طنز کرتے ہوئے ایک دلچسپ لطیفہ سنایا۔ان کے بقول خدا کرۂ ارض کے حالات کا مشاہدہ کرنے کے لئے آیا تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے ساتھ تھے۔خدا اس زمین کے حالات دیکھ کر بہت خفا ہوا اور اس نے اس کی اصلاح کا حکم دیا۔فرشتے نے کہا کہ اس دھرتی کے موجودہ بگاڑ کو ٹھیک کرنے کے لئے دس لاکھ سال لگیں گے۔تب خدا شیطان کی طرف متوجہ ہوا۔شیطان اس کام کے لئے بخوشی راضی ہو گیا تو اس کا ''کوالیفائی انگ'' ٹیسٹ لیا گیا۔اسے کہکشاں کے ستاروں اور دھرتی پر موجود ریت کے ذروں کی گنتی کا کام دیا گیا۔اس نے اس کا بالکل درست جواب دے دیا تو پھر اسے ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کی گنتی کا کام دیا گیا۔آخری خبریں آنے تک شیطان ابھی تک ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کی گنتی کرنے میں مشغول ہے۔

☆☆ سرکاری شعبے کے بینکوں اور مالیاتی اداروں کی جانب سے ۱۹۹۹ء سے اب تک بارہ ارب روپے کے قریب قرضے معاف کئے گئے۔اس میں 5.6 ارب روپے اصل رقم اور بقیہ مارک اپ تھا۔زرعی ترقیاتی بینک نے بھی 6 ارب روپے سے زائد قرض معاف کئے۔

(قومی اسمبلی میں وقفۂ سوالات کے دوران وزیرخزانہ شوکت عزیز کا تحریری جواب)

☆☆ جنرل پرویز مشرف نے جب اقتدار سنبھالا تھا تب کرپشن سے پاک گڈ گورنینس کا دعویٰ کیا تھا۔ان کے اسی دعوے پر ہمیں سب سے زیادہ خوشی ہوئی تھی۔وہ خود بھی سابقہ ادوار میں بینکوں سے قرضے لے کر معاف کروا لینے والوں پر تنقید کرتے رہے اور قوم کی لوٹی ہوئی دولت واپس دلانے کے عزم کا اظہار کرتے رہے۔لیکن پہلی لوٹی ہوئی رقم تو قوم کو کیا ملتی' لٹی پٹی غریب پاکستانی قوم اپنے ہی لٹیروں کے ہاتھوں مزید لٹ گئی۔طبقۂ اشرافیہ کے مگر مچھوں نے قوم کا مزید اٹھارہ ارب روپیہ لوٹ لیا ہے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔برطانوی ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق قرضہ معاف کرانے والے جن غرباء اور مساکین کے نام سامنے آئے ہیں ان میں شجاعت حسین فیملی سر فہرست ہے۔ان کے اپنے نام کے ساتھ ان کے خاندان کے دوسرے افراد کے جو نام بتائے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔
چوہدری شجاعت حسین' ان کی اہلیہ بیگم کوثر حسین، چوہدری پرویز الٰہی' ان کی اہلیہ قیصرا الٰہی، چوہدری منظور الٰہی' چوہدری صباحت حسین اور چوہدری شفاعت حسین۔
جنرل پرویز مشرف اپنی لٹی ہوئی غریب قوم پر اتنا احسان تو کر دیں کہ طبقۂ اشرافیہ کے جن مستحقین کے قرضے

معاف کئے گئے ہیں بس ان کے نام اور معاف کی جانے والی رقم کی تفصیل جاری کرا دیں۔ممکن ہے لٹی پٹی قوم ان کی امداد کے لئے کوئی اور بندوبست بھی کر دے۔جنرل پرویز مشرف صرف کرپشن کے خلاف اور بینکوں سے قرضے معاف کرانے والوں لٹیروں کے خلاف اپنے سابقہ بیانات یاد کریں، پھر اپنے عزائم اور دعووں کو یاد کریں۔۔بس اس کے بعد صرف اسی خبر کے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ لیں۔

☆☆ چوہدری شجاعت حسین گروپ کی پنجاب شوگر ملز خانیوال کے ترجمان نے واضح کیا ہے کہ ملز نے فوجی دور یا اس سے پہلے کوئی قرضہ معاف نہیں کرایا۔ساتھ ہی یہ بھی وارننگ دی گئی کہ آئیندہ کسی اخبار نے قرضے کے حوالے سے ہمارے بارے میں خبر لگائی تو اس کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

(اخباری خبر)

☆☆ اس خبر میں قرضے معاف کرانے کی تردید صرف پنجاب شوگر ملز کے حوالے سے کی گئی ہے۔کسی دوسرے پراجیکٹ کے لئے لئے ہوئے قرضوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔پھر خاندان کے باقی افراد کی طرف سے قرضے معاف کرانے کی بھی کوئی تردید نہیں کی گئی۔چوہدری شجاعت حسین اور ان کے گروپ کے بارے میں اخباروں میں جو خبر چھپی تھی وہ برطانوی ریڈیو کے حوالے سے چھپی تھی۔ویسے اب تو جرمنی کے سرکاری ریڈیو نے بھی اپنے ذرائع سے یہ خبر دیتے ہوئے اس میں چوہدری برادران کا خصوصی ذکر کیا ہے۔اس لئے اگر ان کے ترجمان کا بیان درست ہے تو ان کو معاملہ آئیندہ پر نہیں لٹکانا چاہئے' ابھی برطانوی اور جرمن ریڈیو کے خلاف کاروائی کرنی چاہئے۔اس کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ موجودہ حکومت نے گزشتہ تین سال میں اٹھارہ ارب روپے کے قرضے معاف کئے ہیں۔اس سلسلے میں مرکزی وزیرخزانہ کا تحریری بیان ریکارڈ پر موجود ہے۔یہ اٹھارہ ارب روپے کن سیاسی یتیموں، مساکین اور دیگر مستحقین کو دیئے گئے؟ اس کا جواب جنرل پرویز مشرف کے بڑے سیاسی حلیفوں پر بھی اخلاقی قرض ہے۔(یہ اخلاقی قرض معاف نہیں ہوگا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ اس کا سود بڑھتا رہے گا۔)

☆☆ قرضوں کی عام معافی کا اعلان۔۔۔۔عطاالحق قاسمی کا اسی حوالے سے ایک عمدہ کالم

☆☆ ہمارے ثقہ لکھنے والوں نے ابھی تک جنرل پرویز مشرف کی جانب سے کرپشن کے خلاف سابقہ بیانات کی روشنی میں اعتراف کردہ اٹھارہ ارب روپے کے قرض معاف کرنے کو سنجیدگی سے نہیں لیا تاہم معروف فکاہی کالم نگار عطاء الحق قاسمی نے ۲۱/جون کے اخبار جنگ میں اپنے کالم ''روزنِ دیوار سے'' میں اس خبر کا نوٹس لیا ہے۔عطاء الحق قاسمی نواز شریف فیملی کے انتہائی قرابت داروں میں شمار ہوتے ہیں لیکن حیرت ہے کہ انہوں نے

مذاق مذاق میں بھی ان سیاسی غرباء اور مساکین کے نام نہیں لئے جن کے قرضے معاف کئے گئے ہیں۔ویسے ان کی احتیاط بھی مناسب ہے کہ لوگوں کو ہنسانے والے کو پھر رونا نہ پڑ جائے۔قرضے معاف کرانے والے مساکین اس وقت تو پوری طاقت اور سیاسی فارم میں ہیں۔

☆☆ سعودی عرب میں ہزاروں ائمہ برطرف، جمعہ کے خطبات سے روک دیا گیا۔

(روزنامہ خبریں کی خبر)

☆☆ روزنامہ خبریں اسلام پسند حلقوں کا ''مقبول'' اخبار ہے۔اس کی ۱۵؍جون کی خبر کی صرف سرخی یہاں دی گئی ہے۔سعودی عرب کی حکومت نے بعض علماء کی امریکہ کے خلاف یا مبینہ ''اسلامی مجاہدین'' کی اپنے خطبات میں حمایت کرنے کی وجہ سے ایسا اقدام کیا ہے۔یہ اقدام سعودی عرب میں ہوا ہے تو پاکستان کے وہ تمام علماء خاموش ہیں جو ماضی میں سعودی عرب سے کثیر مالی امداد لیتے رہے ہیں اور وہ بھی خاموش ہیں جنہیں ابھی تک امداد مل رہی ہے۔۔۔اور یہ سب وہی علماء ہیں جو موجودہ عالمی بحران کے باعث دینی مدارس میں جنرل پرویز مشرف کی مصلحت پسندانہ معمولی سی مداخلت پر بھی دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔جنرل پرویز مشرف علماء کے امتیازی سلوک یا پھر دوہرے معیار پر سعودی حکومت سے کہہ سکتے ہیں۔ ؎

تجھ تک آئی تو زلف کہلائی
وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں تھی

☆☆ متحدہ عرب امارات کے ایک باشندہ داد محمد مراد کی بارھویں شادی۔بچوں کی سنچری پوری کرنے کی خواہش۔ (اے۔ایف۔پی کی خبر)

☆☆ عربوں کے پاس اب مردانگی دکھانے کے لئے ایسے کام ہی رہ گئے ہیں۔داد محمد مراد کی عمر ۵۳ سال ہے اور ان کے ابھی تک ۶۳ بچے ہیں۔گیارہ بیویوں سے اتنے بچوں کے بعد اب بارھویں شادی کی ہے۔لگتا ہے داد محمد مراد نے اپنی ازدواجی زندگی کو کرکٹ کا کھیل بنا لیا ہے۔اسی لئے ہاف سنچری کے بعد سنچری بنانے کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔۵۳ سال کی عمر کے بعد کھلاڑی چاہے کتنے چوکے چھکے لگا لے مزید ۳۷ بچوں کا ٹارگٹ پورا کرنا خاصا مشکل ہے۔اتنے کم وقت اور کم اوورز میں وکٹ بھی گر سکتی ہے اور رَن آؤٹ ہونے کا خطرہ تو ہر وقت موجود ہے۔بہر حال اس کے باوجود داد محمد مراد اپنی دلی مراد پوری کرنے کے لئے تن من دھن سے لگا ہوا ہے۔دیکھیں ان کے اس ون لائف کھیل کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

☆☆ عراق کی جنگ کے دوران تین بڑے مذہبی لیڈروں کو واپسی ٹکٹ دیئے تھے کہ شاہ احمد نورانی، قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن وہاں جا کر ہیومن شیلڈ بنیں۔مگر یہ لوگ وہاں نہیں گئے۔

(ایم۔کیو۔ایم کے قائد الطاف حسین کی تقریر)

☆☆ اگرچہ اس وقت ایسے بیانات کراچی میں ہونے والے انتخاب پر اثر ڈالنے کے لئے ہیں تاہم اس الزام میں کوئی شک نہیں کہ جب ایم۔ایم۔اے کے علماء عراق کے مسئلے پر پہلے سے کرب میں مبتلا قوم کو مشتعل کر رہے تھے، تب ایم کیو ایم نے ہیومن شیلڈ کے حوالے سے علماء کو بے بس کر دیا تھا۔عراق جانے سے انکار کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی معقول جواب نہیں تھا۔اس کے باوجود دنیا نے دیکھا کہ ہمارے علماء پاکستان میں ہی نعرے لگواتے رہے اور ''کافروں'' کے ملکوں سے مرد، عورتیں بغداد میں پہنچ کر ہیومن شیلڈ بنے ہوئے تھے۔

☆☆ صدر بش جنرل پرویز مشرف کے دورۂ امریکہ کے موقعہ پر ان کا پاکستانی صدر کی حیثیت سے نہیں بلکہ فوجی سربراہ کی حیثیت سے استقبال کریں۔

(پاکستانی اپوزیشن کی جانب سے امریکی صدر بش کے نام پیغام)

☆☆ جنرل پرویز مشرف اس وقت امریکہ ہی نہیں سارے مغربی ممالک میں خاص اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔اس لئے اپوزیشن کی یہ درخواست کوئی پذیرائی حاصل نہیں کر سکے گی۔الٹا اس کا خطرہ موجود ہے کہ اگر امریکہ نے پاکستان میں مذہبی انتہا پسندوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کے لئے انہیں فری ہینڈ دے دیا تو وہ ساری اپوزیشن کی چھٹی کرا دیں۔ایسے کسی اقدام کے لئے جواز تو پہلے ہی سے موجود ہیں۔

☆☆ مولانا محمود مدنی ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ دوسری اقلیتوں کو ملا کر ایک سیکولر پارٹی کے قیام کے لئے کوشاں۔ (اخباری خبر)

☆☆ یہ بڑی مزے کی خبر ہے۔پاکستان میں لبرل مسلمانوں پر بھی بڑا لعن طعن کیا جاتا ہے، چہ جائیکہ سیکولر (غیر مذہبی یا لادینی) ہونے کو ہضم کیا جائے۔روزنامہ انقلاب ممبئی کی خبر کے مطابق جمعیۃ العلمائے ہند نے ایک پریس ریلیز میں اس ارادے کی خبر دی ہے۔اس سلسلے میں مزید کاوشیں جاری ہیں۔توقع کی جانی چاہئے کہ ہندوستان میں مسلمان علماء کی تحریک پر ایسی پارٹی کے قیام کے کامیاب تجربہ کے بعد ان کے ہم مسلک پاکستانی علماء بھی اس سمت میں تھوڑا بہت قدم اٹھائیں گے۔زیادہ نہیں تو کم از کم جنرل پرویز مشرف کے لبرل ہونے پر اعتراض کرنا ترک کر دیں گے۔

☆☆ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق سمیت ۳۵ علماء کے خلاف نااہلی کا ریفرنس دائر کر دیا گیا۔ (اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق عوامی حمایت تحریک پاکستان کے چیئر مین مولوی سید اقبال حیدر نے قومی اسمبلی کے اسپیکر اور سینیٹ کے چیئر مین کے پاس مجموعی طور پر ۳۵ علماء کے خلاف گریجوایٹ نہ ہونے کے ریفرنس دائر کئے ہیں۔قبل ازیں اسلم خاکی ایڈووکیٹ نے عدالت سے رجوع کر رکھا ہے اور علماء کی گریجوایشن کا مسئلہ اٹھا رکھا ہے۔الیکشن کے زمانے میں سرکاری سرپرستی میں بے نظیر بھٹو کی گریجوایشن کو مشکوک بنانے کا مضحکہ خیز کھیل کھیلنے کے ساتھ علماء کو گریجوایشن کے مساوی تسلیم کیا گیا تھا۔اب ان ڈگریوں کو مسئلہ بنانا سیاسی بلیک میلنگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ہم تو صرف ایک ہی اچھے اور اوریجنل شاعر اقبال حیدر کو جانتے ہیں یا پھر پیپلز پارٹی کے سینیٹر اقبال حیدر کو۔اور یہ دونوں جینوئن لوگ کراچی پاکستان میں آباد ہیں۔یہ سید پہلے لگا کر سیاست کرنے والے اقبال حیدر کوئی جعلی قسم کی سیاسی شخصیت لگتے ہیں۔ان کی تنظیم کے پاس اور جو کچھ ہو عوامی حمایت کہیں نہیں ہے۔بہتر ہو گا وہ اپنی تنظیم کا نام سرکاری حمایت تحریک رکھ لیں۔ویسے یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت نے سوچا ہو کہ مولویوں کو مارنے کے لئے کسی مولوی کو ہی ذریعہ بنایا جائے چاہے وہ مولوی سید اقبال حیدر ہی کیوں نہ ہو۔

☆☆ ملک میں ہونے والی ہلاکتوں کے خلاف سری لنکا میں اپوزیشن کا انوکھا احتجاج۔ (اخباری خبر)

☆☆ ابھی تک ایسا ہوا تھا کہ پانی کی قلت کے خلاف مظاہرہ ہوا تو شہریوں نے خالی گھڑے اٹھا کر جلوس نکال لیا۔اب اس سے ملتا جلتا ایک احتجاج سری لنکا کی اسمبلی میں ہوا ہے۔سری لنکا میں مقامی سیاستدانوں کی ہونے والی ہلاکتوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے اور حکومت کو اس کی ناکامی کا احساس دلانے کے لئے اپوزیشن ارکان ماتمی لباس پہنے ہوئے، ایک تابوت لے کر پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل ہو گئے اور وہاں مظاہرہ شروع کر دیا۔

☆☆ بابری مسجد کو شہید کرانے میں ایل کے ایڈوانی، واجپائی اور مرلی منوہر جوشی اور دیگر مرکزی لیڈرز شامل تھے۔انہیں کی سازش اور حکم پر مسجد کو شہید کیا گیا۔

(بابری مسجد کی شہادت کے وقت یوپی کے وزیر اعلیٰ اور بی جے پی کے رہنما کلیان سنگھ کا بیان)

☆☆ گزشتہ ہفتے بی جے پی کے لیڈروں پر بالعموم اور ایل کے ایڈوانی پر بالخصوص مسجد شہید کرنے والے کارکنوں نے الزام لگایا تھا کہ انہیں کے حکم پر ایسا کیا گیا تھا۔پھر ایک دھارمک رہنما اور مندر کی تعمیر کے حامی نے بھی ایڈوانی

کے نام پر شدت کے ساتھ اصرار کیا تھا۔اب اُس وقت کے یوپی کے وزیر اعلیٰ اور بی جے پی کے رہنما کلیان سنگھ نے نہ صرف ایڈوانی کو اس سازش میں ملوث بتایا ہے بلکہ واجپائی جی کو بھی لپیٹ لیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ واجپائی جی کے دو چہرے ہیں۔اگرچہ کلیان سنگھ اب بی جے پی سے الگ ہو کر مذہبی منافرت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔تاہم ان کا بیان گھر کے بھیدی کا بیان ہے۔دیکھیں ابھی شہید بابری مسجد اور کس کس کو لے بیٹھتی ہے۔

☆☆ اسرائیل کو تسلیم کیا جائے یا نہیں؟۔۔۔اے۔آر۔وائی چینل کے پروگرام ویوز آن نیوز میں حیرت انگیز سیٹ بیک۔

☆☆ ۲۰ر جون ۲۰۰۳ء کو جرمنی کے وقت کے مطابق رات ساڑھے دس بجے اور انگلینڈ کے وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے پروگرام ویوز آن نیوز میں اسرائیل کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ٹی وی کے ناظرین سے اپنی رائے دینے کے لئے کہا گیا۔پروگرام کے پریزینٹر کے ذہنی میلان کے پیش نظر بھی اور عمومی عوامی تاثر کی وجہ سے بھی یہی لگتا تھا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے خلاف شدید ردعمل سامنے آئے گا۔لیکن اس وقت حیرت انگیز سیٹ بیک کا سامنا کرنا پڑا جب سعودی عرب اور دبئی جیسے ملکوں میں بیٹھے ہوئے پاکستانیوں کی بھی زیادہ کالز اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حق میں آنے لگیں۔کالرز اپنے موقف کو سیاسی، اقتصادی اور عالمی حوالے سے واضح کر رہے تھے۔

☆☆

۲۹ر ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ۔۔۔۳۰ر جون ۲۰۰۳ء

نوٹ: خبر نامہ کا سارا انحصار خبروں کی دستیابی پر ہوتا ہے۔ایسے لگتا ہے کہ جیسے اب خبروں میں ایک ٹھہراؤ سا آ گیا ہے۔اس لئے احتیاطاً لکھ رہا ہوں کہ اگر کسی ہفتہ میں خاطر خواہ خبریں جمع نہ ہو سکیں تو خبر نامہ کو دو ہفتوں پر پھیلا دیا جائے گا۔ (حیدر قریشی)

☆☆ قومی اسمبلی کی اکثریت ایل ایف او کے حق میں ہے۔

(جنرل پرویز مشرف کی واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو)

☆☆ جنرل پرویز مشرف بہت ہی گمراہ قسم کے مشیروں میں پھنس گئے ہیں۔لیگل فریم ورک آرڈر (ایل ایف او) کو آئین کا حصہ بنانا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔بس صرف سلیقے سے کام کرنے کی ضرورت تھی۔ایم ایم اے کی تائید کے ساتھ دو تہائی اکثریت آسانی سے مل سکتی تھی اور آئینی طریقے سے آئین میں ایل ایف او کو شامل کیا جا

سکتا تھا۔لیکن آپ کے وہ مشیر بڑے ہی بد بخت ہیں جو ڈنڈے کے زور پر ایل ایف اوکو آئین کا حصہ بنوا رہے ہیں۔ان کا تو بعد میں کوئی نام بھی نہیں لے گا اور تاریخ میں آپ کا نام بہت افسوسناک طریقے سے یاد کیا جائے گا۔کاش ابھی بھی آپ قومی اسمبلی کی اکثریت پر بھروسہ کرتے ہوئے اسمبلی سے ہی اسے آئین کا حصہ بنوالیں۔ جنرل ضیاع الحق نے بھی اپنے سارے فوجی احکامات کو آئین کا حصہ بنایا تھا لیکن کاغذی کارروائی کر کے اسمبلی سے ہی اسے منظور کرایا تھا۔انہوں نے آئین کے ساتھ جو غلط کام ''بالرضا'' کیا تھا، آپ وہی کام ''بالجبر'' کر رہے ہیں۔ مجھے افسوس صرف اتنا ہے کہ آپ جیسا اچھا، بلکہ بہت اچھا انسان تاریخ میں آئین کے حوالے سے بہت برے نام سے یاد کیا جائے گا۔

☆☆ گیارہ ستمبر کے واقعے میں اسرائیلی ملوث ہیں۔مہاتیر محمد کا ملائیشیا نیشنل آرگنائزیشن کی سالانہ تقریب میں خطاب۔ (اخباری خبر)

☆☆ ملیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد اس سے پہلے بھی یہ بات کہتے رہے ہیں۔ان کا یہ الزام دستیاب شواہد کی بنا پر بڑی حد تک درست ہے۔ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارتیں یہودیوں کی ملکیت تھیں‘اس تباہی سے ان کو اصل لاگت سے زیادہ کی انشورنس مل گئی (انشورنس کمپنی کا دیوالیہ نکل گیا) سارا ملبہ اٹھانے کا ٹھیکہ بھی بہت بڑی قیمت پر ایک یہودی فرم کو دیا گیا۔یہودیوں کی ملکیت اتنی بڑی عمارتیں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں مگر اس میں کام کرنے والے ایک بھی یہودی کا بال بیکا نہ ہوا۔کوئی مذہبی تقریب نہ ہونے کے باوجود اُس دن سارے یہودیوں نے معنی خیز چھٹی کی۔۔چار جہازوں کے ہائی جیک کا ڈرامہ کیا گیا۔ٹریڈ سنٹر والی عمارتوں سے ٹکرانے والے جہازوں کے بلیک بکس نہیں ملے۔۔پینٹا گان کی عمارت سے ٹکرانے والے جہاز کا بلیک بکس ملا تو بہانہ بنالیا گیا کہ اس کا ریکارڈنگ سسٹم گڑ بڑ کر گیا ہے۔مگر چوتھے جہاز کے بلیک بکس کا کسی نے ذکر ہی نہیں کیا جو ایک ویران جگہ پر ہی گر کر تباہ ہو گیا تھا۔یہ چند شواہد تو بالکل سامنے دکھائی دے رہے ہیں۔ان کے مقابلہ میں کسی القاعدہ یا کسی بھی اسلامی جہادی تنظیم کے خلاف خاص اس حوالے سے ان کے مقابلہ میں چوتھائی شواہد بھی نہیں ملتے ہیں۔پھر بھی الزام ان کے سر تھوپ دیا گیا ہے۔

بنے ہیں اہلِ ہوس مدعی بھی منصف بھی

☆☆ امریکہ میں بدفعلی کرنے میں ملوث پائے جانے والے کئی پادری برطرف کر دیئے گئے۔

(اخباری خبر)

☆☆ امریکی کیتھولک چرچ کی جانب سے اس سلسلہ میں باقاعدہ مہم شروع کی گئی ہے۔آرک بشپ ہیری فلائن کو اس کا انچارج بنایا گیا ہے کہ وہ جنسی بدفعلی کے مرتکب پادریوں کا کھوج لگا کر ان کے خلاف کاروائی کریں۔چنانچہ اس کے نتیجہ میں انہوں نے متعدد پادریوں کو اس کا مرتکب پایا اور ان کے خلاف کاروائی کی گئی۔ان کے بقول ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔مغربی معاشرے میں یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ اپنے مخصوص دائروں میں پائے جانے والے معائب کی بے جا پردہ پوشی نہیں کرتے۔ہمارے اسلامی معاشروں میں دینی تدریس کے خصوصی مراکز میں بھی یہ وبا کسی نہ کسی حد تک موجود ہے۔لیکن ہم رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر بھی اسے جھوٹا الزام قرار دے دیتے ہیں۔ویسے پادری صاحبان کی بدفعلیوں کے ساتھ ان کی خوش فعلیوں کی بھی تحقیق کی جانی چاہئے۔خوش فعلیوں سے لطیفہ یاد آ گیا۔کسی نے ایک پادری سے پوچھا:Father! What are your hobbies?

پادری نے جواب دیا:Non۔۔(اسے نَن =Nun کی طرح پڑھیے)

☆☆ قومی اسمبلی کے اسپیکر کے خلاف اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جماعت اسلامی کے نائب امیر اور ایم۔ایم۔اے کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ نے کہا کہ ''ہم سب امید سے ہیں''۔(اخباری خبر)

☆☆ پاکستان کے سابقہ ادوار کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت اسلامی اور اس طرز کی دوسری جماعتیں جب بھی اس انداز میں ''امید سے'' ہوئی ہیں،ملک میں مصائب اور مشکلات نے ہی جنم لیا ہے۔خدا کرے اس بار کوئی خیر اور بھلائی جنم لے لے۔

☆☆ پیکنگ میں بھارتی پردھان منتری واجپائی جی کی چینی رہنماؤں سے ملاقاتیں اور امن کی طرف پیش قدمی۔ (اخباری خبر)

☆☆ یہ بہت اچھی بات ہے کہ واجپائی جی نے ایک بار پھر ہند چینی بھائی بھائی کے نعروں کا امکان بنا دیا ہے۔ہم تو ہند،چین، پاکستان، بنگلہ دیش،سری لنکا،نیپال ،اس خطے کے سارے ممالک کو بھائی بھائی دیکھنا چاہتے ہیں۔واجپائی جی پیکنگ یونیورسٹی میں جو تقریر کی ہے اس میں انہوں نے چین کے بزرگ رہنما ڈینگ ژیاؤ پنگ کا ایک عمدہ حوالہ دیا ہے کہ ''اکیسویں صدی ایشیا کی صدی بنائی جائے''۔۔۔یہ تبھی ممکن ہے کہ پورے خطے میں امن اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کی جائے۔واجپائی جی نے ایک اور بہت اچھی بات یہ کہی کہ ہمیں صحت مند مسابقت اور انتشار پسندانہ رقابت کے درمیان فرق کو سمجھنا چاہئے۔یہ بڑی اہم بات ہے لیکن فی الوقت پاکستان اور انڈیا دونوں طرف کے انتہا پسند ہندو اور مسلم مذہبی رہنما اس فرق کو ملحوظ رکھنے کو تیار نہیں ہیں۔تاہم امید کا ایک دیا ابھی روشن

ہے۔

☆☆ ہندوستان نے تبت پر چین کے حق کو تسلیم کرلیا۔واجپائی جی کے دورۂ چین کا اعلامیہ۔
(اخباری خبر)

☆☆ برصغیر اور اس کے ارد گرد کے ممالک کے لئے یہ بہت ہی خوش کن اور اچھی خبر ہے۔اس سے اس علاقے کے دوسرے جغرافیائی تنازعات کو حل کرنے میں اعتماد باہمی اور وسعت قلبی کے جذبات بڑھیں گے۔اس خبر سے ایک تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب کشمیر کا دیرینہ اور بے حد اہم تنازعہ بھی حل ہو سکتا ہے اور اس کا وہی حل مناسب ہوگا جو کشمیری عوام کی رضامندی کے ساتھ کیا جائے گا۔دوسرا یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انڈیا نے امریکہ کے ساتھ ورکنگ ریلیشن شپ تو قائم رکھنی ہے لیکن اس کا تابع مہمل نہیں بننا۔چین کے ساتھ اپنے معاملات ٹھیک کر کے انڈیا نے امریکہ کو بڑا واضح پیغام دے دیا ہے۔اس وقت کے عالمی منظر نامہ میں یہ ایک جرأت مندانہ اقدام ہے جس کی ستائش کی جانی چاہئے۔ہند چین تعلقات میں آنے والی اس گرمجوشی سے شمالی کوریا کے معاملہ میں امریکہ کو اب نئے بہانے ڈھونڈنے پڑیں گے۔

☆☆ پاکستان کا غیر سرکاری دورہ کرنے والے ہندوستانی دانشوروں کے خیر سگالی وفد کو سرکاری طور پر نظر انداز کیا گیا۔
(اخباری خبر)

☆☆ ہندوستان کے اس غیر سرکاری وفد کے سربراہ معروف ہندوستانی صحافی کلدیپ نیر تھے۔انہوں نے کہا ہے کہ ویسے تو پاکستان کے مختلف طبقات میں ہماری بڑی آؤ بھگت ہوئی ہے۔لوگ محبت کے ساتھ ملے ہیں۔یہاں تک کے قائم مقام صدر نے ان سب کے اعزاز میں ضیافت بھی دی ہے۔لیکن سرکاری طور پر اس وفد کو نظر انداز کیا گیا ہے۔اس بیان کے ساتھ ہی کلدیپ نیر نے کہا کہ جب پاکستان سے غیر سرکاری وفد آیا تھا تو اسے بھی سرکاری سطح پر نظر انداز کیا گیا تھا۔شاید اسی لئے ہندوستانی وفد کے ساتھ بھی ویسا سلوک کیا گیا ہے۔کلدیپ نیر صاحب نے اپنے گلہ یا اعتراض میں خود ہی اس کا جواب دے دیا ہے۔دراصل انہیں یہ مسئلہ تب چھیڑنا چاہئے تھا جب پاکستانی دانشوروں کا وفد انڈیا کا دورہ کر رہا تھا اور انڈین گورنمنٹ سرکاری سطح پر ان کو نظر انداز کر رہی تھی۔اس کے باوجود خوشی کی بات ہے کہ دونوں اطراف کے اچھے لوگوں میں صلح اور دوستی کا جذبہ بڑھ رہا ہے۔یہ نیک فال ہے۔

☆☆ بدقسمتی کی بات ہے کہ اب جلدی جلدی وفاداریاں بدلی جاتی ہیں۔
(وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی کا بیان)

☆☆ جمالی صاحب نے ملک معراج خالد کی یاد میں منعقدہ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے اس افسوس کا اظہار کیا کہ اب لوگ آئے دن سیاسی وفاداریاں بدل لیتے ہیں۔ان کا افسوس بجا ہے لیکن یہ آج کی بات نہیں ہے۔۔۔یہ سلسلہ تو ساٹھ کی دہائی میں ہی مقبول ہو گیا تھا۔خود جمالی صاحب ایک وقت میں فوجی حکمران ایوب خان کے مقابلہ میں محترمہ فاطمہ جناح کے حامی تھے اور اب ایک فوجی حکمران کو فخریہ طور پر اپنا باس کہتے ہیں۔وہ پاکستان پیپلز پارٹی سے لے کر مسلم لیگ تک پارٹیاں بدلنے کا طویل سفر کر چکے ہیں۔مسلم لیگ میں بھی جونیجو کو داغِ مفارقت دے کر نواز شریف کے ساتھی بنے اور ان کے زوال کے بعد کوہ قاف کی سیر بھی کر لی۔اس میں شک نہیں کہ میر ظفر اللہ جمالی ذاتی طور پر مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک ہیں۔لیکن انہیں ذاتی طور پر اس طرزِ عمل پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے تھا۔کیونکہ یہ تو اوروں کو نصیحت۔۔والی بات ہو جاتی ہے۔

☆☆ جنرل پرویز مشرف کا دورۂ امریکہ کامیاب رہا۔صدر بُش کی جانب سے توقع سے زیادہ گرمجوشی کا اظہار۔
(اخباری خبر)

☆☆ پاکستانی اپوزیشن نے جس طرح صدر بُش کو پیغام بھیجا تھا کہ وہ جنرل مشرف کو مسلح افواج کے سربراہ کے طور پر ملیں، صدرِ پاکستان کے طور پر نہیں ملیں۔وہ پیغام تو رد ہو گیا۔ظاہری اعتبار سے جنرل مشرف کا یہ دورہ کسی بھی پاکستانی سربراہ کے دورۂ امریکہ سے کہیں زیادہ کامیاب رہا ہے۔لیکن اس کے side effects اور after effects کیا نکلتے ہیں؟ یہ بعد میں ہی معلوم ہو سکے گا۔موجودہ عالمی حالات میں شاید ابھی اتنا بھی غنیمت ہے۔جہاں تک اندرون ملک سیاست کا تعلق ہے، اب اپوزیشن کو اُسی تنخواہ پر گزارا کرنا پڑے گا۔ورنہ کسی کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔صدر بُش کو جنرل پرویز مشرف کا جمہوریت کو پروان چڑھانے کا انداز پسند آ گیا ہے۔اس لئے اپوزیشن اب احتیاط سے ہی کام لے تو بہتر ہے۔

☆☆ جنرل پرویز مشرف کے دورۂ امریکہ کے دوران پاکستان کے لئے تین ارب ڈالر کی امداد کا اعلان۔
(اخباری خبر)

☆☆ پاکستان کے تمام منظور نظر صنعتکاروں، سیاستدانوں، جنرلوں اور بیوروکریٹس کو لاکھوں لاکھ بلکہ کروڑوں کروڑ مبارک ہو۔اب نئے قرضے لینے اور انہیں پھر سے معاف کرانے کا مبارک دور آ گیا ہے۔جنرل پرویز مشرف کے دور میں اٹھارہ ارب روپے کے قرضے معاف کرنے کا جو ظلم ہو چکا ہے اس کے بعد ان سے اس حوالے سے کسی خیر کی امید نہیں رہ گئی۔اب تو وہ بھی اقتدار کے اسی کھیل کا حصہ ہیں جو گزشتہ نصف صدی سے پاکستان میں جاری ہے۔جس میں سیاستدانوں، جرنیلوں، بیوروکریٹوں، جاگیرداروں اور صنعتکاروں نے مل جل کر لوٹ مار کا

سلسلہ چلا رکھا ہے۔اقتدار کا حصول کی میوزیکل چیئر گیم جاری ہے۔ جو بھی آتا ہے ملک کی دولت دوسروں کو بھی لٹاتا ہے اور خود بھی حسبِ توفیق لوٹتا ہے۔

لے جا سب کچھ لوٹ کر
لے جا لوٹ کا مال ہے

☆☆ جنرل پرویز مشرف کے دورۂ امریکہ،اور بھارتی پارلیمانی وفد کے دورۂ پاکستان کے دوران بھارت کی جانب سے چار دن میں چار میزائل تجربے۔۔ پاکستان میں جماعت اسلامی کی طرف سے ہندوستانی پارلیمانی وفد کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب۔

(اخباری خبر)

☆☆ چار دن میں چار میزائل تجربے اتنے بے معنی تھے کہ خود بھارت میں بھی اس پر کسی خوشی یا جوش کا اظہار نہیں کیا گیا۔عین ان دنوں میں جب ایک طرف جنرل پرویز مشرف پاکستان کے صدر کی حیثیت سے صدر بُش سے مل رہے تھے اور دوسری طرف انڈیا کا پارلیمانی وفد خیر سگالی کے دورہ پر پاکستان آیا ہوا تھا ایسے بے معنی تجربے کرنے والوں نے صرف جنوبی ایشیا میں امن کے قیام کی کاوشوں کو نقصان پہنچانا چاہا ہے۔اگر بی جے پی کے انتہا پسند عناصر کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے تو یہ بہت افسوسناک ہے۔بی جے پی کی قیادت کو ہندو انتہا پسندوں اور پاکستان کی انتہا پسند اسلامی جماعتوں کے کردار کے فرق کو اسی بنیاد پر دیکھ لینا چاہئے کہ جب انڈیا کی طرف سے غیر ضروری جارحیت کا اظہار کیا جا رہا تھا پاکستان میں جماعت اسلامی کی طرف سے ہندوستانی وفد کو استقبالیہ دیا جا رہا تھا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی انتہا پسند دینی جماعتیں بھی اعتدال کی طرف آ رہی ہیں جبکہ انڈیا کی بی جے پی کی اپنی اندر کی انتہا پسند لابی اشتعال انگیزی کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ایسے موقعہ پر پھر کہنا ہی پڑتا ہے کہ بی جے پی کا مجموعی کردار بغل میں چھری منہ میں رام رام والا ہے۔

☆☆ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف نے ایک جہاز پر ملک واپس آنے کا پروگرام بنالیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ لگتا ہے قومی اسمبلی کے اسپیکر کے خلاف اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد کو موثر بنانے کے لئے اور حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لئے یہ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے۔ورنہ بی بی اور بابو میں سے کوئی بھی پکی یقین دہانیوں کے بغیر واپس نہیں آئے گا۔جنرل پرویز مشرف کے کیمپ ڈیوڈ وزٹ کے اثرات دیکھنے کے بعد بی بی کے سلسلے میں تو فرحت اللہ

بابر کی باضابطہ تردید بھی آ گئی ہے کہ وہ ابھی واپس نہیں آ رہیں۔رہ گئے نواز شریف ۔۔۔ان میں اگر جیل کی صعوبت برداشت کرنے کی زیادہ نہ سہی شہباز شریف جتنی ہمت بھی ہوتی تو وہ ملک سے باہر ہی نہیں جاتے۔ان کی وجہ سے تو بے چارے شہباز شریف بھی بلاوجہ مارے گئے۔بلکہ بھائی چارے میں ''چارہ'' ان کو بنایا گیا۔

☆☆ فوجی حکومت کے ساتھ ڈیل کی خبریں غلط ہیں۔ (نواز شریف کا بیان)

☆☆ نوائے وقت کی ٢٦ جون کی اشاعت میں چھپنے والا نواز شریف کا بیان خاصا سخت ہے۔جس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ میں جنرل پرویز مشرف کی پذیرائی سے اور جمہوریت کے حوالے سے امریکی رویے میں کوئی سختی نہ آنے سے نواز شریف کی توقعات کو شدید ٹھوس پہنچی ہے۔بہر حال سیاست میں تو ایسا چلتا رہتا ہے۔ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ''شالا مسافر کوئی نہ تھیوے، ککھ جنہاں تھیں بھارے ہُو''۔ ہماری دعا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر دونوں وطن واپس جاسکیں لیکن انہیں بھی چاہئے کہ اپنی ذاتی غلطیوں اور قومی نوعیت کے گناہوں کا ادراک کریں اور خدا سے ان کی معافی مانگیں۔

☆☆ شہباز شریف کی اہلیہ اور دو بیٹیوں کو ٢٤ گھنٹے کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم۔(اخباری خبر)

☆☆ شہباز شریف کی اہلیہ اور دو بیٹیاں گزشتہ ایک ماہ سے پاکستان آئی ہوئی تھیں۔ جنرل پرویز مشرف نے اس طرح سے شریف فیملی کی ملک بدری کے حکم میں کچھ ریلیف دیا تھا۔لیکن نواز شریف کے حالیہ حکومت مخالف سخت بیان کے بعد جنرل پرویز مشرف کی جانب سے یہ ریلیف واپس لے لیا گیا ہے۔اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں۔

☆☆

٦/جمادی الاول ١٤٢٤ھ۔۔٧/جولائی ٢٠٠٣ء

☆☆ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے دوران کوئٹہ میں نامعلوم دہشت گردوں نے اہلِ تشیع کی مسجد میں نمازیوں پر اندھا دھند فائرنگ کردی۔فائرنگ کے ساتھ بم دھماکے بھی ہوئے۔پہلی اطلاع ملنے کے مطابق ٤٤ افراد جاں بحق اور ٥٦ زخمی تھے۔ (اخباری خبر)

☆☆ متعدد دیگر عوامل کے ساتھ لشکر جھنگوی، اور ASS جیسی تنظیمیں بھی پاکستان کو ہی نہیں عالمِ اسلام کو اس عبرت ناک مقام تک لا چکی ہیں۔ بیشتر مسلمان اسلام کی اصل تعلیم کو چھوڑ کر فرقہ بازی کی لعنت میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور یہ ہمارے مختلف فرقوں کے متشددانہ عقائد کے زہریلے پھل ہیں۔ آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ امریکہ افغانستان سے لے کر عراق تک جو کچھ کر رہا ہے ٹھیک کر رہا ہے اور جو آگے کرنے جا رہا ہے وہ بھی ٹھیک ہی کرنے جا رہا ہے۔ جب مسلمان خود اس حد تک بے رحم اور سفاک ہو چکے ہیں تو ایسی قوم کے ساتھ کوئی کچھ بھی کر دے، ٹھیک ہی ہے۔

☆☆ سانحہ کوئٹہ کے بارے میں جنرل پرویز مشرف کی طرف سے بعض مذہبی علماء کے طبقہ۔ 'را'۔ اور افغان فیکٹر میں سے کسی امکان کے انڈیشہ کا اظہار۔۔۔ مذہب کے نام پر اور دوسرے فرقوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے والوں کے خلاف بھر پور اقدام کیا جائے گا۔

(جنرل صاحب کی پریس کانفرنس)

☆☆ سانحہ کوئٹہ کا الزام مذہبی طبقہ پر لگانا مذہبی تعصب ہے۔ (مولانا فضل الرحمٰن)

☆☆ جنرل پرویز مشرف نے مختلف امکانات کا ذکر کیا ہے اور ان کا بیان بالکل حقیقت پسندانہ ہے۔ مذہب کے نام پر، اور عقائد کے اختلاف کی بنیاد پر نفرت کا کھیل کھیلنے اور قتل و غارت کرنے والے ہر مذہبی گروہ کا محاسبہ ہونا چاہئے۔ مولانا فضل الرحمٰن کا بیان بہت بچکانہ ہے۔ انہیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ لشکرِ جھنگوی اور ASS جیسی تنظیموں کے فکری ڈانڈے ان کی جمعیۃ ہی سے مل رہے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی اپنی جمعیۃ کی پوزیشن بھی شک سے بالا نہیں ہوتی۔ کبھی اندازہ کریں کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی رُوح کتنی مضطرب ہوگی یہ سارے احوال دیکھ کر!

☆☆ جنرل نیازی کا پستول چوری ہو گیا (اخباری خبر)۔ جنرل نیازی کا پستول محفوظ ہے

(دوبارہ خبر)

☆☆ ۱۹۷۱ء میں جب سقوط ڈھاکہ ہوا تھا۔ تب پاکستانی جنرل اے۔ اے۔ کے نیازی نے انڈین فوج کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے جو پستول ان کے حوالے کیا تھا۔ اس کے بارے میں پہلے خبر آئی کہ وہ چوری ہو گیا۔ لیکن اب خبر دی گئی ہے کہ انڈین ملٹری اکیڈمی میوزیم میں مذکورہ پستول محفوظ ہے۔ اس پستول کی خبر نے کتنے زخم ہرے کر دیئے۔ جن جرنیلوں نے ملک کو برباد کیا۔ ایک سیاستدان نے ان جرنیلوں کو انڈیا کی قید سے رہائی دلائی۔ ملک کو پھر سے اعتماد عطا کرنا چاہا لیکن ایک اور جنرل ضیاع الحق نے فوج کے اسی محسن کو مکاری سے، عدالتی قتل

کی صورت میں مروا دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے لئے سزائے موت کا فیصلہ عدالتی قتل تھا۔ جو حقیقتاً جنرل ضیاع الحق اور فیض علی چشتی جیسے جرنیلوں کے پستولوں کی نوک سے لکھوایا گیا۔

☆☆ جمہوریت میں سیاسی انتقام کی کوئی جگہ نہیں (بھارتی نائب وزیرِ اعظم ایل کے ایڈوانی)

☆☆ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ پرکاش سنگھ بادل کے خلاف پنجاب کی موجودہ حکومت کی جانب سے کی جانے والی کاروائی پر ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ جمہوریت میں سیاسی انتقام کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اصولاً بات درست ہے لیکن عملاً پورے برصغیر کی جمہوریت اور سیاست یہی بتاتی ہے کہ جمہوریت کا یہ سارا کھیل صرف سیاسی انتقام کا کھیل بن کر رہ گیا ہے۔ ویسے ایل کے ایڈوانی کا جو امیج بن چکا ہے اس کی رُو سے انہیں کہنا چاہئے کہ جمہوریت میں سیاسی نہیں مذہبی انتقام کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً مسلمانوں سے انتقام۔۔ اور وہ بھی ان کے پرانے بادشاہوں کے اعمال کے نام پر انتقام۔

☆☆ رُکن قومی اسمبلی مفتی ابرار سلطان کی دینی مدرسہ کی ڈگری بی۔ اے۔ کے مساوی ثابت نہ ہونے پر ان کو رُکنیت سے نااہل قرار دے دیا (پشاور ہائیکورٹ کے الیکشن ٹریبونل کا فیصلہ)

☆☆ یہ دراصل متحدہ مجلس عمل کے ارکان کے لئے واضح سگنل ہے کہ وہ اپنی لائن آف ایکشن کا تعین کر لیں۔ اپنے بچوں کو امریکہ میں پڑھانے والے علماء ہوں یا انگریزی کے خلاف مہم چلاتے ہوئے خود انگریزی اسکول چلانے والے ایم۔ ایم۔ اے کے لیڈرز ہوں، انہیں حکومت کی طرف سے واضح سگنل مل گیا ہے کہ ان کو بی اے کے مساوی بنانے والے ان کی دینی مدرسوں کی ڈگریوں کو پھر سے غیر مساوی کر سکتے ہیں۔ ایم۔ ایم۔ اے کو طے کرنا ہوگا کہ وہ فوج کے ساتھ اپنا سابقہ طویل کردار برقرار رکھے گی یا پھر زمینی حقائق کا سامنا کرے گی۔ اگرچہ ایم۔ ایم۔ اے نے احتجاج کی ابتدا کر دی ہے لیکن کسی موڑ پر بھی کوئی تبدیلی آ سکتی ہے۔

☆☆ مغربی ممالک میں الٹرا ماڈرن خواتین و حضرات اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتے۔

(جنرل پرویز مشرف کا پی آئی کے طیارے سے سفر کرتے ہوئے بیان)

☆☆ جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ پاکستان کی بعض این جی اوز، انسانی حقوق کی تنظیمیں، اور الٹرا ماڈرن خواتین و حضرات مغربی ممالک میں اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتے۔ پاکستان کے عوام کی اکثریت دین سے وابستہ ہے لیکن بنیاد پرست نہیں ہے۔ جنرل پرویز مشرف کا بیان بہت متوازن ہے اور شاید کسی حد تک ایم۔ ایم۔ اے کو ساتھ ملانے کے لئے ایک مثبت سگنل بھی ہے۔ اب دیکھیں ایم۔ ایم۔ اے کونسا رستہ اختیار کرتی ہے۔

☆☆ **”سرمایہ داری نظام انسانی خواہشات کو مہمیز دینے والا نظام ہے۔ یہ انسان کی گھٹیا خواہشات کی تکمیل کرتا ہے اور یوں یہ نظام انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے۔۔۔انسان کی خواہشات کو کنٹرول کرنے والے دو نظام اس طویل عرصے میں سامنے آئے۔ ایک اسلام اور دوسرا کیمونزم۔ اسلام کچھ عرصے تک اپنی اصلی شکل میں موجود رہا بعد میں اسکی شکل مسخ کر دی گئی۔ کیمونزم 72 سال تک نافذ العمل رہا اسکے بعد اسکا وجود ہی ختم ہوگیا“ (عطاء الحق قاسمی کے کالم ”انسان سے معذرت کے ساتھ“ سے اقتباس)**

☆☆ یہ گہری علمی باتیں تھیں جو عمومی طور پر عطاء الحق قاسمی کے کالموں کے مزاج سے لگا نہیں کھاتیں۔اس کے باوجود مجھے اس کالم کو پڑھ کر خوشگوار حیرت ہوئی ہے۔عطاء کا تجزیاتی انداز علمی ہے۔مجھے یہاں صرف ایک وضاحت کرنی ہے کہ سوویت یونین کے انہدام کے باعث کیمونزم کو شدید دھکا تو پہنچا ہے لیکن یہ سمجھنا کہ کیمونزم ایک فکری تحریک کے طور پر ختم ہوگیا ہے، غلط فہمی ہے۔

☆☆ **شریف خاندان نے اصولوں پر کبھی سودے بازی نہیں کی۔(شہباز شریف کا بیان)**

☆☆ پاکستانی سیاست کا یہی تو المیہ ہے کہ الا ماشاء اللہ ہمارے سارے سیاستدانوں نے اصولوں پر نہیں بلکہ بے اصولیوں پر سودے بازیاں کی ہیں۔۔۔اصولوں پر سمجھوتے نہیں کئے۔، بے اصولیوں پر سمجھوتے کئے ہیں۔ جو کچھ شریف فیملی کے ساتھ ہو رہا ہے انسانی حوالے سے واقعتاً غلط ہے لیکن یہ خود شریف خاندان کے لئے غور کا مقام ہے کہ کہیں انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں بعض بے قصور اور مظلوموں کے ساتھ ایسے مظالم تو روا نہیں رکھے تھے جن کی سزا کے طور پر آج اس حال کو پہنچنا پڑا ہے؟

☆☆ **بیرون ملک بیٹھے ہوئے سیاسی لیڈروں نے اقوام متحدہ، دولت مشترکہ اور بڑے ملکوں کو خطوط لکھے کہ پاکستان کی امداد بند کر دی جائے۔ میں پوچھتا ہوں کیا یہ امداد پرویز مشرف کی جیب میں جاتی ہے؟ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ ملک و قوم کا فائدہ ہو۔**

(پیرس میں چوہدری شجاعت حسین کا اظہار خیال)

☆☆ بات تو چوہدری صاحب نے بڑے پتے کی کہی ہے۔ بے شک باہر سے ملنے والی یہ امداد جنرل پرویز مشرف صاحب کی جیب میں نہیں جائے گی۔البتہ جس ”ملک و قوم“ کے فائدے کی بات انہوں نے کی ہے اس کا تعین واضح ہونا چاہئے۔غالباً یہ وہی ”ملک و قوم“ ہے جس کے مجموعی طور پر اٹھارہ ارب روپے کے قرضے جنرل پرویز مشرف گزشتہ

تین برس میں معاف کر چکے ہیں۔اب بھی اسی ”ملک و قوم“ کا فائدہ ہوگا۔ پاکستان اور پاکستانی عوام کا حالِ زار تو ساری دنیا پر ظاہر ہے۔

☆☆ **اگر مولوی لوگ نہ سنبھلے تو ملک میں داڑھی آپریشن شروع ہونیوالا ہے۔(پیر پگارا شریف)**

☆☆ اخباری اطلاع کے مطابق پیر صاحب پگارا شریف نے اپنی رہائش گاہ پر صحافیوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے کسی بڑے ”داڑھی آپریشن“ کے خطرے کا احساس دلایا ہے۔انہوں نے اپنے مخصوص انداز سے پھلجھڑیاں چھوڑتے ہوئے کہا کہ اگر مولوی حضرات نہیں سنبھلے تو پھر حجاموں کی دوکانوں کے باہر لمبی لائن لگے گی۔بہت سے لوگ داڑھیاں صاف کرائیں گے۔میری کوشش ہے کہ اس آپریشن کے دوران مولانا نورانی کی داڑھی بچ جائے۔۔۔اگرچہ یہ ساری باتیں مذاق میں کہی گئی ہیں تاہم اس سے یہ امکان ضرور سامنے آ گیا ہے کہ ایم۔ایم۔اے نے اپنی طاقت کے بنیادی ماخذ (فوج) سے سمجھوتہ نہ کیا اور احتجاجی سیاست کو آگے لے جانے کی کوشش کی تو امرتسر کے بلیو سٹار آپریشن کی طرح یہاں بھی کوئی ”داڑھی آپریشن“ ہوسکتا ہے۔

☆☆ **مولوی صاحبان اپنی جیب سے حجاموں کو پیسے دینے والے ہیں۔ جس جس کی موت لکھی ہے وہ آئے گی۔سزائیں بھی ہوں گی اور بامشقت سزائیں ہوں گی۔اور ان سزاؤں کے دوران پھر واقعی مشقت لی جائے گی۔ (پیر پگارا شریف کی مزید گل افشانیاں)**

☆☆ پیر پگارا کی ان باتوں سے بہت سی باتیں یاد آ رہی ہیں۔ایک بار مولانا عبدالستار نیازی گرفتاری سے بچنے کے لئے شیو کرا رہے تھے۔غالباً آدھی شیو کے دوران ہی پکڑے گئے تھے۔۔۔۔پھر ایک اہم جمعیۃ کے مرکزی رہنما کا نام مولانا ڈیزل کے طور پر بھی لیا جاتا ہے۔اور ایک امریکہ مخالف جماعت کے امیر کے اپنے بچے امریکہ میں پڑھتے ہیں۔بے نظیر کے زمانے کا مولانا ڈیزل کا ایک قصہ ہے کہ انہوں نے کسی کام کی منظوری کے لئے ایک پارٹی سے تین کروڑ روپے کمیشن کا سودا کیا۔بے نظیر سے کہا کہ یہ منظوری دے دیں۔انہوں نے منظوری دے دی۔جیسے ہی آصف زرداری کو اس کا علم ہوا، انہوں نے منظوری کینسل کرا دی۔اس پر مولانا ڈیزل شدید خفا ہوئے۔بلکہ ”اپوزیشن“ کا کردار ادا کرنے لگے۔وہی سودا بعد میں زرداری نے اپنے توسط سے کرایا۔سودا کرانے کے بعد مولانا ڈیزل کو بلایا اور انہیں تین کروڑ کا تحفہ عنایت کر دیا۔مولانا پھر حکومت کی حمایت میں آ گئے۔اور اصل چکر کیا تھا؟ آصف علی زرداری نے وہ سودا سولہ کروڑ روپے کمیشن لے کر کیا تھا۔مولانا تین کروڑ پر راضی۔۔۔باقی رقم زرداری کی جیب میں۔لہٰذا اگر بامشقت سزاؤں کا ذکر ہونے لگا ہے تو وائٹ کالر جرائم تو بہرحال موجود ہیں۔

☆☆ **جھارکھنڈ میں دوخواتین کوجادوگرنی ہونے کےشبہ میں زندہ جلادیا گیا۔(اخباری خبر)**

☆☆انڈیا کےصوبہ جھارکھنڈ کےایک گاؤں میں جادوگرنی ہونے کےشبہ کےالزام میں گاؤں کےلوگوں نے دو خواتین کوزندہ جلادیا۔ یہ المناک خبر یورپ کےاس دور کی یاددلاتی ہے جب یہاں بھی ایسی انسانیت سوز کاروائیاں کی جاتی تھیں۔ جادوگرنی ہونے کےشبہ میں یاالزام میں خواتین کوزندہ جلادیا جاتا تھا۔اس سے لگتا ہے کہ ہم لوگ واقعی مغربی دنیاسےصدیوں پیچھے ہیں۔

☆☆ **امریکہ کوایران میں ہونے والےمظاہروں اوراس کےاندرونی معاملات میں براہِ راست ملوث نہیں ہوناچاہئے۔ (امریکی وزیرخارجہ کولن پاول کابیان)**

☆☆اگرچہ صدربُش کےانتہاپسند ساتھی انہیں ایران سمیت دنیا کے ہر پھٹے میں ٹانگ اَڑانے کامشورہ دینے پر تلے ہوئے ہیں لیکن ان کے وزیرخارجہ نے انہیں بجاطور پرمشورہ دیا ہے کہ امریکہ ایران کے معاملے سے الگ ہی رہےتو بہتر ہے۔دیکھیں اب امریکہ کےانتہاپسند حلقے کیارنگ اختیار کرتے ہیں!

☆☆ **اترپردیش ودھان سبھاکےدومسلم اراکین نےشادی کرلی۔ (اخباری خبر)**

☆☆فلم اورٹی وی سے وابستہ شخصیات کی شادیوں کی خبرتو معمول کی بات ہوچکی ہےلیکن ایک ہی وقت میں برسر اقتدار پارٹی سےتعلق رکھنے والے ارکان اسمبلی کی شادی ہونا کبھی کبھار ملنے والی خبر ہے۔اترپردیش کی صوبائی اسمبلی ہنگامہ خیزی میں خاصی شہرت رکھتی ہےلیکن اس بار وہاں سے یہ اچھی خبرآئی ہے کہ اسمبلی کی خاتون رکن محترمہ غزالہ صاحبہ اوراسمبلی کے رکن چودھری بشیر صاحب نے شادی کرلی ہے۔غزالہ صاحبہ کے تین بچے ہیں اوران کے پہلے شوہر بھی اسمبلی کےممبر تھے۔ان کی وفات کے بعدانہیں کی سیٹ پرغزالہ صاحبہ نے الیکشن لڑااورکامیابی حاصل کی۔میں اپنی طرف سے بھی اوراپنے اردوستانی دوستوں کی جانب سے بھی نئے شادی شدہ جوڑے کومبارک باد دیتاہوں!

☆☆ **پاکستان میں تعلیم،صحت،بجلی،عدلیہ،میں کرپشن کی شرح ۹۲ سے ۹۸ فیصد تک۔۔۔جبکہ لینڈ ایڈ منسٹریشن ٹیکس وصولی اور پولیس کےمحکموں میں سو فیصد کرپشن چل رہی ہے۔قومی تعمیرِنَو بیوروکی جانب سےمنعقدہ سیمینار میں عالمی بنک کے کنٹری ڈائریکٹر جان وال کےاعدادوشمار۔**

(اخباری رپورٹ)

☆☆جان وال نے اس خوفناک کرپشن کےاعدادوشمار۲۰۰۲ء کی ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل رپورٹ کےحوالے سے

پیش کی ہے۔افسوس صرف یہ ہے کہ جنرل پرویزمشرف جوکرپشن کےخاتمہ کےدعوے کرتے تھےوہ سب غلط نکل رہے ہیں۔جس ملک میں اتنی کرپشن ہو،اس ملک کااللہ ہی حافظ ہے۔کہاجاسکتا ہے کہ ملک کےآوے کاآواہی بگڑاہواہے جنرل صاحب بھی کیاکریں؟لیکن یہ جوازاس لئے اب اہم نہیں رہا کہ جنرل پرویزمشرف صاحب ہی کے دوربابرکات میں یتیم اورمسکین سیاستدانوں،صنعتکاروں اوردیگرمستحقین کے اٹھارہ ارب روپے کےقرضےمعاف کئے جاچکے ہیں۔ایک صحافی نے بجاطور پراس حوالے سے''داداجی کی فاتحہ حلوائی کی دوکان پر'' کی پھبتی کسی ہے۔ ایک ملک بدرسیاسی رہنمانےبھی کبھی دعویٰ کیاتھا کہ ہم برسراقتدارآ کر بیرون ملک امداد لینے والاکشکول توڑدیں گے۔واقعی انہوں نے کشکول توڑ دیا۔۔لیکن پھرجھولی پھیلا کر بیرونی ممالک سے امداد مانگتے پھرتے تھے۔۔۔۔۔اب جنرل صاحب امریکہ سے بھاری امدادلےکرآئے ہیں۔دیکھیں اس بار''طبقہ اشرافیہ'' کے کن یتیموں اورمسکینوں کولوٹ مارمیں حصہ ملتا ہے!

☆☆ **پاکستان میں اے آرڈی نےگرینڈ الائنس کی طرز پرتمام سیاسی جماعتوں کےاتحاد پرغورشروع کردیا۔نوبزادہ نصراللہ خان کی قیادت میں بےنظیر بھٹواورنوازشریف کوباعزت طور پروطن واپسی لانے کامطالبہ۔ (اخباری خبر)**

☆☆ہمارے نوبزادہ نصراللہ خان بابائے جمہوریت ہیں۔جمہوریت کی بحالی کے لئےتحریک چلاتے ہیں۔برسرِ اقتدارٹولہ رخصت ہوجائے توجمہوریت کے اگلے تقاضوں کوچھوڑکرگھرجابیٹھتے ہیں۔آپ بےنظیر بھٹواورنواز شریف دونوں کےخلاف تحریک کی قیادت فرماچکے ہیں اوراب آپ ہی کی قیادت میں دونوں کی باعزت وطن واپسی کی تحریک چلانے کامنصوبہ بن رہاہے۔اگران کی یہ تحریک کامیاب ہوگئی توعین ممکن ہےاگلے چند برسوں میں وہ ایک نئی تحریک شروع کردیں جس میں بےنظیر بھٹو،نوازشریف اورپرویزمشرف کی باعزت وطن واپسی کامطالبہ کیا جارہاہو۔یہ لطیفہ بھی ہےاور ہماری قومی سیاست کاالمیہ بھی!۔۔بہرحال نوابزادہ نصراللہ خان جیسے بزرگ کادَم پاکستانی جمہوریت کے لئےغنیمت ہیں۔

۱۳رجمادی الاول ۱۴۲۴ھ۔۔۱۴رجولائی ۲۰۰۳ء

☆☆ **عراق پرامریکی حملہ کےدوران امریکہ کی فوجی خاتون جیسکالنچ کی ہسپتال سےعراقیوں سے رہائی کی خبر سراسرڈرامہ تھی۔امریکی فوج کی رپورٹ میں اعتراف۔**

(اخباری خبر)

☆☆عراق پر امریکہ کے غیر قانونی، غیر اخلاقی اور غیر انسانی حملہ کے دوران مغربی پریس میں یہ چرچا کیا گیا تھا کہ عراقیوں نے ایک امریکی فوجی خاتون کو زخمی حالت میں گرفتار کر کے ایک ہسپتال میں رکھا ہوا ہے۔ پھر امریکہ کی ''بہادر فوج'' نے یلغار کر کے جیسکا کو رہائی دلائی تھی۔ عراقیوں کی طرف سے تب بھی اس خبر کو جھوٹ قرار دیا گیا تھا۔ اب عراقیوں کی بات سچ ثابت ہوگئی ہے۔ امریکہ کی اپنی رپورٹ کے مطابق امریکی ٹینک کسی عراقی گاڑی سے ٹکرا گیا تھا جس سے خود دو امریکی فوجی خواتین شدید زخمی ہوگئی تھیں۔ عراق پر وحشیانہ بمباری کرنے والے امریکیوں کی ان دو خواتین کو کسی امریکی فوجی نے نہیں بلکہ عراقی عوام نے ہسپتال میں پہنچایا تھا۔ ایک خاتون وہاں فوت ہوگئیں جبکہ دوسری کو بچا لیا گیا۔ تب اسی خاتون کو ہسپتال سے شرافت سے لے آنے کے بجائے امریکیوں نے کسی کمانڈو آپریشن طرز کا ڈرامہ کر کے اپنی ''بہادری'' کا چرچا کرایا تھا۔ اب خود ہی اپنی اس ''بہادری'' کی اصلیت بتا کر اصل حقیقت کا اعتراف بھی کر لیا ہے۔

☆☆ اپوزیشن نے قومی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس لے لی۔

(اخباری خبر)

☆☆لگتا ہے پیر پگارا کی حاموں والی پیش گوئی نے ایم۔ایم۔اے کو محتاط کر دیا ہے۔ اسی کے نتیجہ میں وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی کی مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ ایک ملاقات ہوئی ہے اور اس سے بہت ساری غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں۔ بہر حال لگتا ہے کہ اب ایم۔ایم۔اے والے پیپلز پارٹی اور نون لیگ کی بجائے فوج اور موجودہ حکومت کے ساتھ مل جل کر چلنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

☆☆ مفتی ابرار سلطان کی مدرسہ کی ڈگری کے خلاف پشاور ہائیکورٹ الیکشن ٹریبونل کے فیصلہ کو معطل کرتے ہوئے، ان کی قومی اسمبلی کی رکنیت بحال کر دی گئی۔ کیس کی مزید سماعت ستمبر میں ہوگی۔

(سپریم کورٹ کا فیصلہ)

☆☆ یہ تو پتہ نہیں کہ اس فیصلے کو عدلیہ کی آزادی کا سمجھا جائے یا ایم ایم اے اور حکومت کے درمیان کسی سمجھوتے کا نتیجہ سمجھا جائے۔ کیونکہ پہلے ڈپٹی اسپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس لی گئی۔ اس کے ساتھ مفتی ابرار سلطان نے یکا یک سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی اور دوسرے دن ہی سرعت کے ساتھ سپریم کورٹ نے اصل کام بھی کر ڈالا۔۔۔ تاہم جو بھی ہوا تازہ صورتحال کے مطابق بہتر ہی ہوا ہے۔ جنرل پرویز مشرف صاحب کو اندرون ملک غیر ضروری سیاسی محاذ آرائی سے نجات مل جائے گی اور ایم ایم اے کے ارکان کی مدرسوں والی ڈگریاں چیلنج ہونے سے بچ گئیں۔ اگر سب کچھ طے شدہ طریق سے ہوتا رہا تو میدان ایک بار پھر جنرل پرویز مشرف مار گئے۔

☆☆ سعودی عرب میں نو بیاہتا دلہن پہلی رات اپنے شوہر کو دیکھتے ہی بیہوش ہوگئی۔(عرب نیوز)

☆☆سعودی عرب کے اخبار عرب نیوز کے حوالے سے دی جانے والی اس خبر کے مطابق دلہن کے ذہن میں اپنے خوابوں کے شہزادے کا ایک تصور تھا۔ شادی کی پہلی رات اس کا گھونگٹ اٹھانے والا اس کا دولہا اس کی توقع سے بہت کم نکلا۔ چنانچہ وہ صدمے سے یا خوف سے بے ہوش ہوگئی۔ لڑکی نے طلاق لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دراصل سعودی عرب میں ابھی تک شادی کا روایتی انداز چل رہا ہے، اس لئے یہ خبر روایتی شادیوں کے معمول کے مطابق ہے۔ شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھے بغیر ہونے والی شادیوں میں اکثر ایسا ہی ہوتا تھا کہ گھونگٹ اٹھانے کے وقت جب دولہا، دولہن ایک دوسرے کو دیکھتے، یا دلہن کی چیخ نکل جاتی تھی یا دولہا کی چیخ نکل جاتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود طلاق تک نوبت کم ہی پہنچتی تھی۔ رو دھو کر صبر کر لیا جاتا تھا۔ یوں ایک صابر، ایک شاکر دونوں جنتی ہو جاتے تھے۔ آج کل تو پسند کی شادی کے باوجود طلاقوں کی شرح بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

☆☆ سوڈان ائیرویز کا ایک طیارہ اندرون ملک پرواز کے دوران گر کر تباہ ہوگیا۔۱۱۶ افراد ہلاک ہو گئے۔ صرف ایک معصوم دوسالہ بچی محفوظ رہی۔ (اخباری خبر)

☆☆ ایسے مواقع پر اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے!

☆☆ افغانستان میں پاکستانی سفارت خانے پر ہجوم کا حملہ۔۔۔حامد کرزئی کی جانب سے فوری طور پر جنرل پرویز مشرف کو طویل فون کر کے معذرت۔ یہ پاکستان کے دشمنوں کی نہیں بلکہ افغانستان کے دشمنوں کی کارروائی ہے۔۔۔اصل مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کی یقین دہانی۔

(اخباری خبر)

☆☆دراصل ایک دو دن پہلے حامد کرزئی نے خود پاکستان کے خلاف ایک زہریلا بیان دیا تھا۔ اس پر حکومت پاکستان کی جانب سے باضابطہ طور پر افغان حکومت کو اطلاع دی گئی تھی کہ اس کے نتیجہ میں پاکستانی سفارتخانے پر حملہ ہو سکتا ہے۔ اب حامد کرزئی معذرتیں کرتے پھرتے ہیں۔ اور سفارتی عملے کی حفاظت کی یقین دہانیاں کرا رہے ہیں۔ لیکن حامد کرزئی بھی کیا کریں۔ کسی سفارتخانے کی حفاظت وہ خاک کرا سکیں گے۔ وہ تو اپنی حفاظت کے لئے افغان گارڈز کو ساتھ نہیں رکھتے۔ امریکی کمانڈوز ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ سارا کھیل تو خود امریکہ کا رچایا ہوا ہے۔

☆☆ **قومی اسمبلی کے اجلاس میں مسلم لیگ نون کے رکن خواجہ محمد آصف نے اپنی طرف سے اور میاں نواز شریف کی طرف سے اس امر پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے معافی مانگی ہے کہ انہوں نے گیارہ سال تک ایک فوجی آمر جنرل ضیاع الحق کی حمایت کی اور اس کا ساتھ دیا۔**

(اخباری خبر)

☆☆ یہ پاکستان کے بعض سیاسی لیڈروں کی سوچ میں بہتر تبدیلی کا اشارہ ہوسکتا ہے۔لیکن مناسب ہوگا کہ نواز شریف اوران کے ساتھی گیارہ برسوں میں جنرل ضیاع الحق کے دور میں ناجائز فوجی سرپرستی سے جو جائیدادیں بنا چکے ہیں وہ بھی قوم کو لوٹا دیں۔وگرنہ ایسی شرمندگی اور معافی بامعنی نہیں رہے گی۔ پھراس کے بارے میں فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ یہ اظہار ندامت موجودہ فوجی قیادت سے بالکل مایوسی کا اظہار ہے یا واقعی جمہوری سوچ کے توانا ہونے کے نتیجہ میں ایسا کیا گیا ہے۔

☆☆ **حلوہ کھانے والوں کو تیتر ،مرغ اور بٹیر ہضم نہیں ہو رہے۔(پیر صاحب پگارا شریف)**

☆☆ لگتا ہے پیر صاحب پگارا شریف ایک بار پھر فارم میں آ رہے ہیں۔کنگری ہاؤس میں محمد اشرف قریشی سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے مولوی حضرات کے بارے میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ان کا یہ جملہ بلاشبہ معرفت کے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔''عرفانِ حلوہ'' کے جلوہ سے محروم ہو جانے والوں کو تیتر ،مرغ اور بٹیروں کی فراوانی نے شاید احساسِ زیاں سے بھی محروم کر دیا ہے۔

اسی موقعہ پر انہوں نے یہ بھی کہا کہ چھوٹے میاں (میاں نواز شریف) کو ایجنسیوں نے خود تیار کیا تھا،ان پر دس سال تک محنت کی تھی لیکن پھر خود ہی ان کو دیس نکالا دے دیا۔پیر پگارا کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہونے والی کسی نئی تبدیلی کے پس منظر سے واقف ہو گئے ہیں۔

☆☆ **اسرائیل کے حوالے سے سابق صدر رفیق تارڑ،صدیق الفاروق،جنرل حمید گل اور جنرل اسلم بیگ کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات۔(اے۔آر۔وائی چینل کی رپورٹس)**

☆☆ جنرل ضیاع الحق کے بارے میں کئی بار یہ خبر آتی رہی تھی کہ وہ خفیہ طریقے سے اسرائیلی حکومت کے ساتھ رابطے میں تھے۔اب ان کی باقیات کے حوالے سے انوکھی خبریں سامنے آئی ہیں۔(ان کی موثر تردید ہونے تک ان کو جھٹلانا مشکل ہے)اکتوبر ۱۹۹۸ء میں جناب رفیق تارڑ نے ترکی کی ایک سرکاری تقریب میں اسرائیلی صدر کے ساتھ ملاقات کی تھی۔۔۔۔۔اگست ۱۹۹۷ء میں اسرائیلی اخبارات میں یہ رپورٹس شائع ہوئیں کہ پاکستان کے مذہبی رہنماؤں کا ایک وفد اسرائیل کے دورے پر ہے۔(ایک مولانا اعتراف کر چکے ہیں کہ شہباز شریف کے ایماء پر انہوں نے اسرائیل کا دورہ کیا تھا)۔ستمبر ۱۹۹۷ء میں جنرل اسلم بیگ کا بیان شائع ہوا کہ اسرائیل کو تسلیم کر لینا چاہئے۔۔۔اسی مہینے نواز شریف کے قریبی ساتھی اور مسلم لیگ کے سیکریٹری اطلاعات صدیق الفاروق کا بیان آیا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔۹ر جولائی ۲۰۰۳ء کو اے آر وائی چینل سے جنرل نصیر اللہ بابر کا ایک انٹرویو نشر ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ جب جنرل حمید گل آئی ایس آئی کے چیف تھے تب انہوں نے بینظیر بھٹو سے الگ ملنے کی خواہش کی۔چنانچہ جنرل نصیر اللہ بابر کی موجودگی میں الگ ملاقات ہوئی تو جنرل حمید گل نے انہیں کہا کہ ان کے پاس اسرائیل کے وزیرِ اعظم کا خط ہے تا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے پر بات چیت شروع کی جا سکے۔اگر یہ ساری خبریں درست ہیں تو پھر سارے متشدد علماء اور انتہا پسند سیاسی لیڈروں سے اتنا کہنا ہے کہ قوم کو مزید مشتعل اور گمراہ نہ کریں۔قوم کے حال پر رحم کریں۔

☆☆ **۱۰ر جولائی کو اے آر وائی چینل پر سابق صدر رفیق تارڑ نے اسرائیل کے حوالے سے لگائے جانے والے الزامات سے یکسر انکار کر دیا،رفیق تارڑ کے بقول ان کے خلاف پروپیگنڈہ قادیانی سازش تھی۔**

☆☆ اگرچہ سابق صدر رفیق تارڑ نے خود پر لگنے والے الزامات سے شدت کے ساتھ انکار کیا ہے۔لیکن جب رفیق تارڑ نے یہ کہا کہ ان کے خلاف سازش قادیانی لابی نے کی ہے تو صاف لگ رہا تھا کہ کوئی پرانے زمانے کا مولوی ''گنڈا سنگھ کے وہابی'' ہو جانے کا اعلان کر رہا تھا۔یہ المناک لطیفہ ہمارے مذہبی انتہا پسندوں کے رویوں کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔اس وقت رفیق تارڑ کے خلاف جس اخبار نے خبر کو سب سے زیادہ نمایاں کر کے شائع کیا ہے وہ رفیق تارڑ سے کہیں بڑھ کر ''اینٹی قادیانی'' ہے۔پھر وہ احمدیوں کا آلۂ کار کیسے بن گیا؟ یہ مانا جا سکتا تھا کہ رفیق تارڑ کے خلاف کوئی شرارت ہوئی ہوتی۔وہ اس کا سنجیدگی سے جواب دیتے۔لیکن اس میں سے قادیانی سازش نکال لانا انتہائی بے ہودہ بہانہ ہے۔آخر احمدیوں کے لئے رفیق تارڑ کونسی ایسی توپ چیز تھے کہ وہ ان کے خلاف ایسے شوشے چھوڑتے؟ انہیں چاہئے کہ وہ واضح کریں کہ ترکی کے جس سفر میں وہ گئے تھے وہاں ان دنوں کسی سرکاری تقریب میں اسرائیلی صدر شامل ہوئے تھے یا نہیں؟ اگر اس بات کی ٹھوس ثبوت کے ساتھ تردید ہو جائے تو کسی نام نہاد ''قادیانی سازش'' کا راگ الاپنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

☆☆ **مولانا ڈاکٹر اسرار احمد کے ایک تازہ مضمون سے اقتباس۔۔۔''۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو قائدِ اعظم نے رائٹر نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:فلسطین کے بارے میں ہمارے موقف کی وضاحت اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سربراہ محمد ظفر اللہ خان نے کر دی ہے۔''(اسرائیل نامنظور کیوں؟**

دوسری قسط۔ازڈاکٹراسراراحمد۔نوائے وقت ۔۱۲جولائی ۲۰۰۳ء)

☆☆ رفیق تارڑ صاحب اپنی اسرائیلی صدر کے ساتھ کسی مبینہ ملاقات کے چرچے سے جان چھڑانے کے لئے اس الزام کو ''قادیانی سازش'' قرار دیتے ہیں لیکن پاکستان کی تاریخ سے یہ انوکھا صفحہ مولانا ڈاکٹر اسرار احمد نے پیش کر دیا ہے کہ جب اسرائیلی ریاست بنی تھی تب جماعت احمدیہ کی نامور شخصیت محمد ظفراللہ خان اقوام متحدہ میں پاکستان کا موقف شد و مد کے ساتھ بیان کر رہے تھے اور قائداعظم ان کے بیان کو اپنا موقف قرار دے رہے تھے۔مذہبی معاملات اور اختلافات اپنی جگہ بجا لیکن اچھے رہنما کا فرق قائدِاعظم اور رفیق تارڑ ان دونوں کے بیانات کے انداز سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔قائدِاعظم مردمومن تھے۔رفیق تارڑ نرے مولانا نکلے۔اور دونوں کا فرق بقول علامہ اقبال ؎

دین مومن فی سبیل اللہ جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد

☆☆ **جنرل حمید گل کی جانب سے اسرائیل کو تسلیم کرنے والے الزام کی سخت الفاظ میں تردید کے ساتھ جنرل نصیراللہ بابر کے خلاف شدید غم وغصہ کا اظہار۔**

☆☆ جنرل حمید گل نے اے آر وائی چینل پر جواب دیتے ہوئے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے خود پر لگنے والے الزام کی سختی سے تردید کرتے ہوئے جنرل نصیراللہ بابر کو جی بھر کر برا بھلا کہا ہے۔بلکہ ایک طرح سے کوسا ہے۔انہوں نے جس انداز سے اپنی صفائی دی ہے اس کے بعد لازم ہو جاتا ہے کہ ایک بار پھر جنرل نصیراللہ بابر سے انٹرویو کیا جائے اور پھر خود بےنظیر بھٹو سے بھی اصل بات پوچھ لی جائے۔یہ مسئلہ اور اس پر بحث ابھی آگے چلے گی۔۔(اور لیجئے)۔۔۔گیارہ جولائی کو پھر نصیراللہ بابر سے انٹرویو کیا گیا ہے اس میں انہوں نے اپنے پہلے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اس ملاقات میں ہونے والی بات کے بارے میں محترمہ بےنظیر صاحبہ سے تصدیق کی جا سکتی ہے۔

☆☆ **اصول کی بات یہ ہے کہ ہماری فوج کو صرف اپنے ملک کے دفاع اور سلامتی کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہئے۔یہ نہیں کہ جنرل حمید گل فوج میں شامل ہوں تو وہ امریکہ کی ڈھال کیا تلوار بھی بنی رہے تو درست اور وہ فوج سے ریٹائر ہو جائیں تو امریکہ کی ڈھال بننا گناہ کبیرہ۔اگر امریکہ کی ڈھال بننا پاک فوج کے لئے غلط ہے تو سب سے پہلے جنرل حمید گل کو چاہئے کہ وہ اپنے عمل کی مذمت**

کریں۔ورنہ جو کچھ وہ خود کرتے رہے ہیں اسی کی وجہ سے دوسروں پر انگشت نمائی کم از کم انہیں زیب نہیں دیتی۔

(نذیر ناجی کے کالم سویرے سویرے (دیگراں رانصیحت) کا آخری پیراگراف)

☆☆ نذیر ناجی نے بہت عمدہ اور مدلل کالم لکھا ہے۔جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ کس طرح سوویت یونین کے خلاف گوریلا جنگ کے ناظم اعلیٰ یہی جنرل حمید گل تھے۔تب اسرائیل سے پوری طرح رابطہ رہا۔مختلف طریقوں سے اسرائیلی افراد پاکستان آ کر ہمارے دفاعی ماہرین سے ملتے رہے۔اسرائیل سے اسلحہ آتا رہا جو پاکستان کی فوج کے ذریعے افغانستان جاتا رہا۔اس کے علاوہ بھی نذیر ناجی نے متعدد شواہد کی بنیاد پر جنرل حمید گل کے موقف کو تضاد کا شکار دکھا دیا ہے۔اگر جنرل حمید گل جیسے جرنیلوں نے سابق سوویت یونین کے خاتمے کے لئے امریکیوں اور اسرائیلیوں کا آلۂ کار بن کر ''گل'' نہ کھلایا ہوتا تو آج عالمِ اسلام اور عالمِ انسانیت امریکہ کے ہاتھوں ذلت کے یہ دن نہ دیکھتا۔یہ سب سوویت یونین کی شکست وریخت کا زہریلا پھل ہے۔جسے نہ چاہتے ہوئے بھی کھانا پڑے گا۔

☆☆ **بےنظیر اور آصف زرداری کے بیٹے بلاول کی سیاست میں آمد کا امکان۔(اخباری اطلاع)**

☆☆ خبر کے مطابق بلاول کو اس امر کے لئے تیار کیا جا رہا ہے کہ وہ کسی پبلک جلسہ میں ''جذباتی تقریر'' کے ساتھ اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کرے۔اس خبر کے کئی ملے جلے مثبت اور منفی پہلو ہیں۔ہمارے جنوبی ایشیائی مزاج میں بت پرستی اور پیر پرستی کا رویہ نسلاً چلتا ہے اور اسی میں ہمیں ذہنی سکون ملتا ہے۔اُدھر انڈیا میں بھی لوگ باگ راجیو گاندھی کے بچوں راہول اور پریانکا کی سیاست میں آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔اس کے باوجود پاکستان میں بلاول کی سیاست میں آمد کئی لحاظ سے فطری ہوگی۔نواز شریف جیسے لوگ اگر سیاستدان بن سکتے ہیں جو فوج نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح تیار کئے تھے تو بلاول کی سیاست میں آمد تو کئی بامعنی جواز رکھتی ہے۔اپنے نانا ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے سے، اپنی والدہ بےنظیر کے حوالے سے اور اب تمام تر الزامات کے باوجود اپنے والد آصف زرداری کی استقامت کے حوالے سے سیاست ان کے مزاج کا حصہ ہے۔وہ نواز شریف سے کہیں زیادہ اور جینوئن سیاستدان بن سکتے ہیں۔میری طرف سے بلاول کی سیاست میں آمد کا پیشگی خیر مقدم!

☆☆ **صدر بُش نے عراق پر افریقہ سے یورینیم حاصل کرنے کا جو الزام لگایا تھا وہ اس وقت تک کی معلومات کے لحاظ سے درست تھا۔اُس وقت جو بھی معلومات دستیاب تھیں اُن کی روشنی میں صدر بُش کا بیان اتنا بھی غلط نہیں تھا۔بس ایسا ہوا کہ یہ بیان دینے کے بعد ہمیں جو معلومات حاصل ہوئیں**

ان سے ثابت ہو گیا کہ بیان درست معلومات پر مبنی نہیں تھا۔اور ہم نے اپنی غلطی بھی تسلیم کر لی۔
(امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کی افریقہ میں صحافیوں سے بات چیت)

☆☆ جناب آپ جو بھی کہہ دیں وہی سچ ہے۔آپ کا پہلا بیان بھی سچ تھا اور اب اس کے برعکس بیان بھی سچ ہے۔ایسا ہی آگے اب جو ایران کے ساتھ کرنے کے لئے آپ لوگ کھیل رچا رہے ہیں وہ بھی سب سچ ہی ہو گا۔۔۔اور مزید جو ملک آپ کا تختۂ مشق بنیں گے ان پر آپ کے سارے الزام بھی سچ ہی ہوں گے۔بعد میں آپ اپنی غلطی تسلیم کر لیں گے تو وہ بھی سچ ہو گا۔سچ تو یہ ہے کہ آپ بہت ہی سچے لوگ ہیں۔۔

دن فرمائیں آپ تو دن ہے،رات کہیں تو رات
یوں بھی سچی،یوں بھی سچی آپ کے منہ کی بات

☆☆ آسٹریلیا کے وزیر اعظم جان ہاورڈ نے عراق پر امریکی حملہ میں شمولیت کی غرض سے ملکی پارلیمان کو گمراہ کرنے پر قوم سے معافی مانگ لی۔ (اخباری خبر)

☆☆ جب عراق پر امریکی حملہ ہونے والا تھا اور دنیا بھر میں اینگلو امریکی جارحیت کے خلاف مظاہرے ہو رہے تھے تب آسٹریلیا میں ایک زبردست احتجاجی مظاہرے میں عوام نے جان ہاورڈ کا کارٹون ایک کتے کے روپ میں بنایا تھا جس پر جان ہاورڈ کا چہرہ لگایا گیا تھا اور اس کتے کے پٹے کی زنجیر جونیئر بُش کے ہاتھ میں دی ہوئی تھی۔۔۔جان ہاورڈ کس بات کی معافی مانگ رہے ہیں؟ان کی ساری قوم جانتی ہے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ اصل کھیل کیا تھا اور اس میں آسٹریلیا کا کیا کردار تھا۔

۲۰ر جمادی الاول ۱۴۲۴ھ۔۔۲۱ر جولائی ۲۰۰۳ء

☆☆ امریکی خفیہ ادارے سی آئی کے ڈائریکٹر جارج ٹینٹ نے اعتراف کیا ہے کہ ان کی جانب سے صدر بُش کو عراق کے ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں غلط معلومات فراہم کی گئی تھیں۔ان کے اس اعتراف کے باوجود صدر بُش نے کہا ہے کہ انہیں سی۔آئی۔اے اور اس کے سربراہ جارج ٹینٹ پر پھر بھی پورا اعتماد ہے۔ (اخباری رپورٹس)

☆☆ اصل کھیل یہ ہے کہ تمام تر کوششوں کے باوجود سی۔آئی۔اے عراق سے کوئی مہلک ہتھیار یا اس کے آثار برآمد کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔اس کے نتیجہ میں امریکہ کے ''بہانۂ بسیار'' پر انگلیاں اٹھنے لگی ہیں تو سی آئی اے

کے سربراہ نے سارا الزام اپنے سر لے لیا ہے۔یہ ویسے ہی ہے جیسے گاؤں کا نمبردار خود ہی کوئی واردات کراتا ہے اور پھر اپنے کسی پالتو ملازم سے اس کے ارتکاب کا اعتراف کرا کے خود نیک پاک بنا رہتا ہے۔صدر بُش نے بجا طور پر سی آئی اے اور اس کے سربراہ پر پھر بھی اعتماد کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس نے جو غلط رپورٹ دی تھی امریکی صدر کی خواہش کے مطابق دی تھی،اسی لئے تو جونیئر بُش کا اس پر اعتماد قائم ہے۔اصولاً تو یہ اعتماد پہلے سے بھی بڑھ جانا چاہئے۔

☆☆ موجودہ حالت میں عراق میں انڈین فوجی دستے نہیں بھیجے جا سکتے۔اقوام متحدہ کے واضح مینڈیٹ کے بعد ہی ایسا کوئی قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔
(انڈیا کی کابینہ کی سلامتی کمیٹی کے اجلاس کا فیصلہ)

☆☆ یہ بہت جرأت مندانہ فیصلہ ہے۔کاش پاکستان کی حکمران بہادر فوج بھی اپنے اندر کچھ جرأت اور ہمت پیدا کر سکے۔پاکستانی فوج تو ابھی اپنے مختلف اقدامات پر یوٹرن لینے میں ہی لگی ہوئی ہے۔

☆☆ انڈیا کی طرف سے عراق میں بھارتی فوج بھیجنے کی درخواست مسترد کرنے پر امریکہ کا شدید اور دھمکی آمیز ردعمل۔ (اخباری رپورٹ)

☆☆ جب انڈیا نے عراق میں بھارتی فوج نہ بھیجنے کی امریکی درخواست مسترد کی تھی تب پہلے پہل وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے اپنی طرف سے عالی ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس سے ہمارے معمول کے تعلقات میں فرق نہیں پڑے گا۔۔۔لیکن اب نہ صرف امریکہ میں بھارتی سفیر کو طلب کر کے امریکی تشویش سے آگاہ کیا گیا ہے بلکہ یہ بھی باور کرا دیا گیا ہے کہ مختلف شعبوں میں امریکہ اور انڈیا کا تعاون متاثر ہو سکتا ہے۔دیکھیں اب بھارتی قیادت کس حد تک اپنے موقف پر قائم رہتی ہے!

ویسے اگر بھارتی حکومت ہمت سے کام لے کر تبت کی طرح کشمیر کا بھی منصفانہ بلکہ اس سے بڑھ کر فراخدلانہ اور جرات مندانہ فیصلہ کر لے تو نہ صرف برِصغیر کے خطرناک اشوز ختم ہو جائیں گے بلکہ امریکہ کے لئے جنوبی ایشیا میں گھات لگانے کا کوئی رستہ ہی نہیں رہے گا۔

☆☆ فرانس،جرمنی،بھارت اور روس کے بعد پاکستان نے بھی عراق کے لئے اپنی فوج بھیجنے سے انکار کر دیا۔ (امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر کا بیان)

☆☆ انڈیا کی طرف سے عراق میں فوج بھیجنے کی درخواست مسترد ہونے کے بعد پاکستان کے لئے بہت مشکل ہو

گیا تھا کہ وہ امریکہ کی فرمانبرداری میں اپنی فوج عراق بھیج دے۔اس لئے پاکستان نے اقوام متحدہ اور او آئی سی کا سہارا لے کر فی الحال تو امریکی فرمائش سے جان چھڑا لی ہے۔اگرچہ پاکستان کے کسی ترجمان نے یہ خبر نہیں بتائی تاہم یہ بھی غنیمت ہے کہ جیسے تیسے پاکستان کی حکومت نے عراق فوج بھیجنے سے بہانہ کر کے سہی انکار کر دیا ہے۔

☆☆ **شیخوپورہ کے ایک قصبہ جیناوالا میں ایک خاتون ارشاد بی بی کو بااثر افراد نے ننگا کر کے ایک گھنٹے تک سرِعام چلایا۔بعد میں تھانے والوں نے تین ہزار روپے دے کر خاموشی کی تلقین کر دی۔شور مچانے کی صورت میں الٹا ارشاد بی بی کو بدکاری کے الزام میں گرفتار کر لینے کی دھمکی۔**

☆☆ **علی پور میں ذہنی معذور دوشیزہ کے ساتھ عدالت کے اہلمدوں،کلرکوں اور دیگر عملہ کے مجموعی طور پر ۲۱ افراد کی اجتماعی زیادتی۔**

☆☆ **عباس اطہر کے نوائے وقت میں کالم کی اشاعت کے بعد اے آر وائی ڈیجیٹل چینل کے پروگرام ویوز آن نیوز میں ایک دن ارشاد بی بی کے سانحہ کا ذکر ہوا جس میں ایک اخبار کے ایڈیٹر ضیا شاہد نے یہاں تک بتایا کہ پاکستان میں اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور ستر سے اسی فیصد تک واقعات سامنے ہی نہیں آپاتے،دبا دیئے جاتے ہیں ۔اور پھر اس کے بعد انٹرنیٹ کے تمام اخبارات سمیت اے آر وائی سے بھی اس سانحہ کا ذکر غائب ہو گیا۔**

☆☆ یہ خبریں ایک جھلک ہیں اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے عام اسلامی معاشرے کی۔خیال رہے کہ پاکستان دوسرے اسلامی ممالک سے بڑھ کر اسلامی ملک ہے۔۔باقی ممالک میں اندرونی مظالم کی حالت ہمارے یہاں سے بھی زیادہ خراب ہے۔کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ امریکی صدر بُش کو خدا کی طرف سے مسلمانوں اور عالمِ اسلام کو سزا دینے کے لئے بطور عذاب بھیجا گیا ہے۔جب کوئی قوم اتنی ظالم ، سفاک اور بے رحم ہو جائے،اس کے احتساب کے پیمانے افراد کی حیثیت اور اثر رسوخ کے حساب سے بدلتے رہیں،تو اس پر اس سے بڑھ کر ظالم اور سفاک مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔

☆☆ **کشمیر و دیگر مسائل حل ہونے تک ایٹمی صلاحیت برقرار رکھیں گے(جنرل پرویز مشرف)**

☆☆ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کشمیر اور پاکستان کے دیگر مسائل حل ہو جائیں تو پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

☆☆ **لیگل فریم ورک آرڈر صدر،وزیر اعظم اور آرمی چیف پر چیک اینڈ بیلنس ہے۔**

(جنرل پرویز مشرف)

☆☆ بیلنس صدر اور آرمی چیف کے پاس رہے گا اور خیراتی چیک سارے ان یتیم سیاستدانوں، مستحقین قسم کے صنعتکاروں اور طبقۂ اشرافیہ کے مساکین کو جائیں گے جو جنرل مشرف کی گڈ گورنینس اور کرپشن سے پاک دور حکومت میں اٹھارہ ارب روپے کے قرض معاف کرا چکے ہیں۔وزیر اعظم صرف لیگل فریم میں ورک آرڈر کی تصویر کی طرح سجے رہیں گے۔اسے تاش کے پتوں میں حکم کا غلام کہتے ہیں۔بازی ٹھیک ہی جا رہی ہے۔

☆☆ **اب وقت آگیا ہے کہ سیاستدان جی،ایچ،کیو کی طرف دیکھنا ترک کر دیں۔سیاستدانوں کی اس سوچ کے باعث ماضی میں جمہوریت کا خون ہوتا رہا۔(میاں شہباز شریف)**

☆☆ جناب جی ایچ کیو کی طرف دیکھنا تو ہمیشہ ہی غلط تھا۔وقت اب ہی نہیں آیا،اول روز سے ہی ایسا کرنا غلط تھا۔سندھ کے سپوت اور پاکستان کے مایہ ناز سیاستدان ذوالفقار علی بھٹو جیسی عظیم ہستی کو قتل کرنے والے فوجیوں کی بیرکوں میں جنم والے سیاستدان اگر اب جی ایچ کیو کی طرف دیکھنے کو برا کہنے لگے ہیں تو یہ ایک اچھی سوچ بن رہی ہے۔لیکن ابھی اس کا تعین ہونا باقی ہے کہ یہ سوچ کسی مایوسی کی زائیدہ ہے یا واقعی شریف خاندان کی سیاسی سوچ میں بالغ نظری پیدا ہوئی ہے۔آنے والے دنوں میں اصل حقیقت سامنے آجائے گی۔

☆☆ **میں نہ تو کسی ڈیل کے ذریعے سعودی عرب گیا تھا اور نہ کسی ڈیل کے ذریعے واپس آنا پسند کروں گا۔البتہ پاکستان واپس آنے کا پروگرام کبھی بھی بن سکتا ہے۔۔۔۔۔جیل جانے سے نہیں ڈرتا۔**

(میاں نواز شریف کا ولولہ انگیز بیان)

☆☆ میاں نواز شریف کے بیان کے یہ سارے حصے محض سیاسی لطیفے ہیں۔شہباز شریف کہتے ہیں کہ سعودی عرب جانے کی ڈیل میں مردوں کے نام تھے خواتین کے نام نہیں تھے،نواز شریف کہتے ہیں سعودی عرب جانے کے سلسلے میں کوئی ڈیل نہیں ہوئی۔(ڈیل نہیں ہوئی تھی تو آپ لوگ کیوں رات کی تاریکی میں چپ چاپ چلے گئے؟)۔پھر جیل جانے سے نہ ڈرنے والی بات شہباز شریف کے منہ پر تو سجتی ہے میاں نواز شریف کے منہ پر نہیں سجتی۔نوائے وقت کے ایڈیٹر اور پاکستانی صحافت کی ایک معتبر شخصیت کا بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ میاں نواز شریف نے ان سے صاف کہا تھا کہ وہ جیل کی صعوبت برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔میاں صاحب! پاکستان آپ کا وطن ہے۔واپس تشریف لائیے مگر اپنے ان سارے مظالم اور سیاسی جرائم کی مکہ مدینہ میں معافی مانگ کر آئیے جو آپ سارے عرصۂ اقتدار میں کرتے رہے اور واپس آکر قوم سے بھی معافی مانگئے۔اس قسم کے بیانات دے کر قوم کو بے وقوف مت بنایئے۔ویسے افضال شاہد کا کالم ''چور دروازہ'' (بزدل ہیرو) پڑھنے کے بعد یقین ہو جاتا

ہے کہ میاں نواز شریف تحفظ کی کسی پکی یقین دہانی کے بغیر کبھی بھی وطن واپس نہیں آئیں گے۔

☆☆ لاہور میں ایک دن میں چوری اور ڈاکے کی چالیس وارداتیں۔(اخباری رپورٹ)

☆☆ جنرل پرویز مشرف کی گڈ گورنینس تو اب قوم کے ''گوڈے گِٹوں'' میں بیٹھنے لگی ہے۔ایک دن کی چوریوں اور ڈاکوں کی یہ خبر پنجاب کے صوبائی وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی کی تو نہیں البتہ ان کی تعریف میں رطب اللسان صحافیوں کی خصوصی توجہ ضرور چاہتی ہے۔کہ اس میں معرفت کے نکتے موجود ہیں۔

☆☆ مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں علماء کا وفد انڈیا پہنچ گیا،سب سے پہلے امرتسر میں سکھوں کے گولڈن ٹمپل کا دورہ کیا۔علماء کا شاندار استقبال۔ (اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق انڈیا کے سفر میں پاکستانی علماء کا وفد سب سے پہلے امرتسر پہنچا اور وہاں سکھوں کے مقدس مقام گولڈن ٹمپل کا دورہ کیا۔سکھ حضرات توحید پرست ہیں۔پھر ان کی داڑھی ان کے مذہبی شائر کا حصہ ہے۔سو داڑھی اور وحدانیت پر ایمان،سکھوں اور علماء میں قدرِ مشترک ہیں۔امید ہے پہلا قدم ہی فروغ محبت میں معاون ثابت ہوگا۔سکھوں کی داڑھی سے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ویکلی ''راوی'' بریڈفورڈ میں ایک بار ایک دوست نے لکھا تھا کہ سن ساٹھ کی دہائی میں وہ عرب امارات میں مقیم تھے۔ایک جگہ انہوں نے دیکھا کہ ایک سکھ صاحب مرغیوں کو ذبح کر رہے تھے۔سکھ صاحب ان کے پرانے شناسا تھے۔اپنے مسلمان دوست کو دیکھتے ہی انہوں نے دونوں ہاتھ جوڑ لئے کہ یار انہوں نے مجھے مولوی سمجھ کر یہ نوکری دی ہے،میرا بھانڈا نہ پھوڑنا۔ویسے میں تکبیر پورے اسلامی طریقے کے مطابق پڑھتا ہوں اور اس کے بعد ہی ذبح کرتا ہوں۔

☆☆ تاریخ امریکہ اور برطانیہ کو عراق پر حملہ کے لئے معاف کر دے گی۔

(وائٹ ہاؤس میں ٹونی بلیئر اور بُش کی مشترکہ پریس کانفرنس)

☆☆ تاریخ سے معافی لینے کا بڑا آسان طریقہ ہے۔پرانے زمانے کے ''انصاف پسند اور خدا ترس'' بادشاہ سرکاری خزانے سے وظیفہ پانے والے مورخ رکھا کرتے تھے۔یہ شاہی مورخین اپنی لکھی ہوئی تاریخ میں شاہانِ عظام کے عدل،انصاف،خدا ترسی،اور دیگر عظیم الشان اقدامات کو سنہرے لفظوں سے لکھتے جاتے تھے اور اس کی قیمت بھی ساتھ ساتھ وصول کرتے جاتے تھے۔اگر چہ اب کمزور ترین مخالف کو بھی طاقتور میڈیا کا سہارا حاصل ہے پھر بھی مناسب ہوگا کہ ٹونی بلیئر ٹین ڈاؤننگ سٹریٹ میں ایک آفیشل مورخ کا باقاعدہ تقرر کر دیں اور اس سے اپنی مرضی کی تاریخ لکھواتے رہیں۔اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ٹونی بلیئر خود ہی دیکھ لیں کہ ان کا اپنا

نشریاتی ادارہ بی بی سی ان کا کتنا حشر نشر کر چکا ہے۔رہے صدر بُش تو ان کے لئے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ان کے امریکی دانشور ساختیات کی بحث میں تاریخ کی موت کا اعلان کر چکے ہیں۔اس اعلان کا مقصد یہی تھا کہ ان کے کسی فعل کو تاریخ میں لکھنے کی ضرورت ہی نہیں،کیونکہ تاریخ کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

☆☆ ایل کے ایڈوانی،مرلی منوہر جوشی اور اوما بھارتی سمیت دیگر انتہا پسند ہندو رہنماؤں کے بارے میں کافی ثبوت موجود ہیں کہ وہ بابری مسجد کے انہدام کے سلسلے میں مذہبی منافرت پھیلانے میں ملوث تھے۔(بابری مسجد کے انہدام کے کیس کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت کے روبرو سی بی آئی کی جانب سے واضح موقف اختیار کر لیا گیا۔)

☆☆ انڈیا کی مرکزی تحقیقاتی ایجنسی سی بی آئی کی جانب سے باقاعدہ طور پر ایل کے ایڈوانی،اور دیگر انتہا پسند ہندو رہنماؤں کو بابری مسجد کے انہدام کا ذمہ دار مانا جا رہا ہے۔ویسے اگر بابری مسجد کا انہدام ایڈوانی اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک ان کے ایمان کا حصہ تھا تو انہیں اب بے ایمان ہندو نہیں بننا چاہئے۔ایماندار ہندو کی طرح انہیں خود تسلیم کر لینا چاہئے تھا کہ ہاں ہم نے یہ سب کرایا ہے۔

☆☆ ایڈوانی اور دوسرے انتہا پسندوں کے خلاف سی۔بی۔آئی نے اپنے الزامات واپس لے لئے۔

☆☆ ایک دن پہلے سی بی آئی نے عدالت میں ٹھوس ثبوت فراہم کرنے کی بات کی تھی اور دوسرے دن سی۔بی۔آئی نے اعتراف کر لیا ہے کہ اب ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔یاد رہے کہ ایل کے ایڈوانی جی نائب وزیر اعظم ہونے کے ساتھ وزیر داخلہ بھی ہیں اور سی بی آئی کا محکمہ براہ راست ان کے ماتحت ہے۔اس لحاظ سے اتنا بھی غنیمت ہے کہ ایک دن اس ادارہ کے وکیل کی جانب سے مذکورہ انتہا پسند ہندوؤں کے بارے میں ثبوتوں کی بات کھل کر کی گئی۔باقی اگلے روز مکر جانے سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ ایل کے ایڈوانی نے اپنے ماتحت ادارے پر دباؤ ڈال کر اسے سابق بیان سے منحرف کر لیا ہے۔--------------

۲۷؍جمادی الاوّل ۱۴۲۴ھ۔۔۲۸؍جولائی ۲۰۰۳ء

پیارے قارئین کرام!

ماریشس میں ہونے والی ایک اُردو کانفرنس میں شرکت کے لئے جانے

کے باعث، میرا گھر پر قیام نہیں رہے گا۔۔اس لئے خبر نامہ کی ایک دو ہفتے غیر حاضری رہے گی۔انشاءاللہ وہاں سے واپسی پر ملاقات ہوگی۔۔۔۔(حیدر قریشی)

☆☆ پاکستان کے شہر لیہ میں رکن قومی اسمبلی کے گھر کے قریب ایک بے آسرا خاندان کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہا ہے۔بے سروسامان خاندان کے بارہ افراد نابینا ہیں۔

(اخباری خبر)

☆☆ اخباری خبر کے مطابق لیہ سے رکن قومی اسمبلی نیاز احمد جکھڑ کی رہائش گاہ کے قریب ایک بے سروسامان خاندان کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہا ہے۔اس خاندان کے بارہ افراد آنکھوں کی نعمت سے محروم ہیں۔یہ بہت دکھی کرنے والی خبر ہے۔کاش ہمارے قومی اور بین الاقوامی ادارے اس بدنصیب خاندان کی طبی اور مالی مدد کر کے انہیں کچھ سہارا دے دیں۔

☆☆ حیران کرنے والی بات ہے کہ جنرل ضیاء الحق کے سینے میں دھڑکنے اور پسیجنے والا دل بھی تھا۔اور وہ ۱۹۸۰ء میں اپنے پہلے دورۂ امریکہ میں ہیوسٹن (ٹیکساس) کی ایک حسینہ جان ہیرنگ (Joanne Herring) پر اس قدر فریفتہ ہوگئے تھے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ سے مشورہ کئے بغیر اس خاتون کو پاکستان کی ''گشتی سفیر'' بنا دیا تھا۔اور جب بھی اس خاتون کا فون آتا تھا تو جنرل ضیاء الحق کابینہ کا اجلاس چھوڑ کر اس کی کال لینے جاتے تھے۔انہوں نے اس خاتون کو اپنے ملک کا سب سے بڑا سول اعزاز ''ہلال قائد اعظم'' بھی مرحمت فرمایا تھا۔(منو بھائی کا کالم گریبان۔''جنگ'' ۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء)

☆☆ منو بھائی نے یہ سارا احوال امریکہ سے افغان جہاد کے بارے میں شائع ہونے والی ایک کتاب سے لیا ہے۔اس میں امریکی رکن کانگریس چارلی ولن نے اس قسم کی بہت سی دلچسپ باتیں کی ہیں۔انہوں نے بتایا ہے کہ وہ خود بھی جون ہیئرنگ کے دوست رہے ہیں اور انہوں نے واضح کیا ہے کہ اس خاتون کے ساتھ تعلقات میں جنسی تعلق قائم نہ ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔انہوں نے اپنے تعلق کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جان ہیئرنگ کے ساتھ جنرل ضیاع کے تعلقات کے بعد ہی پاکستان اور اسرائیل کے درمیان خفیہ فوجی تعلقات کا آغاز ہوا تھا۔

☆☆ کراچی سے نیویارک جانے والا پی آئی اے کا طیارہ اسلام آباد سے ٹیک آف کرتے وقت حادثہ کا

شکار۔سولہ پہیوں کے ٹائر پھٹ گئے۔جنرل مشرف جو افریقہ کے دورے سے واپس آرہے تھے ان کے طیارے کو اسلام آباد کی بجائے لاہور لے جانا پڑا۔

(اخباری رپورٹس)

☆☆ اس طیارہ میں ۲۷۶ افراد موجود تھے جو سب کے سب خدا کے فضل سے محفوظ اور سلامت رہے۔تاہم اس خبر کا یہ حصہ دلچسپ ہے کہ حادثہ کے فوراً بعد جب اسلام آباد ائیرپورٹ کو ہر قسم کی لینڈنگ کے لئے ہنگامی طور پر بند کر دیا گیا تب ہی جنرل پرویز مشرف کا طیارہ افریقہ سے اسلام آباد پہنچ رہا تھا۔اسے بھی اسلام آباد ائیرپورٹ نہیں اترنے دیا گیا اور لاہور لے جایا گیا۔جب جنرل مشرف کو جہاز میں بیٹھے ہوئے اطلاع ملی ہوگی کہ اسلام آباد اترنے کی اجازت نہیں مل رہی تو ایک بار تو انہیں نواز شریف کی وہ حرکت ضرور آئی ہوگی جب ان کا طیارہ کراچی اترنے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی۔پھر یہ وسوسہ بھی انہیں ضرور آیا ہوگا کہ کہیں دوسرے جنرلز نے ان کا تختہ تو نہیں الٹ دیا۔انسان کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو ایسے کمزور لمحوں میں ایسے خدشات کا ذہن میں آنا انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ویسے جب بھی پرویز مشرف کا طیارہ اصل ائیرپورٹ پر اترنے سے روکا گیا ہے، وقتی تکلیف کے باوجود ان کی طاقت اور قوت میں اضافہ ہوا ہے۔اس واقعہ کو شگون کے رنگ میں لیا جائے تو پھر ابھی پرویز مشرف مضبوط ہیں۔

☆☆ جنوبی فرانس کے شہر نیس میں پانچ منٹ کے وقفے سے دو دھماکے ہوئے (اخباری خبر)

☆☆ خبر کے مطابق ان دھماکوں سے سولہ افراد زخمی ہوئے، دو سرکاری عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا اور دھماکوں کی آوازیں پانچ کلومیٹر دور تک سنی گئیں۔۔۔۔میں نے اپنے ۲۳ جون کے خبرنامہ میں برطانوی اینٹیلی جینس کی ایک رپورٹ کی خبر دی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آئندہ چند دنوں میں بعض مغربی ممالک کے شہروں کو دہشت گردوں کی طرف سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔تب ہی میں نے یہ لکھا تھا:

''لکھ لیجئے اگر اس کھیل کو سچ دکھانے کے لئے کوئی حملہ خود امریکی اور برطانوی ایجنٹوں کے ذریعے کرایا گیا تو اس کے لئے ان مغربی ممالک کی سرزمین کو نشانہ بنایا جائے گا جو عراق پر امریکی حملے کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔اس طرح بہانے سے ان مغربی ممالک کو سزا بھی دے دی جائے گی اور نام نہاد دہشت گردی کے خلاف اپنی سامراجی خواہشات کی تکمیل بھی کر لی جائے گی۔امکان یہی ہے کہ ایسے کسی کھیل کا الزام ایران کے سر منڈھ دیا جائے گا۔امریکی اور برطانوی حکام کے موجودہ ٹولہ کی بدبودار سازشیں تو اب عام آدمی کو بھی صاف سمجھ میں آنے لگی ہیں۔''

ابھی آگے آگے دیکھئے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے کیا کیا گل کھلائے جاتے ہیں!

☆☆ واجپائی جی سے مولانا فضل الرحمٰن اوران کے وفد کی ملاقات کے دوران مولانا حافظ حسین احمد کی گل افشانی گفتار۔ (اخباری خبر)

☆☆ میں مولویوں میں سے صرف حافظ حسین احمد کواس لئے پسند کرتا ہوں کہ وہ مزاجاً زاہد خشک نہیں ہیں۔اس سے قبل وہ متعدد بارگل افشانی گفتار کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ایل ایف او کے مسئلہ پرانہوں نے کہا تھا کہ دنیا کی کوئی ''ایلفی'' پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیراز خودایل ایف۔او۔کوآئین کا حصہ نہیں بنا سکتی۔۔۔پھرکشملہ طارق کے یہ کہنے پرکہ آپ ''ایل ایف اونامنظور'' کے بلے سے''نا'' کالفظ ہٹادیں۔۔ان کا برجستہ جواب کہ بی بی آپ ''ہاں'' کریں ہم ابھی ''نا'' کو ہٹا دیتے ہیں۔۔۔اب انہوں نے واجپائی جی سے ملاقات میں پھرایک خوبصورت بات کی ہے۔جب یہ وفد وزیراعظم ہاؤس پہنچا تو شدید بارش ہورہی تھی۔ملاقات کے وقت واجپائی جی نے وفد سے پوچھا کہ بارش کی وجہ سے آنے میں کوئی دقت تونہیں ہوئی؟۔اس پرمولانا حافظ حسین احمد نے برجستہ کہا یہ کاروان امن مشن کے لئے ہے۔کوئی طوفان،بارش یا آندھی ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔یہ بات سن کرواجپائی جی بے اختیار مسکرا دیئے۔

☆☆ اقوام متحدہ کاعراق میں کوئی فوجی کردارنہیں ہے۔غیرملکی فوجیں امریکی کمان کے تحت کام کریں۔

(پال بریمر کاامریکہ میں انٹرویو)

☆☆ یہی گھمنڈتو امریکی تابوتوں کی تعداد میں اضافہ کررہا ہے۔امریکہ کوچاہئے کہ عراق میں اقوام متحدہ کو ہرگز ہرگزکوئی فوجی کردارنہیں دے،اس کے نتیجہ میں فرانس،جرمنی،روس،انڈیااور دوسرے ممالک اپنی افواج کوعراق کے لئے نہیں بھیجیں گےاورامریکہ واپس جانے والے امریکی فوجیوں کے تابوتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے گا۔خدا کرےبُش انتظامیہ اپنی اس گھمنڈی ضد پراڑی رہے کیونکہ بُش جونیئرصرف اسی بنیاد پراگلاالیکشن بری طرح ہارنے والے ہیں۔

☆☆ بابری مسجد کےانہدام کی سازش کےحوالے سےسی بی آئی کی طرف سےعدالت میں ایک دن پہلے ایل کے ایڈوانی،مرلی منوہر جوشی اوراوما بھارتی وغیرہ کے بارے میں ٹھوس ثبوت موجود ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعداگلے ہی روزثبوتوں سےانکارکردینے پر بھارتی لوک سبھا میں شدید ہنگامہ

(اخباری خبر)

☆☆ بھارتی اپوزیشن نے واضح طور پرالزام عائد کیا ہے کہ سی بی آئی جیسے حساس ادارے کوسرعام اپنے سیاسی

مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔اوراس کاانتہائی غلط استعمال کیا گیا ہے۔

☆☆ تعلیم کے شعبہ میں سیاسی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کی جائیگی (وزیرِتعلیم زبیدہ جلال)

☆☆ پاکستانی وزیرتعلیم زبیدہ جلال بڑے عرصہ کے بعد بولی ہیں لیکن پورے جلال کے ساتھ بولی ہیں۔اصولاً ان کی بات درست ہے کہ تعلیم کے شعبہ میں سیاسی مداخلت نہیں ہونی چاہئے۔لیکن جنرل پرویزمشرف نے جو الیکشن کرائے ہیں اس میں بی اے پاس ہونے کی شرط رکھنا سیاسی شعبے میں صریحاً تعلیمی مداخلت تھی۔اس لئے اگر سیاسی شعبے میں تعلیمی مداخلت ہوگی تو تعلیمی شعبے میں بھی سیاسی مداخلت ازخود ہوگی۔

☆☆ مولانا فضل الرحمٰن دورہ بھارت میں وشواہندو پریشد کے رہنماؤں سے ملاقات کے دوران گائے کے ذبیحہ پر پابندی سے متفق ہونے کے ساتھ اس بارہ میں فتویٰ دینے پر بھی آمادہ۔

(اخباری خبر)

☆☆ ممکن ہے بعض لوگ اس خبر کے خلاف شدید ردعمل ظاہر کریں۔لیکن اگر واقعتاً (میں پھر دہرا رہا ہوں۔۔واقعتاً)ہندومسلم فسادات کامستقل حل نکالا جاتا ہےاورزہریلے پروپیگنڈے کو بند کرکے باہمی اعتماد کو بحال کیا جاتا ہے تواس خطے کی ایک بڑی آبادی کے جذبات کے احترام میں گائے کے ذبیحہ پر پابندی کوبرادرانہ طور پرمانا جا سکتا ہے۔مولانا فضل الرحمٰن نے کوئی نئی پیش کش نہیں کی۔لگ بھگ ایک سوسال پہلے بھی بعض بہت ہی اہم مسلم رہنماؤں نے ہندوؤں کوصلح کا پیغام دیا تھااوراس میں یہ پیش کش کی گئی تھی۔لیکن گزشتہ ایک سوسال کی تاریخ بتاتی ہے کہ انتہا پسند ہندوؤں نے اس پیش کش کوامن کی خواہش سمجھنے کی بجائے مسلم اقلیت کی کمزوری سمجھا۔اس کا ایک نتیجہ قیام پاکستان کی صورت میں نکلا اورابھی مزید کئی اس سے ملتے جلتے نتائج کے امکان کو یکسر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔بہرحال دونوں طرف نیک نیتی موجود ہوتو یہ مسئلہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں رہتا۔مسلمانوں کی جانب سے نرمی کا پہلو موجود ہے۔

☆☆ ۹۔۱۰؍اپریل ۲۰۰۱ءکو پشاور میں ہونے والی ''دیوبند کانفرنس'' میں جموں کشمیر کے مولانا محمد یوسف نے خطاب کرنا تھا لیکن ان کے خطاب سے پہلے مولانا فضل الرحمٰن کی طرف سے اُنکو یہ بتایا گیا کہ آپ نے اپنی تقریر میں کشمیر کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرنی۔اس پر مولانا محمد یوسف نہ صرف دلبرداشتہ ہوئے بلکہ کانفرنس سے اٹھ کر چلے گئے۔

(نوائے وقت انٹرنیٹ ایڈیشن ۲۴؍جولائی ۲۰۰۳ء میں محمد یعقوب شاہق کے مضمون میں انکشاف)

☆☆اس مضمون میں محمد یعقوب شاہق نے دراصل یہ بتایا ہے کہ اب مولانا فضل الرحمٰن نے دہلی میں جا کر کشمیر کے بارے میں جو باتیں کی ہیں وہ دراصل ان کی پرانی سیاسی ایمانیات کا حصہ ہے۔تاہم مجھے یہاں بے نظیر بھٹو کے وہ سارے مخالفین یاد آ رہے ہیں جوان پر ایک عرصہ تک صرف اس لئے گرجتے برستے رہے کہ انہوں نے راجیو گاندھی کی پاکستان آمد کے موقعہ پر کشمیر ہاؤس کا بورڈ کیوں اتروا دیا تھا؟
اب اس امر میں کوئی شک نہیں کہ بے نظیر کے خلاف زہر اگلنے والے مذہبی لوگ تھے یا فوجی اور سیاسی۔وہ سب حقیقتاً اس مسئلہ پر خود اندر سے ''مولانا فضل الرحمٰن'' ہی تھے۔

☆☆ بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈیز کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کا بائیکاٹ جاری۔

(اخباری خبر)

☆☆جارج فرنانڈیس کو اصل شہرت تہلکہ اسکینڈل سے ملی تھی۔۔۔بعد میں تابوتوں کے اسکینڈل میں بھی ان پر خاصا الزام آیا۔۔۔تاہم تہلکہ اسکینڈل کے حوالے سے ہی اپوزیشن نے لوک سبھا میں ان کا بائیکاٹ جاری رکھا ہوا ہے۔نہ صرف یہ کہ ان سے کوئی سوال نہیں کیا جاتا ہے بلکہ ان کے بولنے پر لوک سبھا سے واک آؤٹ کر لیا جاتا ہے۔چنانچہ حالیہ لوک سبھا اجلاس میں بھی جارج فرنانڈیس کے بولنے پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کر دیا۔یاد رہے کہ تہلکہ اسکینڈل میں پہلے جارج فرنانڈیس کو وزارت سے الگ کر دیا گیا تھا لیکن کچھ عرصہ کے بعد انہیں پھر وزیر دفاع بنا دیا گیا۔تب سے اپوزیشن یہ احتجاج کر رہی ہے۔اپوزیشن کا کہنا ہے کہ جب تک فرنانڈیس اس اسکینڈل سے عدالتی طور پر بری نہیں ہوتے تب تک ان کا دوبارہ وزیر بنایا جانا انتہائی غلط ہے۔

☆☆ بے نظیر بھٹو کے تینوں بچوں کو اچانک دبئی واپس بھیج دیا گیا۔ (اخباری خبر)

☆☆بے نظیر کے تینوں بچے بختاور، بلاول اور آصفہ اپنے گرفتار والد آصف زرداری سے ملنے کے لئے پاکستان آئے ہوئے تھے۔اس سلسلے میں ضابطے کی ساری کاروائی مکمل کی گئی تھی۔اس کے باوجود ان بچوں کو اچانک پولیس کے گھیرے میں لے کر دبئی بھجوانا انتہائی گھٹیا درجے کی سیاست ہے اور اس سے بھی گھٹیا درجے کا فوجی ایکشن ہے۔

☆☆ صدام حسین کے دونوں بیٹے اور پوتا امریکی حملہ میں ہلاک ہوگئے۔ (اخباری خبر)

☆☆اس خبر کے کئی پہلو ہیں۔۔۔کئی زاویوں سے اس خبر کا جائزہ لیا جاتا رہے گا لیکن جو پہلو سب سے واضح اور روشن ہے اور جس میں سب کے لئے ایک سبق ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی حکمران اپنی ہی قوم کے لئے حد سے زیادہ ظالم اور سفاک ہو جاتے ہیں تو انجام کار خدا کا عذاب کسی نہ کسی رنگ میں ضرور ظاہر ہوتا ہے۔امریکہ اور اس کے

موجودہ حکمران جو اس وقت مسلمانوں کے بعض اہم طبقوں کے لئے عذاب بنے ہوئے ہیں لگتا ہے کہ یہ عذاب خدا کی طرف سے ہی آیا ہے۔بعد میں امریکی حکمران بھی اپنے انجام کو ضرور پہنچیں گے۔

☆☆ ہائی کورٹ کے جج جسٹس میاں جہانگیر کی اہلیہ نے اپنے تحفظ کے لئے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کر لیا۔ (اخباری خبر)

☆☆خبر کے مطابق میاں جہانگیر کی اہلیہ قدسیہ بانو نے عاصمہ جہانگیر کے ذریعے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہران کی زرعی اراضی اور کوٹھی پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔قدسیہ نے تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کرنا چاہا تو اسے بچیوں سمیت آٹھ ماہ تک گھر میں قید میں رکھا گیا اور باہر پولیس گارڈ بٹھا دی گئی۔چیف جسٹس نے میاں جہانگیر کی اہلیہ کو تحفظ کی یقین دہانی کرائی ہے۔اُدھر میاں جہانگیر نے ان سارے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ویسے تو خدا بہتر جانتا ہے کہ کہاں کتنا سچ اور کتنا جھوٹ ہے لیکن ایک بات تو ہے کہ ایک باعزت گھر میں اس طرح پھوٹ کھل کر سامنے آئے تو اس میں کوئی المیہ تو ضرور ہوتا ہے۔خدا کرے یہ تکلیف دہ خبر پھر سے اس گھر کے آباد ہونے میں بدل جائے۔دلی طور پر دونوں میاں بیوی میں صلح ہو جائے۔

☆☆ کسی زمانے کی معروف فلمی ہیروئن اور اب تحریک مساوات کی چیئر پرسن مسرت شاہین نے مولانا فضل الرحمٰن کے دورۂ ہند کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اُجاگر کرنے کا موجب قرار دیا ہے۔ (اخباری خبر)

☆☆مسرت شاہین مولانا فضل الرحمٰن کے مقابلہ میں انتخاب لڑنے کھڑی ہوئی تھیں اور مولانا کے لئے یہ تصور ہی کافی تکلیف دہ ہو گیا تھا کہ وہ ایک اداکارہ سے مقابلہ کریں گے۔مسرت شاہین کے مذکورہ بیان کو مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ خیر سگالی کا اظہار سمجھنا چاہئے۔ایسے موسم میں جب مولانا کو سب سے زیادہ تنقید اپنے مذہبی حلقوں کی طرف سے سہنا پڑ رہی ہے، مسرّت شاہین کے بیان سے یقیناً ان کو خوشی ہوگی۔مسرت شاہین نے خود بھی بس کے ذریعے ہندوستان جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

☆☆ آر۔ایس۔ایس اور بی جے پی کے قائدین ۹/اگست سے پاکستان کا خیر سگالی دورہ کریں گے۔

☆☆مولانا فضل الرحمٰن کے دورہ کے بعد آر ایس ایس اور بی جے پی کے قائدین کا دورہ حالات کو نارمل کرنے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔قارئین کو یاد ہوگا پہلے پہل خبر یہ آئی تھی کہ مولانا اسعد مدنی علماء کا ایک وفد لے کر انڈیا سے پاکستان آ رہے ہیں۔تب میں نے اپنے ۱۲/مئی ۲۰۰۳ء کے خبر نامہ میں لکھا تھا:

''ابھی تک ثقافتی ڈپلومیسی سے لے کر بس ڈپلومیسی تک کے مظاہر دیکھنے میں آئے تھے۔اب یہ علماء ڈپلومیسی پہلی بار سننے میں آرہی ہے ویسے جمعیت العلماء اسلام ہند شروع سے کانگریس کی ہمنوا رہی ہے اور بھارتی حکومتوں کے ساتھ اس کے مراسم عموماً اچھے رہے ہیں، اِدھر ہمارے علماء کی ایک بڑی تعداد بھی ماضی میں جمعیت العلماء ہند کے سیاسی موقف کی ہمنوا رہی ہے۔اس لئے امید کی جاسکتی ہے کہ جب سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک آن ملیں گے تو بہتری کی کوئی صورت نکل آئے گی۔ویسے بہتر تھا کہ پاکستان سے علماء کے وفد جاکر انڈین پنڈتوں اور پروہتوں سے ملتے اور انڈیا سے پنڈتوں اور پروہتوں کے وفود پاکستان آکر علماء سے ملتے۔اس طرح دونوں طبقوں میں رابطے سے یا تو فساد کی جڑ ختم ہوتی یا فساد پوری طرح اٹھ کھڑا ہوتا''۔۔۔مجھے خوشی ہے کہ میری تجویز کو پڑھے بغیر اس پر عمل ہو رہا ہے۔محض علماء علماء کھیلنے کی بجائے دونوں طرف کے انتہا پسندوں کو ایک دوسرے سے ملایا جا رہا ہے۔گویا اب درست سمت میں قدم بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔

☆☆ **پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر کی اے۔آر۔ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان سے ملاقات۔**

☆☆ اس اخباری خبر کے مطابق برطانوی ہائی کمشنر اپوزیشن جماعتوں کے موقف کو جاننے اور سمجھنے کے لئے خصوصی طور پر ان کی رہائش گاہ پر گئے۔وہاں اس وقت سارے سیاستدان حیران رہ گئے جب برطانوی ہائی کمشنر نے انگریزی کی بجائے ان کے ساتھ اردو میں گفتگو شروع کی۔اسی حیرانی میں نوابزادہ نصراللہ خان نے اپنی روایتی شگفتگی کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ ''ساڈی تے ساری انگریزی ضائع ہوگئی''، یعنی ہم نے ان کے ساتھ انگریزی میں بات کرنے کے لئے جو تیاری کر رکھی تھی وہ ساری بیکار گئی۔

☆☆ **بھارت نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جنرل سیکریٹری کو بھارت کا ویزہ دینے سے انکار کر دیا۔سیکریٹری جنرل کی آمد کا مقصد گجرات کے مسلم کش فسادات کے سلسلے میں مزید حقائق تک پہنچنا تھا۔**

(اخباری خبر)

☆☆ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سیکریٹری جنرل کو ویزہ نہ دیا جانا، بھارت کے سیکولر اور جمہوری کردار پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔بھارتی صوبہ گجرات میں عمومی طور وحشت و بربریت کا کھیل سرکاری سرپرستی میں کھیلا گیا تھا۔اسی لئے حکومت گودھرا کے اپنے رچائے ہوئے ڈرامے سے لے کر گجرات کے وحشیانہ حملوں تک اپنے کارکنوں اور کارسیوکوں کے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اس قسم کے حیلے کر رہی ہے۔

☆☆ **امریکی کانگریس کی رپورٹ میں سعودی عرب پر گیارہ ستمبر کے حادثہ میں ملوث ہونے کا**

الزام۔بش انتظامیہ نے رپورٹ کے ۲۸ صفحات کی اشاعت روک دی۔امریکہ میں سعودی سفیر کی جانب سے رپورٹ پر اظہار ناراضی کرتے ہوئے اسے جھوٹ اور عداوت پر مبنی قرار دیا گیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ میں اپنے کالم ''منظر اور پس منظر'' کے بعض آرٹیکلز میں سعودی عرب کے بارے میں امریکی عزائم کا کافی حد تک ذکر کر چکا ہوں۔یہ رپورٹ بھی اسی گھناؤنی سازش کا حصہ ہے۔اگر یورپ اور دیگر ممالک گیارہ ستمبر کے واقعہ کی کھلی تحقیقات پر زور دیں تو اصل سازشی اور اصل مجرم طبقات اپنے تمام تر مکروہ چہروں اور عزائم کے ساتھ سامنے آجائیں گے۔وگرنہ وہی اصل سازشی عناصر افغانستان کے طالبان۔القاعدہ اور عراق کے بعد دوسرے اسلامی ممالک کو بھی اسی طرح زد پر لیتے چلے جائیں گے۔

☆☆ **امریکہ کی پانچ ریاستوں میں امریکی پولیس کے سینکڑوں بیج، یونیفارم، شناختی کارڈز اور دیگر سامان چوری ہو گیا۔حکومت کی طرف سے یہ سامان القاعدہ کے ہاتھ لگنے کے خدشہ کا اظہار۔**

(امریکی محکمہ خارجہ کے بلیٹن میں خصوصی اطلاع)

☆☆ حیرت ہے امریکہ جیسے ملک کی ایک نہیں، دو نہیں، ایک ساتھ پانچ ریاستوں میں ایک جیسا کام ہو گیا اور کوئی چور پکڑا نہیں جا سکا۔اس ڈرامے کا ایک ہی مطلب ہے کہ اب آنے والے دنوں میں امریکہ میں یا امریکہ سے باہر امریکی پولیس بعض وارداتیں کرنے جا رہی ہے اور ان کا الزام پیشگی طور پر القاعدہ پر ڈال دیا گیا ہے۔تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

☆☆

۲۶ رجمادی الثانی ۱۴۲۴ھ۔۲۵ راگست ۲۰۰۳ء

ماریشس کے سفر نے خبر نامہ کی باقاعدگی کو توڑ دیا ہے۔اب بے قاعدگی سے سہی، بہر حال جب بھی موقعہ ملتا رہے گا، خبر نامہ پیش کرتا رہوں گا۔

☆☆ **جنرل پرویز مشرف سینئر صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے۔(اخباری خبر)**

☆☆ یہ بڑی ہی عجیب سی خبر ہے۔کمانڈو مردِ آہن دل کی باتیں کرتے کرتے اتنا جذباتی ہو جائے کہ صحافیوں کے

سامنے اس کے آنسو نکل آئیں۔اس کے دو امکانی مطلب نکل سکتے ہیں۔ایک یہ کہ جنرل صاحب پیشہ ور فوجی ہوتے ہوئے بھی اپنے سینے میں ایک گداز دل رکھتے ہیں۔دوسرا یہ کہ وہ حالات کے دباؤ میں آ چکے ہیں۔امریکی پالیسیوں کا بین الاقوامی دباؤ اور پاکستان پیپلز پارٹی،مسلم لیگ نون کے لیڈروں کا دباؤ مل کر جنرل صاحب کو اس مقام تک لے آئے ہیں۔ویسے میرا مشورہ تو یہ ہے کہ جنرل صاحب نے جہاں اپنے ارد گرد اتنے کرپٹ لوگ جمع کر لئے ہیں اور انہیں عناصر کے اربوں کے قرضے بھی معاف کر چکے ہیں تو بے نظیر اور نواز شریف کے ساتھ بھی صلح صفائی کر لیں۔شاید یہ فیصلے کی آخری گھڑیاں ہیں۔

☆☆ امریکہ اور کینیڈا میں بجلی کا سنگین بحران۔بعض اہم شہر تاریکی میں ڈوب گئے۔

(اخباری خبر)

☆☆ یہ خبر تو اس مہینے کی سب سے بڑی خبر ہے۔اس کی تفصیلات سب کو معلوم ہیں۔تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ ایٹمی بجلی گھروں کو ہوا کیا تھا؟امریکی صدر نے جتنی عجلت میں یہ اعلان کیا ہے کہ یہ کسی دہشت گرد کارروائی کا نتیجہ نہیں،اس سے خواہ مخواہ ذہن میں شبہات پیدا ہوئے ہیں۔یہ ویسے ہی عاجلانہ بیان ہے جیسے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جڑواں عمارتوں کی تباہی کے ساتھ ہی بیان داغ دیا گیا تھا کہ اس میں اسامہ بن لادن ملوث ہے(اس کا کوئی ایسا ثبوت ابھی تک پیش نہیں کیا گیا جسے خود امریکہ کی عدالتیں بھی اپنے قوانین کے دائرے میں سچ مان لیں)بہر حال اس کا سبب کچھ بھی رہا ہو امریکہ کو اگر بائبل میں مذکور فرعون پر آنے والے بڑے عذابوں سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں کی تفصیل یاد ہو تو ابھی وقت ہے کہ فرعونیت سے باز آ جائیں۔ورنہ یہ حقیقت ہے کہ امریکہ پر جب بھی خدائی عذاب آیا دنیا میں ایک آنکھ بھی نہیں ہوگی جو امریکہ کے دکھ میں اشکبار ہوگی۔بلکہ یہ امکان ہے کہ لوگ امریکہ پر آنے والے ایسے خدائی عذاب کو انسانیت کے لئے رحمت سمجھ کر اس پر خوشی کا اظہار کریں۔یہ صدر بش کی موجودہ فرعونی پالیسیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دنیا بھر کے انسانی جذبات ہیں۔

☆☆ احمد فراز ماریشس میں بھی بے حد مقبول ہیں۔قوالوں سے لے کر گانے والوں تک سبھی نے احمد فراز کی غزلیں سنائیں۔ (جنگ ۱۶؍اگست میں کشور ناہید کا کالم)

☆☆ قوالوں والی تقریب میں تو بہت سارے دوسرے ادیبوں کی طرح ہم بھی نہیں گئے تھے،اس لئے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔البتہ ادبی کانفرنس کے مختلف سیشنز کے دوران اور وقفوں کے دوران احمد فراز کے جتنے مداحوں نے ان کے اشعار سنائے،ان میں سے کسی ایک نے بھی ان کا کوئی ایک شعر درست نہیں پڑھا۔(اگر درست پڑھا ہے تو سمجھیں کہ فراز کی اصلاح کر کے پڑھا ہے)۔اسٹیج پر ایک صاحب نے فراز کا شعر بگاڑ کر(یا

اصلاح کر کے)پڑھا تو ان کے ایک مداح اور کانفرنس کے منتظم ان کے پاس آئے اور ان سے اصل شعر پوچھا۔اسے یاد کیا اور اسٹیج پر جا کر پہلے منتظم کی غلطی کی اصلاح کرتے ہوئے درست شعر پڑھنے لگے اور اس میں انہوں نے اپنی طرف سے کئی ترامیم کر دیں۔یہ سب کچھ سب کے سامنے ہوتا رہا ہے۔احمد فراز خود اپنے اشعار کے ساتھ ہونے والے سلوک پر ہنستے رہے ہیں۔

ناشناسوں میں مقبولیت کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تھوڑی سی تحسین بھی اہلِ نظر کی ہے بہت
بے بصیرت نے اگر استاد بھی مانا تو کیا

☆☆ وزیر اعلیٰ گجرات نریندر موذی کو دھمکی آمیز ای میلز بھیجنے والا نوجوان گرفتار(اخباری خبر)

☆☆ گجرات پولیس نے احمد آباد میں اروند نامی ایک ایسے ہندو کو گرفتار کر لیا ہے،جو خود کو مسلمان ظاہر کر کے نریندر موذی وزیر اعلیٰ گجرات کو دھمکیاں ای میل کر رہا تھا۔ان ای میلز سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ یوم آزادی کی تقریبات درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔اس ہندو نوجوان نے وہی کچھ کیا ہے جو گودھرا میں خود نریندر موذی کر چکے ہیں۔گودھرا کا ڈرامہ خود نریندر موذی کے ایما پر رچایا گیا تھا اور اس کا مقصد گجرات میں بڑے پیمانے پر مسلمانوں کا قتلِ عام کرانا تھا۔اپنی اس گھناؤنی سازش میں نریندر موذی پوری طرح کامیاب رہے۔ہو سکتا ہے یہ ڈرامہ بھی خود نریندر موذی کا ہی رچایا ہوا ہو۔

☆☆ ہمیں داتا دربار جا کر وہاں شیرینی کھانے سے روکنے والے گولڈن ٹمپل میں پرساد کھانے کے لئے امرتسر پہنچ گئے۔

(وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کا مولانا فضل الرحمٰن پر طنزِ ملیح)

☆☆ شیخ رشید جملہ بازی کے فنکار ہیں۔انہوں نے بریلوی،دیوبندی کا مسئلہ چھیڑے بغیر بیک وقت سیاسی اور دینی مسائل پر شگفتہ انداز میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ!

☆☆ ۱۵؍اگست کو اے آر وائی چینل سے شوبھنا کے پروگرام میں محفلِ مشاعرہ کے نام پر بے تکی اور بے وزن شاعری کی بھر مار۔اے آر وائی چینل کے معیار پر ایک بڑا سوالیہ نشان۔

(ذاتی رپورٹ)

☆☆ شوبھنا ایک اچھی پریزینٹر ہیں لیکن انہوں نے مشاعرہ کے نام پر جو لوگ جمع کئے تھے ان میں سے ایک بھی شاعر نہیں تھا۔اسی دبئی میں کئی اوریجنل شاعر موجود ہیں۔ان کے ہوتے ہوئے ایسے جعلی شاعروں کو اے آر وائی جیسے بڑے چینل پر پیش کرنا خود اس چینل کے معیار اور وقار پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔اس سے یہ المیہ بھی سامنے آتا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر ادبی زوال ہی نہیں، بلکہ تہذیبی زوال سے دوچار ہیں۔شاعری کی اپنی روایت اور اپنی تہذیب ہے۔سخن فہمی اور سخن شناسی اس تہذیب کی بنیاد ہیں۔اے آر وائی چینل کے اس پروگرام سے صرف یہی پیغام ملتا ہے کہ ہم لوگ تہذیبی زوال کا شکار ہو چکے ہیں۔کیا اے آر وائی چینل کے اربابِ اختیار میں سے کسی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق ہے؟

☆☆ کارگل میں چار ہزار پاکستانی فوجی مارے گئے تھے۔ (نواز شریف کا انکشاف)

☆☆ اگر نواز شریف نے یہ راز ابھی تک قومی مفاد میں چھپا رکھا تھا تو قومی مفاد کے تحت اب بھی اسے مخفی رکھنا ضروری تھا۔اس کا افشاء قومی جرم ہوسکتا ہے۔لیکن اگر یہ حقیقت ہے اور انہوں نے حقیقت سے قوم کو آگاہ کیا ہے تو اس کے بارے میں تب ہی بتا دینا چاہئے تھا جب وہ وزیر اعظم کی کرسی پر موجود تھے۔تب اس راز کو چھپائے رکھنا خود شہیدوں کے لہو سے بے وفائی تھا۔اب یہ طے کرنا نواز شریف کا کام ہے کہ وہ کس نوعیت کے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں؟

☆☆ پاکستانی جرنیلوں کے خلاف فوجی ساز و سامان کی خریداری میں کروڑوں کے کمیشن کھانے کا انکشاف۔فوجی جرنیلوں نے کروڑوں کی جائیدادیں بنالیں۔

(ساؤتھ ایشیا ٹریبیون کی رپورٹ)

☆☆ اصلاً یہ خبر انڈیا سے آئی ہے تاہم خبر کے مطابق پاکستان کے ایک سابق فوجی افسر اور دفاعی ماہر اے ایچ امین نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن داخل کی ہے۔اس میں گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں قوم کو لوٹ کر کھا جانے والے ''محافظینِ قوم'' پر کرپشن کے الزامات لگائے گئے ہیں۔پٹیشن کے مطابق متعدد سابق اور موجودہ فوجی جرنیلوں، ائر مارشلوں اور ریٹائرڈ ایڈمرلوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے دفاعی سامان کی خریداری میں کروڑوں کے کمیشن کھائے اور کروڑوں کے گھپلے کئے۔پاکستانی اخبارات ابھی اس خبر کے معاملے میں خاموش ہیں۔تاہم لگتا ہے کہ یہ خبر بڑی حد تک درست ہے۔اگر یہ کمیشن اور گھپلے درست ثابت ہوئے تو پاکستان کے سیاستدانوں کی ساری کرپشن ماند پڑ جائے گی۔اور قوم کو معلوم ہوگا کہ براہِ راست اور بالواسطہ دونوں طرح سے قوم کا مجموعی طور پر اسی فیصد بجٹ کھا جانے والی ہماری بہادر افواج کے اعلیٰ ترین افسران اور بھی کیا کیا گل کھلاتے رہے ہیں۔دیکھیں

یہ حقائق کھل کر سامنے آتے ہیں یا دبا دیئے جاتے ہیں۔اگر جنرل پرویز مشرف واقعی کرپشن کے خلاف ہیں تو ان الزامات کی ٹرانسپیرنٹ تحقیق کرائیں۔

☆☆ قوم کو ایک اور ضیاع الحق کی ضرورت ہے۔

(جنرل ضیا کی برسی پر ان کے صاحبزادہ اعجاز الحق کا ایمان افروز بیان)

☆☆ جنرل ضیاء الحق کے دور میں پاکستان نے سوویت یونین کے خاتمہ کا جو کارنامہ انجام دیا تھا، اس کا ایک زہریلا پھل علاقائیت، فرقہ واریت، کلاشنکوف اور ہیروئن کلچر کی صورت میں وہ خود ملک میں رائج کر گئے تھے۔ان کے پیدا کردہ افغان مجاہدین، جن کی آپسی لڑائیاں ختم نہیں ہوتی تھیں، خانہ کعبہ میں بیٹھ کر قسمیں کھا کر صلح کے عہد و پیمان کر کے آئے اور آتے ہی پھر لڑنے لگے (کیا عجب یہ کعبہ شریف میں بیٹھ کر جھوٹی قسمیں کھانے کا ہی عذاب ہو جو افغانستان کے مجاہدین کے ساتھ باقی قوم کو بھی لے بیٹھا)۔جنرل ضیاع الحق نے سوویت یونین کی شکست و ریخت میں بنیادی کردار ادا کر کے ''امریکی جن'' کو بوتل سے پوری طرح باہر نکال دیا۔آج امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور بن کر جو کچھ کر رہا ہے، یہ سب جنرل ضیاع الحق کے کارناموں کا زہریلا پھل ہے۔''ایک اور جنرل ضیاء الحق'' سے تو جنرل پرویز مشرف ہی بہتر ہیں۔اگر جنرل ضیاع الحق جیسا کوئی جنرل آ گیا تو ملک کے ساتھ باقی دنیا کا بھی پتہ نہیں کیا کچھ کرا دے۔

☆☆ امریکی وزیر خارجہ کے نام آنے والے ایک لفافے سے پاؤڈر برآمد ہونے سے دفتر وزارتِ خارجہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ (اخباری خبر)

☆☆ بڑی عجیب بات ہے کہ امریکہ افغانستان سے لیکر عراق تک ''ڈیزی کٹر'' اور ''بموں کی ماں'' جیسے بم گراتا ہے تو اس کے بعد بھی لوگ امریکہ سے خوفزدہ نہیں ہوتے اور وہاں ابھی تک موجود عوامی مزاحمت امریکہ سے شدید نفرت کی علامت بن چکی ہے۔ان کے برعکس امریکہ کے ایک دفتر میں لفافے میں سے پاؤڈر نکلنے پر بھی خوف و ہراس پھیل جاتا ہے۔بیشک امریکی قوم بہت بہادر قوم ہے۔ویسے یہ سب کچھ ڈرامہ قسم کی کوئی چیز بھی ہوسکتا ہے۔نائن الیون کے فوراً بعد امریکہ میں ''اینتھراکس'' کا ڈرامہ رچایا گیا تھا۔''اینتھراکس'' سے اموات کا خوف دلایا گیا اور اس سے بچاؤ کیلئے دوا تیار کر کے کروڑوں ڈالر چند دنوں میں کما لئے گئے۔ایسے ہی سارس کا ہوّا کھڑا کیا گیا۔لیکن مجال ہے یہ بیماری امریکہ کا رُخ کرتی۔یہ سارا جراثیمی ڈرامہ ان ملکوں میں رچایا گیا جو امریکی پالیسیوں پر کھل کر یا دبے دبے انداز سے اعتراض کر چکے تھے۔بہر حال امریکہ بہادر زندہ باد!

☆☆ **سیتا وائٹ نے ایک بار پھر عمران خان کو اپنی بیٹی کا باپ قرار دیتے ہوئے بیٹی کے حق کا مطالبہ کر دیا۔بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ پہلی بار جب سیتا وائٹ کا سکینڈل سامنے آیا تھا تب واضح طور پر اس میں نواز شریف کا ہاتھ شامل تھا۔اب پھر سے یہ مسئلہ اٹھایا جا رہا ہے تو لگتا ہے چوہدری برادران نے عمران خان کو سیاسی طور پر بلیک میل کرنے کے لئے پھر بی بی سیتا کو اکسایا ہے۔مشرق کی سیتا نے خود پر الزام برداشت کر لئے تھے لیکن اپنے رام کی عزت پر آنچ نہیں آنے دی تھی۔لیکن یہ مغرب کی سیتا ہے۔عمران خان کے سیاسی حریفوں کے اکسانے پر یہ اپنی آئی پر آ گئی تو پھر عمران خان اس سے پوچھتے پھریں گے:''سیتا! توں اے میرے نال کی کیتا؟''۔۔۔اس اسکینڈل کے سیاسی پہلو سے قطع نظر ویسے اگر واقعی سیتا کی بیٹی عمران خان کی بیٹی ہے تو انہیں اپنی غلطی اور بیٹی دونوں کو قبول کر لینا چاہئے۔یہ سائینس کے عروج کا زمانہ ہے۔اب کسی کی ولدیت معلوم کرنا کوئی مسئلہ نہیں رہا۔البتہ اگر الزام جھوٹا ہے تو پھر عمران خان کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔لیکن سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟ یہ تو اب عمران خان ہی بہتر جانتے ہیں۔

☆☆ **امریکہ پاکستان کو چھ C-130 طیارے دے رہا ہے۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ خبر اچھی تو ہے لیکن اس میں شر کا ایک پہلو موجود ہے۔جنرل ضیاع الحق امریکہ کے انتہائی پسندیدہ پاکستانی حکمران تھے۔لیکن جب امریکہ نے ان سے نجات حاصل کرنا چاہی تھی،تب وہ C-130 میں ہی سوار تھے اور اسے حادثہ پیش آ گیا تھا۔کہیں C-130 کا یہ نیا تحفہ اپنے اندر کوئی معرفت کا نکتہ تو نہیں لے کر آ رہا؟

☆☆ **بغداد میں اقوام متحدہ کے دفتر پر خود کش حملہ۔۲۰ افراد ہلاک۔۔۔امریکی صدر کو جب اس حملہ کی اطلاع دی گئی،وہ گولف کھیل رہے تھے۔انہوں نے حملہ کی اطلاع ملتے ہی فوراً کھیل ادھورا چھوڑ دیا۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ اس خبر کا یہ پہلو بہت اہم ہے کہ جب بغداد میں اقوام متحدہ کے دفتر پر کار کے ذریعے حملہ کی خبر ملی تو صدر بُش نے فوراً اپنا کھیل ادھورا چھوڑ دیا۔یہ ان کا فطری ردِعمل تھا۔اسی ردِعمل کے ساتھ اب ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ہوائی جہازوں کے حملوں کی خبر پر صدر بُش کے ردِعمل کو یاد کیجئے۔وہ بچوں کے ایک اسکول میں بچوں کے ساتھ محوِ گفتگو تھے۔جب انہیں پہلا جہاز ٹکرانے کے حادثہ کی اطلاع ملی،انہوں نے اسے کسی تشویش کے بغیر سنا اور پھر بچوں کے ساتھ محوِ گفتگو ہو گئے۔وہ لگ بھگ بیس منٹ تک بچوں کے ساتھ مصروف رہے۔گویا وہ ابھی مزید حملوں کی خبریں سننے تک خود کو وہیں مصروف رکھنا چاہتے تھے۔منصوبہ بندی کے ساتھ کئے جانے والا ڈرامہ اور حقیقی حملہ میں کیا فرق

ہوتا ہے؟ صدر بُش کے دونوں ردِعمل اس کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔یہ تصویریں تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔امریکہ کو اس حقیقت کا سامنا کرنا ہی پڑے گا کہ ورلڈ ٹریڈ ٹاور کا ڈرامہ کرنے والے ان کے اپنے سدھائے ہوئے تھے۔

☆☆ **بغداد میں اقوام متحدہ کے دفتر پر حملہ کے بعد اقوام متحدہ کے عملہ نے عراق کو چھوڑ دیا۔**

(اخباری خبر)

☆☆ نہ صرف اقوام متحدہ کا عملہ عراق سے چلا گیا ہے بلکہ عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کا عملہ بھی عراق سے واپس چلا گیا ہے۔اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوفی عنان نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ عراق میں امن و امان برقرار رکھنا امریکہ کی ذمہ داری ہے۔پہلے ہی سلیقے سے امریکی مطالبات کو رد کرنے والے فرانس اور جرمنی نے اپنی افواج عراق بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔جاپان جیسے امریکی حلیف ملک نے بھی اس سال فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔پولینڈ اور تھائی لینڈ کی افواج جو پہلے سے عراق میں موجود ہیں انہوں نے خطرے والے علاقوں میں جانے سے انکار کر دیا ہے۔جس فوج نے اگلے ماہ بغداد کا چارج سنبھالنا تھا وہ بھی اس سے مکر گئی ہے۔ایسے حالات میں انڈیا اپنے انکار پر مزید مضبوط ہو جائے گا اور پاکستان کے لئے بھی امریکی دباؤ سے نکلنے کی گنجائش بن گئی ہے۔اور تو اور اب برطانیہ کے وزیر خارجہ جیک اسٹرا بھی نیویارک میں جا کر یہ ڈپلومیٹک بیان دے رہے ہیں کہ''عراق میں امریکی فوج ہی کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے''۔گویا امریکہ کو اپنے بوئے ہوئے کو خود ہی کاٹنا ہو گا۔دیکھیں ابھی بُش انتظامیہ کی عالمی بدانتظامی اور تیل کی ہوس کیا کیا گل کھلاتی ہے۔

☆☆ **بہن بھائی کے معاملہ کے بیچ باپ کیا کر سکتا ہے۔سشما سوراج اور سومناتھ چٹر جی کے درمیان مکالمہ پر بھارتی لوک سبھا میں اسپیکر منوہر جوشی کے شگفتہ کمنٹس۔**

(اخباری خبر)

☆☆ پردھان منتری واجپائی جی کے خلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہو چکی۔اس دوران لوک سبھا میں خاصا ہنگامہ رہا۔اسپیکر منوہر جوشی کو بار بار غصہ آتا رہا۔تاہم انہوں نے کئی مرحلوں پر اپنی شگفتہ مزاجی کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ایک موقعہ پر پارلیمانی امور کی وزیر اور بی جے پی کی معروف رہنما سشما سوراج نے مارکسسٹ رہنما سومناتھ چٹر جی کو بھائی کہہ کر مخاطب کیا تو سومناتھ چٹر جی انہیں بہن کر مخاطب کیا۔اس پر اسپیکر منوہر جوشی نے کہا:''بھائی اور بہن کے بیچ باپ کیا کر سکتا ہے''۔یوں لڑائی جھگڑے کی فضا میں تھوڑی سی مسکراہٹ بھی بکھرتی رہی۔

☆☆ نیب ۱۹۹۰ء والا کرپشن کا دور واپس نہیں آنے دے گا۔نیب کا مقصد ہے کہ پاکستان کی لوٹی ہوئی دولت ترقی یافتہ ممالک سے واپس آئے۔

(نیب کے چیئرمین جنرل منیر حفیظ کے فرمودات)

☆☆ ملک میں ۱۹۹۰ء کی کرپشن والا دور تو واقعی ختم ہو گیا ہے لیکن اب ۱۹۹۹ء والا کرپشن کا دور جاری ہے۔ بیرون ملک اور اندرون ملک سے وصول کی جانے والی رقوم سے قوم کا کافی بھلا ہو چکا ہے۔۱۹۹۹ء سے اب تک تین ارب کے قرضے صاف ستھرے سیاسی خاندانوں، اور طبقۂ اشرافیہ کے دوسرے نیک پاک لوگوں کو معاف کئے جا چکے ہیں۔ پاک فوج کے بڑے جرنیلوں کو ان کی عظیم قومی خدمات کے سلسلے میں چولستان میں کوڑیوں کے مول ہزاروں ایکڑ اراضی الاٹ کی جا چکی ہے۔ چوہدری شجاعت جیسے نہایت صاف ستھرے سیاستدان اور پی پی پی کے سزا یافتہ ''محبان وطن'' کا سزا یافتہ رہتے ہوئے وزیر بن جانا، اس دورِ حکومت کے کرپشن سے پاک ہونے کا سب سے بڑا اور منہ بولتا ثبوت ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جب جنرل منیر حفیظ اپنے اس عہدے سے ہٹیں گے تو ان کے کیا کیا کارنامے سامنے آتے ہیں۔

☆☆ عالمی یومِ مچھر اس سال بھارت میں بھی منایا جائے گا۔ (اخباری خبر)

☆☆ سر رونالڈ راسن نے ۲۰ ر اگست ۱۸۹۷ء میں مچھر میں ملیریا کے جراثیم پائے جانے کا پتہ چلایا تھا۔جس سے اس بیماری کی روک تھام کے لئے موثر دوائیں تیار کی جا سکیں۔اس تحقیق پر ان کو ۱۹۰۲ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا تھا۔۲۰ ر اگست کی تاریخ یومِ مچھر کے طور پر منائی جاتی ہے کیونکہ اسی دن سر رونالڈ راسن نے ملیریا کے جراثیم کا پتہ چلایا تھا۔اس خبر کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ مذکورہ سائنسی محقق نے یہ تحقیق انڈیا کی ریاست حیدر آباد دکن کے شہر سکندر آباد میں کی تھی۔ چنانچہ اس سال پہلی بار بھارت میں بھی عالمی یومِ مچھر منایا گیا۔اس یوم کو منانے کے لئے مچھر کش ادویات تیار کرنے والی کمپنی گڈ نائیٹ نے انتظام کیا ہے۔مقصد یہ ہے کہ اس بیماری کی روک تھام کے سلسلے میں عوام میں بیداری پیدا کی جائے۔بہر حال یومِ مچھر کی ترکیب عمدہ ہے۔

☆☆ ہندوستانی لوک سبھا میں گائے کشی کے خلاف قانون بنانے کی تجویز پر ہنگامہ۔قانون سازی موخر ۔۔۔کاروائی جاری۔ (اخباری خبر)

☆☆ اس خبر کے کئی پہلو ہیں۔ ہندوا کثریت کے جذبات کے احترام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایسا کیا جائے تو جہاں انتہا پسند ہندوؤں کے ہاتھوں مسلم کشی اور دیگر اقلیت کشی عام بات ہو گئی ہو وہاں گاؤ کشی کے سلسلے میں کسی کے

جذبات کے احترام کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے؟ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہونے کا دعویدار ہے۔ایک سیکولر ملک میں کسی کے جذبات کے احترام کے لئے دوسرے کے جذبات سے کھیلنا مناسب نہیں۔اسی بنیاد پر مسلمان مطالبہ کر سکتے ہیں کہ خنزیر حرام ہے سور کشی پر بھی پابندی عائد کی جائے۔جبکہ ہندوستان کی کم از کم تین پہاڑی ریاستیں ایسی ہیں جو ہندو ہوتے ہوئے سور اور گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔وہ ریاستیں کسی طور ایسے قانون کو اپنے صوبوں میں نافذ نہیں ہونے دیں گی۔تو کیا

پھر یہ قانون صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو مزید دبانے کے لئے بنایا جا رہا ہے؟ اس خبر کے اور بھی کئی پہلو ہیں۔لوک سبھا سے ہی ان پہلوؤں کو سامنے آنے دیتے ہیں اور آنے والے وقت کا انتظار کرتے ہیں۔

☆☆

۱۰ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ۔۔۔۸ ر ستمبر ۲۰۰۳ء

☆☆ امریکہ عراق سے اپنی فوجوں کی واپسی کا ٹائم ٹیبل دے۔برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری کوفی عنان کا بیان۔ (اخباری خبر)

☆☆ امریکہ کو جب تک عراق میں ویت نام جتنی مار نہیں پڑے گی تب تک اسے سمجھ نہیں آئیگی۔اس لئے ابھی اسے مار پڑنے دیں۔بتدریج عالمی سطح پر امریکہ نہ صرف تنہا ہوتا جا رہا ہے بلکہ اپنی عالمی ساکھ بھی برباد کرتا جا رہا ہے۔طاقت کا گھمنڈ انسانوں کو ایسے ہی مقامات سے گزار کر عبرت کا نشان بنایا کرتا ہے۔فی الحال تو ایک ہی بات پکی ہے کہ کوفی عنان اگلے دورانیہ کے لئے اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری نہیں بن سکیں گے۔اتنی اخلاقی جرات کی اتنی سزا تو ملنی چاہئے۔

☆☆ امریکی عوام کو بتایا جائے کہ عراق میں امریکی فوج کب تک رہیگی (امریکی سینیٹر کا مطالبہ)

☆☆ امریکی سینیٹ میں امور خارجہ کمیٹی کے سربراہ سینیٹر جوزف بیڈن نے امریکی صدر بُش سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکی عوام کو بتائیں کہ امریکی فوج کب تک عراق میں رہے گی۔انہوں نے خبر دار کیا کہ اگر صدر بُش نے وقت کا واضح تعین نہ کیا تو وہ اگلے صدارتی الیکشن میں ناکام ہوں گے۔اس خبر سے امریکہ کے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔لیکن صدر بُش جو چاہے کر لیں اگلے الیکشن میں انہیں عوامی تائید تو کیا پچھلے الیکشن کی طرح کوئی عدالتی سپورٹ بھی صدر نہیں بنوا سکے گی۔خدا نے چاہا تو تیل کے عالمی قزاقوں کو تیل کی قیمت عراقی عوام کے

ساتھ امریکی فوجیوں کے لہو کی صورت میں ہی ادا کرتے رہنا ہوگی۔اور تیل پھر بھی ان کے لئے تاجرانہ منفعت کا موجب نہیں بن سکے گا۔

☆☆ پاکستانی وزیرداخلہ فیصل صالح حیات کی برطانیہ میں آمد۔ائرپورٹ پر جامہ تلاشی اور پون گھنٹہ تک سامان کی چیکنگ کی گئی۔ (اخباری خبر)

☆☆ یہ بہت ہی افسوسناک خبر ہے۔پاکستان کا وزیرداخلہ اگر ان ملکوں میں اتنا بےاعتبار سمجھا جاسکتا ہے تو پھر باقی قوم کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ویسے یہ بھی ممکن ہے کہ برطانوی حکام کو فیصل صالح حیات کی غیر صالحانہ ''پیٹریاٹ ازم'' کا اچھی طرح علم ہوا اور اسی لئے انہوں نے ان کو قابلِ اعتبار نہ سمجھا ہو۔

اس لئے اس وقت تک ان کی اور ان کے سامان کی تلاشی لی جاتی رہی جب تک حکام کی تسلی نہ ہوگئی۔اس واقعہ سے ہماری اور گوروں کی ایک دوسرے کے معاملہ میں ذہنیت کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے۔گوروں کے معاملہ میں ہمارا یہ حال ہے کہ اگر کوئی گورا چور رنگے ہاتھوں پکڑا جائے تو ہمارے خونخوار تھانوں کا کوئی بھی تھانے دار نہ صرف اس گورے چور کے لئے اپنی کرسی خالی کردے گا بلکہ اس سے تفتیش بھی ایسے کرے گا جیسے اس کی منت سماجت کررہا ہو۔حضور فیض گنجور! چوری کرتے ہوئے آپ کو زیادہ مشقت تو نہیں اٹھانا پڑی؟ مالک مکان نے آپ کی شان میں کوئی بےادبی تو نہیں کی؟

☆☆ عدالت میں داخل کی گئی اے۔ایس۔آئی کی تحریری رپورٹ کے مطابق بابری مسجد کے مقام پر مندر کے آثار ملے ہیں۔ (اخباری خبر)

☆☆ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی جو ٹیم بابری مسجد کے مقام پر تحقیقی کھدائی کا کام کررہی تھی۔اپنی اس کھدائی کے دوران اس کی جانب سے واضح طور پر اس قسم کے اشارے مل رہے تھے کہ بابری مسجد کے نیچے کوئی مندر نہیں مل رہا۔بلکہ ان دنوں میں یہ بڑی اہم اور بنیادی خبر بھی آئی تھی کہ مسجد کے نیچے بہت ساری ہڈیاں ملی ہیں۔وہ ہڈیاں کھائے جانے والے جانوروں کی تھیں،تب بھی ان کا تعلق غیر ہندو سے بنتا ہے اور اگر وہ انسانی ہڈیاں تھیں تب بھی کریا کرم کا عقیدہ رکھنے والوں کی ہڈیاں نہیں تھیں۔لیکن اب تماشہ یہ ہوا ہے کہ کھدائی کے دوران مندر کے آثار نہ ملنے کا اظہار کرنے اور کھدائی کی میعاد میں بار بار توسیع لینے والی تحقیقی ٹیم نے حکومتی دباؤ میں ایسے شواہد اپنی رپورٹ میں لکھ دیئے ہیں جنہیں وہاں دکھانا خود ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔مثلاً وہاں ایک ایسا ہال نما کمرہ بتایا گیا ہے جس کا سرے سے کوئی وجود نہیں ہے۔دوسری طرف کھدائی کے دوران ملنے والی ہڈیوں کا ذکر ہی نہیں ہورہا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رپورٹ بھی برسراقتدار سیاستدانوں کی سیاست کی بھینٹ چڑھادی گئی

ہے۔جہاں ایک دن پہلے سی بی آئی ایڈوانی جیسے لوگوں کو بابری مسجد کی شہادت میں ملوث بتا رہی ہو اور اگلے دن اس سے مکر جائے وہاں غیر جانبدار تحقیق و تفتیش کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔خدا بھارت کو ہر طرح کے فرقہ پرستوں سے بچائے جو سیکولر آئین اور مشترکہ تہذیبوں کا گہوارہ ہونے کے دعویدار انڈیا کی شناخت کو برباد کرنے پر تل گئے ہیں۔

☆☆ ممبئی میں ہولناک بم دھماکے۔۶۷ سے زائد انسان ہلاک۔سینکڑوں زخمی۔تحقیقاتی ایجنسیوں نے تحقیق شروع کردی۔ایل کے ایڈوانی کی جانب سے پاکستان کو ملوث کرنے کی کوشش اور شیخ رشید کا سخت ردعمل۔تحقیق میں اسرائیل کی جانب سے پیشکش کا انوکھا ڈرامہ۔

(خبروں کا خلاصہ)

☆☆ ممبئی میں ہونے والے ہولناک بم دھماکوں سے جو انسانی جانیں ضائع ہوئی ہیں وہ المناک سانحہ ہے۔تاہم اس دوران ایل کے ایڈوانی نے کسی تحقیقاتی ایجنسی کی رپورٹ کا انتظار کئے بغیر فوری طور پر ایسے بیانات دینا شروع کردیئے جن کا مقصد پاکستان کو اس دھماکے میں ملوث کرنا تھا۔اس پر پاکستان کے وزیر اطلاعات نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کوئٹہ میں نمازیوں پر حملہ میں پچاس سے زیادہ جانیں گئی تھیں اس کے باوجود ہم نے فوری طور پر بھارت کو اس میں ملوث کرنے سے گریز کیا تھا اور تحقیقاتی رپورٹس کا انتظار کرنے کو ترجیح دی تھی۔ بھارت کو بھی ایسا ہی بالغ نظر موقف اختیار کرنا چاہئے۔ایڈوانی جی اگر اپنی انتہا پسند ساکھ کو برقرار رکھنے کے لئے ایسے بیانات دیتے ہیں تو اسے ان کی سیاسی مجبوری سمجھا جاسکتا ہے ویسے الزام تراشی سے گریز کرکے دوستی کی کی طرف پیش رفت ہونی چاہئے۔ہاں اگر آپ کے اپنے تحقیقاتی ادارے پاکستان کے ملوث ہونے کی بات کریں تو پھر مسئلہ پر حقائق کی بنیاد پر غور کیا جاسکتا ہے۔اس سارے انسانی المیہ کے ساتھ مزید کھلواڑ یہ ہونے لگا ہے کہ اسرائیل نے بھارت کو پیش کش کردی ہے کہ وہ ان بم دھماکوں میں ملوث افراد کو بےنقاب کرنے کے لئے تحقیق کرنے کو تیار ہے۔یہودی لابی کا اس دھماکے میں اس حد تک دلچسپی لینا بہت سے سوالات کو جنم دے رہا ہے۔نائن الیون سے لے کر اب تک کے بہت سے تماشوں میں اسرائیلی اور یہودی کردار بہت معنی خیز رہا ہے۔

☆☆ پاکستان اور انڈیا کے مابین فضائی رابطے بحال کرنے کے سلسلہ میں ہونے والی میٹنگ ناکام ہو گئی۔اگلی میٹنگ اب نومبر میں ہوگی۔ (اخباری رپورٹ)

☆☆ بھارت نے عین اس وقت پاکستان پر شدید سفارتی اور فوجی دباؤ بڑھا دیا تھا جب پاکستان کو امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں افغانستان کی طرف پوری توجہ کرنا پڑی تھی۔تب انڈیا نے امریکی اشارے پر سہی، پاکستان پر دباؤ بڑھانے کے مختلف اقدامات کے ساتھ پاکستان سے سڑک، ریل اور فضائی سارے رابطے از

خود منقطع کر لئے تھے۔اب جب پاکستان کے ساتھ انڈیا کو دوستی کیلئے باہر سے مجبور کیا جا رہا ہے تو انڈیا پھر سے رابطے بحال کرنے لگا ہے۔بس سروس بحال ہو چکی۔ٹرین سروس کی بحالی کو بھارت نے فضائی رابطوں کی بحالی کے ساتھ مشروط کیا تھا۔اب پاکستان نے فضائی سروس کی بحالی کو کسی ایسے فیصلے سے مشروط کر دیا ہے کہ آئندہ کوئی ملک از خود ان رابطوں کو ختم نہ کر سکے۔اصولی طور پر پاکستان کی بات درست ہے اور انڈیا کو اندازہ ہو چکا ہے کہ فضائی پابندیوں کا اسے بہت زیادہ مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ انڈیا بے جا پابندیوں کے سلسلے میں اپنے سابقہ رویے کا جائزہ لے اور یہ طے کرے کہ آئیندہ کسی غیر ملکی کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں بننا۔انڈیا اور پاکستان کا اپنے معاملات آپس میں ہی طے کرنا بہتر ہے۔

☆☆ **سب اپنا ذہن صاف کر لیں ایل۔ایف۔او آئین کا حصہ ہے۔صدر پرویز مشرف نے ایل۔ایف۔او، پر بہت لچک دکھا دی۔اب اپوزیشن بھی لچک دکھائے۔**

(وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کا فرمان)

☆☆ جنرل پرویز مشرف نے ایل ایف او، پر کیا لچک دکھائی ہے؟ پہلے دن سے لے کر آج تک یہی جرنیلی حکم سنایا ہے کہ ایل ایف او آئین کا حصہ ہے۔اس جرنیلی حکمنامے میں کونسی لچک ہے؟ شیخ رشید اس کی نشاندہی فرما دیں تو مہربانی ہوگی۔افسوس یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف ایسے خوشامدیوں میں گھر کر رہ گئے ہیں۔جنرل ضیاع الحق پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا فوجی حکمران تھا لیکن اس نے بھی اپنے احکامات کو اسمبلی سے منظور کرا کے انہیں آئین کا حصہ بنایا تھا۔جنرل پرویز مشرف کو بھی کم از کم ویسا انداز کر لینا چاہیئے تھا۔وگرنہ وہ بے شک دس سال حکومت کر لیں یا بیس سال حکومت کر لیں۔آئینی حوالے سے ان کا موجودہ کردار انہیں داغدار رکھے گا۔کاش وہ اپنے خوشامدیوں کے موجودہ حصار سے نکل آئیں ورنہ اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے!

☆☆ **”وزیر اعظم شاستری کے جنازے میں پبلک کے ہجوم کو کنٹرول کرتے ہوئے جب ایک وزیر نے ایک جرنیل کو دیکھا تو اسے بلا کر کہا: یہ آپ کا نہیں پولیس کا کام ہے۔آپ یہاں سے چلے جائیں“**

(عبدالقادر حسن کے کالم ”غیر سیاسی باتیں“۔جنگ انٹرنیٹ ایڈیشن ۲۹ راگست ۲۰۰۳ء سے اقتباس)

☆☆ کاش پاکستان میں بھی ایک دو ایسے وزیر ہوتے جو فوجی جرنیلوں کو بتا سکتے کہ حکومتی اور انتظامی امور آپ کے کام نہیں ہیں۔اور ایسے وزیر خود واقعتاً حکومتی کام خوش اسلوبی سے سرانجام دینے والے ہوتے۔
یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔سویلین ہو یا فوجی جو ایک بار اقتدار میں آ گیا پھر اس کے ہاتھوں اس کے مخالفین میں سے شاید ہی کوئی بچ سکا ہو۔اور وہ خود پاکستان کا اصلی تے وڈا محافظ بن کر کرسئ اقتدار سے چپک کر رہ

گیا۔شاید اسی لئے ہمارے حکمران فوجی ہوں، بیورو کریسی والے ہوں یا عوامی ہوں، بیشتر حکمران بے عزت اور ذلیل ہو کر اقتدار سے الگ ہوئے۔عزت کے ساتھ اقتدار چھوڑنا کسی کو پسند نہیں آیا۔ہمارے پسندیدہ جنرل پرویز مشرف نے قوم کے ساتھ جو کرنا تھا، آئین کے ساتھ جو کرنا تھا وہ سب تو دیکھ لیا اور سمجھ بھی لیا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ خود اپنے ساتھ کیا کرتے ہیں؟

☆☆ **نجف میں خوفناک کار بم دھماکہ ممتاز شیعہ عالم آیت اللہ باقر الحکیم سمیت شہید ہونے والوں کی تعداد ۱۲۵ ہو گئی۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ باقر الحکیم اس وقت عراق میں امریکہ کے لئے بظاہر مسئلہ نہیں بنے ہوئے تھے۔اس کے باوجود ایسا لگتا ہے یہ دھماکہ خاص طور پر باقر الحکیم کو نشانہ بنانے کے لئے کرایا گیا ہے۔احمد شلابی سے بیان دلوایا گیا ہے کہ یہ دھماکہ صدام حسین کے ایما پر کرایا گیا ہے۔لیکن شواہد تو یہی بتاتے ہیں کہ یہ عراق پر جارح حملہ آور قوتوں کی سازش تھی۔مقصد شیعہ سنی اختلاف کو ابھارنا تھا۔یہ مقصد پورا نہیں ہو سکا۔ایسی دہری سازشوں کے باوجود عراق میں امریکہ کے مسائل کم نہیں ہوں گے۔مزید بڑھیں گے۔

☆☆ **۲۰۱۴ء میں زمین کے فنا ہو جانے کا خطرہ۔(برطانوی ماہرین فلکیات کا انکشاف)**

☆☆ برطانوی ماہرین فلکیات نے انکشاف کیا ہے کہ خلا میں ایک ایسی چٹان دیکھی گئی ہے جو مارچ ۲۰۱۴ء تک زمین سے ٹکرا کر یہاں قیامت برپا کر سکتی ہے۔اس چٹان کو ”۲۰۰۳ کیو کیو ۴۷“ کا نام دیا گیا ہے۔اس کا وزن دو ارب ساٹھ کروڑ ٹن بتایا جا رہا ہے۔ایٹم بم کے مقابلہ میں اس کا تباہ کن اثر کئی لاکھ گنا زیادہ ہوگا۔اس چٹان کی رفتار زمین سے ٹکراتے وقت ۷۵ ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔ابھی تک یہ نہیں اندازہ کیا جا سکا کہ یہ زمین کے کس حصے سے ٹکرائے گی۔میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا کچھ ہوا تو یہ چٹان صرف امریکہ کے وائٹ ہاؤس اور پینٹا گون کی طاقت کے مراکز پر گرے گی۔۲۰۱۴ء تک امریکہ کو مہلت ہے کہ وہ عالمی سطح پر اپنی فرعونیت اور نمرودیت سے باز آ جائے۔ویسے اس ساری خبر کا سب سے دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس چٹان کے زمین سے ٹکرانے کا چانس ایک فیصد نہیں بلکہ نو لاکھ میں سے ایک ہے
اس کا مطلب ہے امریکہ کو کچھ نہیں ہوگا اور امریکی حکمرانوں کی موجودہ حرکتیں جاری رہیں گی۔

☆☆ بعد کی خبروں کے مطابق مذکورہ چٹان نے زمین سے اپنا رُخ تبدیل کر لیا ہے۔لیکن اس چٹان کا کیا اعتبار کب پھر اسی طرف رُخ کر لے۔جو کچھ فلک دکھائے سو ناچار دیکھنا

☆☆ **ایل ایف او آئین کا حصہ بن چکا ہے، آئین کا تحفظ اور اس کی پاسداری عدلیہ کی ذمہ داری ہے۔ عدلیہ یہ ذمہ داری پوری کرتی رہے گی۔**

(لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس افتخار حسین چوہدری)

☆☆ ایل۔ایف۔او کس بنیاد پر آئین کا حصہ بن چکا ہے؟ چوہدری افتخار حسین صاحب نے اس آئینی نکتے کو بھی واضح کر دیا ہوتا۔افتخار حسین چوہدری صاحب کا بیان پڑھ کر یہ نہیں لگتا کہ موصوف ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہیں بلکہ ایسے لگتا ہے جیسے چوہدری شجاعت حسین کے قریبی عزیز ہیں۔چوہدری افتخار حسین صاحب کو یاد ہوگا کہ ایک چیف جسٹس قاضی شریح بھی ہوتا تھا۔عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے!

☆☆ **جنرل پرویز مشرف نے سندھیوں کی تذلیل کا موقعہ غنیمت جانا ہے۔۔۔تعجب ہے کہ سندھیوں کو کس جانب دھکیلا جا رہا ہے۔اللہ ملک کو قائم ودائم رکھے۔ایسی باتیں نہ جانے کیا رنگ دکھائیں گی۔ (پیپلز پارٹی کی رکن سندھ اسمبلی فرحین مغل کے خط سے اقتباس۔بحوالہ کالم ''حرفِ تمنا''مطبوعہ جنگ انٹرنیٹ ایڈیشن ۴؍ستمبر ۲۰۰۳ء)**

☆☆ یہ خط سندھیوں کے دلی غم وغصہ کا عکاس ہے۔حقیقت یہ ہے مجموعی طور پر ہمارے ارباب اقتدار نے سندھ اور سندھیوں کے ساتھ بہت ناجائز زیادتیاں کی ہیں۔ذوالفقار علی بھٹو کا عدالتی قتل فوجی ٹولے اور عدالت کے پنجابی ججوں کی ملی بھگت سے ہوا۔غیر پنجابی ججوں نے بھٹو کو بری کیا اور پنجابی ججوں نے جنرل ضیاع الحق کے حکم کے مطابق بھٹو کو سزائے موت سنائی۔اس کے برعکس جب ایک پنجابی وزیر اعظم (نواز شریف) کی بات آئی تو اسے سزا دینے کی بجائے ملک بدر کر دیا گیا اور اب واپسی کی گنجائشیں بھی نکالی جا رہی ہیں۔آصف زرداری کتنے مقدموں سے بری ہو کر بھی ضمانت پر رہائی کے حق سے محروم ہیں۔ان پر جتنی کرپشن کے الزام ہیں اس سے زیادہ کرپشن خود وہ لوگ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں جو زرداری کی قید کے ذمہ دار ہیں۔سندھی زرداری قتل کے کئی مقدمات سے باعزت بری ہو کر بھی قید میں ہیں اور اہل زبان کے عشرت العباد قتل اور دہشت گردی کے کسی مقدمے سے عدالتی طور پر بری ہوئے بغیر برطانیہ سے بلا کر سندھ کے گورنر بنائے جا چکے ہیں۔اس کے باوجود سندھیوں نے بے نظیر کی قیادت میں آج تک وفاق پاکستان کی بات کی ہے۔قاتلوں،لٹیروں اور چوروں رسہ گیروں کو حکومتی عہدے دینے والے اور بے نظیر اور آصف زرداری کے ساتھ متضاد سلوک کرنے والے فوجی حکمران کیا ان لوگوں کو اسی بات کی سزا دینا چاہتے ہیں کہ وہ ابھی تک وفاق کی بات کیوں کر رہی ہیں؟ کیا انہیں اسی طرف دھکیلا جا رہا ہے کہ وہ سندھ کو پاکستان سے الگ کرانے والوں کا کام آسان کریں؟

☆☆ **ہم نے طالبان کی کمر توڑ دی ہے۔(پاکستانی وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کا بیان)**

☆☆ **طالبان کی مزاحمت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے(افغان وزیر خارجہ عبداللہ عبداللہ کا بیان)**

☆☆ افغانستان میں طالبان کے خلاف سرگرم دوا ہم افراد کے بیان آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔اس پر ہم کیا تبصرہ کر سکتے ہیں۔البتہ شیخ رشید نے کمر توڑنے کی بات کی تو اس سے دھیان خوامخواہ ''دردِکمر'' کی طرف چلا گیا۔اگرچہ شیخ رشید ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں لیکن اس عمر تک پہنچتے پہنچتے انہیں ''دردِکمر'' کا خاصا تجربہ ہو چکا ہے۔تجربہ کی اس بات سے اب میرا دھیان امریکہ میں مقیم ایک ''شاعرہ'' کی طرف جا رہا ہے۔جو ہیں تو ایسی کہ لوگ دردِ دل اور دردِ جگر میں مبتلا ہو جائیں۔لیکن وہ اتنی فراخدل ہیں کہ دردِ دل اور دردِ جگر میں مبتلا ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو فوراً ''دردِکمر'' عطا کر دیتی ہیں۔گویا نتائج کے اعتبار سے ان کے ساتھ کچھ ویسا سلوک کرتی ہیں جیسا بقول شیخ رشید انہوں نے طالبان کے ساتھ کیا ہے۔

☆☆

۲۰؍رجب المرجب ۱۴۲۴ھ۔۔۱۸؍ستمبر ۲۰۰۳ء

☆☆ **گیارہ ستمبر ۲۰۰۳ء کو نائن الیون کے سانحہ کی یاد منائی گئی۔ (میڈیا رپورٹس)**

☆☆ اس سانحہ کے حوالے سے ابھی تک امریکی حکام اور خفیہ ادارے ایسا کوئی مواد سامنے نہیں لا سکے جس سے امریکی عدالتیں ان لوگوں کو مجرم مان لیں جن کو دو سال سے امریکی میڈیا اس سانحہ کا مجرم قرار دیتا آ رہا ہے۔یہ بہت بڑا المیہ ہے اور امریکی عدل وانصاف کے دامن پر خونی دھبہ ہے۔کیونکہ اسی سانحہ کی آڑ لیکر افغانستان اور عراق پر حملوں کا کھیل شروع ہوا ہے اور ابھی یہ شیطانی کھیل رُکنے کا نام نہیں لے رہا۔بلکہ اس کھیل کے کھلاڑی عالمی ڈریکولا کا روپ اختیار کر چکے ہیں۔بہت سے سوال ہیں جن کے جواب ابھی تک امریکی اتھارٹیز کی طرف سے نہیں دیئے جا سکے۔ایسے سوال جن سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارتوں پر حملہ کرنیوالے امریکہ اور اسرائیل کے اندر سے برآمد ہو جاتے ہیں۔

☆☆ **دنیا کو درپیش بحران کا سبب عدل کا فقدان ہے۔**

(تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے سربراہ کا بیان)

☆☆ آغا سید حامد علی شاہ موسوی سربراہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان نے مرض کی تشخیص تو بالکل درست کی ہے۔المیہ یہ ہے کہ سماجی سطح پر سب سے زیادہ عدل کا فقدان مسلمان معاشروں میں پایا جاتا ہے۔اس وقت امریکہ کی زیرِ قیادت جو عالمی دہشت گردی ہو رہی ہے،اور اس میں انصاف کا جو خون ہو رہا ہے وہ سب ظلم ہے۔اس کے باوجود ان ممالک میں دیکھا جائے تو اندرونی طور پر عدل وانصاف کا پورا نظام انہوں نے رائج کر رکھا ہے۔ملکی قانون کے مطابق جو فیصلہ ہوگا عمومی طور پر شفاف ہوگا۔ان کے برعکس مسلمان کہلانے والے تمام معاشروں میں اپنوں پر ہی ظلم،اور ناانصافیوں کی حد ہوگئی ہے۔عدل کا جو فقدان اس وقت مسلمان کہلانے والے معاشروں اور مسلمان کہلانے والی تنظیموں کے اپنے اندرونی دائروں میں ہے وہ از حد تکلیف دہ اور شرمندہ کرنے والا ہے۔اسی لئے کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ اس وقت عالمِ اسلام پر جو ''امریکی عذاب'' آیا ہوا ہے کہیں یہ خدا کی طرف سے مسلمانوں کو عدل وانصاف سے منہ پھیر لینے کی سزا تو نہیں مل رہی؟

☆☆ **سعودی شہزادہ اور ولی عہد پرنس عبداللہ کا دورۂ روس۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ آدھی صدی سے زیادہ عرصہ تک سعودی عرب اور اس کے زیرِ اثر ممالک نے سابق سوویت یونین سے نہ صرف تعلقات استوار نہیں کئے بلکہ ''سوویت یونین مخالف امریکی خواہشات'' کی تکمیل کے لئے امریکہ کے ہاتھوں فخریہ طور پر ''ٹشو پیپر'' کی طرح استعمال ہوتے رہے۔(یہ ٹشو پیپر میں نے احتراماً لکھ دیا ہے۔عملاً جس طرح سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ممالک امریکہ کے ہاتھوں استعمال ہوئے ہیں اس کے لئے استعمال ہونے والی ایک اور چیز کا نام زیادہ مناسب ہے لیکن قلم اور تہذیب اس کی اجازت نہیں دیتے،اس لئے ٹشو پیپر سے ہی کام چلا رہا ہوں)۔آج جب امریکہ مسلمانوں کے ذریعے سوویت یونین کو توڑ کر خود اسلامی ممالک کے خلاف ہی دہشت گردی پر اتر آیا ہے تو اب سعودی عرب کے شہزادوں کو روس کی یاد آ گئی ہے۔ہماری پاک فوج کے اعلیٰ افراد بھی اب روس کے چکر لگانے لگ گئے ہیں۔شہزادہ عبداللہ اور پرویز مشرف سے ملتے وقت روسی قیادت دل ہی دل میں کہہ رہی ہوگی۔؎

کی مِرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

اِدھر ہمارے جنرل پرویز مشرف اور شہزادہ عبداللہ جیسے قائدین میں سے ہر قائد روسی قائدین سے ملتے ہوئے دل ہی دل میں کہتا ہوگا ؎

خود بھی اجڑ گیا ہوں میں تجھ کو اجاڑ کر

☆☆ **کشمیر کی حریت کانفرنس میں پھوٹ تیرہ جماعتوں نے عباس انصاری کو چیئرمین شپ سے ہٹا دیا۔**
(اخباری خبر)

☆☆ یہ بہت ہی افسوسناک خبر ہے۔لگتا ہے انڈیا کے جو مقرر کردہ افراد کشمیری رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے ان کا مقصد کشمیریوں کے مطالبات پورے کرنا نہیں تھا بلکہ کشمیریوں میں پھوٹ ڈلوانا تھا۔انڈیا کی یہ پالیسی وقتی فائدے کی حد تک تو شاید کام کر جائے لیکن مستقل امن کے قیام کا مقصد اس سے حاصل نہیں ہو سکے گا۔

☆☆ **پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر کی چارسدہ میں خان عبدالولی خان سے ملاقات۔انڈیا کے دورے کی دعوت۔پردھان منتری واجپائی سمیت اہم ملکی رہنماؤں سے ملاقات کا پروگرام۔**
(اخباری خبر)

☆☆ خان عبدالولی خان کے ساتھ نئے ہندوستانی ہائی کمشنر کی ملاقات پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔پاکستان کے وہ تمام دینی اور سیاسی عناصر جو ماضی میں کانگریس کے حلیف رہے ہیں،ان کے ذریعے حالات کو بہتر بنانے کی کوئی صورت نکلتی ہے تو ضرور نکالنی چاہئے۔تاہم یہ عجیب بات ہے کہ جنرل پرویز مشرف اور ان کی حکومت کے لوگ بار بار ملاقات کی درخواست کئے جا رہے ہیں اور ہندوستانی حکومت اس درخواست پر ذرا غور نہیں کر رہی جبکہ سابقہ کانگریس نواز علماء اور سیاسی شخصیات کو بڑے پیمانے پر ''ملاقات کا شرف'' بخشا جا رہا ہے۔کہیں ہندوستانی حکومت حریت کانفرنس کی طرح پاکستان میں بھی ایسی کوئی گیم تو نہیں کھیل رہی؟

☆☆ **اگر امریکہ نے سعودی شاہی خاندان سے منہ موڑ لیا تو اس ملک میں طالبان جیسا نظام جگہ لے سکتا ہے۔** **(سعودی عرب میں امریکی سفیر رابرٹ جارڈن کا بیان)**

☆☆ طالبان کا نظام کئی لحاظ سے پہلے ہی سعودی عرب میں رائج ہے۔امریکہ کی نظر میں طالبان کا اصل قصور یہ تھا کہ انہوں نے امریکی خواہشات کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کیا تھا۔ورنہ فقہ کے نفاذ کی حد تک تو طالبان اور سعودی عرب میں زیادہ فرق نہیں تھا۔غالباً امریکی سفیر یہ کہنا چاہتے تھے کہ اگر سعودی خاندان سے منہ موڑا گیا تو وہاں امریکہ کے خلاف سخت موقف رکھنے والے حلقے آگے آ جائیں گے۔اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ امریکہ کی موجودہ انتظامیہ نے اپنی جارحانہ اور انسانیت سوز کارروائیوں سے سعودی عرب سمیت دنیا بھر میں ایسے لوگوں کی تعداد میں

اضافہ کردیا ہے جوامریکہ سے شدید نفرت کرتے ہیں۔موجودہ امریکی انتظامیہ نے تیل کی ہوس میں جو کچھ بویا تھا ویسا ہی اس کا پھل سامنے آرہا ہے۔

☆☆ میکسیکو کے شہر کینکن میں عالمگیریت کے خلاف مظاہرین نے برہنہ ہوکر مظاہرہ کیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ یہ عجیب بات ہے کہ WTO میں شمولیت کے معاملے میں تیسری دنیا کے ممالک میں امریکہ نواز عناصر تو بیتاب ہوئے جارہے ہیں اور پڑھے لکھے ترقی یافتہ ممالک کے عام عوام اسے انسانیت سوز قرار دے رہے ہیں۔ کینکن میں سڑکوں پر تو مارچ کیا گیا اور ساحل پر عریاں ہوکر مظاہرہ کیا گیا۔اس سے قبل جب بُش جونیئر کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے ہورہے تھے تب ایک جلوس میں ایک بڑا حلقہ برہنہ خواتین و حضرات کا چل رہا تھا۔غالباً اسطرح مغربی دنیا کے عوام صدر بُش کو بتا رہے ہیں کہ اگر تم اپنے عزائم میں ننگے ہوکر سامنے آگئے ہوتو یہ لو ہم ویسے ہی برہنہ ہوجاتے ہیں۔

☆☆ اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کا دورۂ بھارت۔۔سرکاری سطح پر خیر مقدم۔عوامی سطح پر مخالفت میں شدید مظاہرے۔
(اخباری رپورٹس)

☆☆ انتہا پسند یہودی ایریل شیرون کو انتہا پسند ہندو ایڈوانی اور واجپائی کے ہمنواؤں نے بھارت میں خوش آمدید کہا ہے۔انتہا پسند یہودی اور انتہا پسند ہندوؤں کے اس میل پر انتہا پسند عیسائی جارج ڈبلیو بُش نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔لیکن انڈیا کے مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد نے ایریل شیرون کی آمد پر شدید غصہ اور نفرت کا اظہار کیا ہے۔اس سلسلے میں ملک بھر میں متعدد جلوس نکالے گئے۔دہلی میں جب انتہا پسند اور دہشت گرد یہودی ایریل شیرون کو گارڈ آف آنر دیا جارہا تھا،وہیں باہر عوام کا جلوس ''فلسطینیوں کے قاتل واپس جاؤ'' کے نعروں سے اسے اس کا اصل چہرہ دکھا رہا تھا۔بائیں بازو کے سیاستدانوں نے اس موقعہ پر ایریل شیرون کو ''جنگی مجرم'' قرار دیا۔

☆☆ پاکستان اور بھارت کا ایک دوسرے کو ایٹمی ہتھیاروں سے مرعوب کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔

(جنرل پرویز مشرف کا ایک روسی اخبار کو انٹرویو)

☆☆ یہ انٹرویو ایسے موقعہ پر آیا ہے جب اسرائیلی وزیر اعظم ہندوستان کے دورے پر ہے۔انڈیا کی بی جے پی حکومت نہ صرف اسرائیل سے جدید تر اسلحہ خریدنے کے معاہدے کر رہی ہے بلکہ میزائل شکن نظام بھی لے رہی ہے۔ایسی فضا میں جنرل صاحب کا یہ بیان کچھ جچ نہیں رہا۔اس سے بہتر تھا کہ وہ ایل ایف او کے حق میں کوئی

آئینی لطیفہ قسم کا بیان دے دیتے۔پاکستانی عوام کو تھوڑا سا ہنسنے اور تھوڑا سا رونے کا موقعہ مل جاتا۔

☆☆ ایشیائی نیٹو قائم ہوگی۔بھارت کا کردار بنیادی ہوگا۔

(واشنگٹن کی امریکی فارن پالیسی کے نائب صدر کا بیان)

☆☆ یہ بظاہر ایک معمولی سی خبر ہے لیکن حقیقتاً جنوبی ایشیا کے امن کو غارت کرنے کا گھناؤنا امریکی منصوبہ ہے۔امریکہ جو ابھی تک یورپی یونین کے وجود کو دل سے قبول نہیں کرسکا اور اس کی شکست وریخت کے لئے سازشوں میں مصروف رہتا ہے،اس نے سارک یونین کے موثر ہونے سے پہلے ہی جنوبی ایشیا میں اس خواب کو پورا ہونے سے روکنے کے لئے سازش شروع کردی ہے۔انڈیا کو ایشیائی نیٹو میں موثر کردار کا جھانسہ دے کر امن کی تباہی کا ایک نیا کھیل رچایا جانے والا ہے۔اگر انڈیا کے معتدل اور فہیم سیاستدانوں اور مقتدر حلقوں نے اس کی مزاحمت نہ کی اور انڈیا کے انتہا پسند ہندوؤں کو انتہا پسند یہودیوں اور انتہا پسند عیسائیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بننے دیا گیا تو پھر جنوبی ایشیا کا (پورے انڈیا سمیت) جنوبی ایشیا کا مستقبل انتہائی تاریک ہونے والا ہے۔

☆☆ سویڈن کی وزیر خارجہ اینا لندھ پر ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور میں قاتلانہ حملہ۔۔۔موت وحیات کی کشمکش کے بعد چل بسیں۔
(اخباری خبر)

☆☆ ویسے تو یہ اس لحاظ سے معمول کی خبر ہے کہ کسی پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ضرب شدید تھی۔چند دن موت وحیات کی کشمکش رہی اور پھر موت آگئی۔لیکن اس خبر کے اندر جو حیران کن اور مشعل راہ خبر ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں سے لے کر عام جاگیرداروں تک کی زندگی دیکھئے کیسے کیسے جری باڈی گارڈز ان کی حفاظت پر مامور ہیں۔اس کے باوجود ان سارے سیکیورٹی گارڈز میں گھرے ہوئے رہنماؤں کا ایمان ہے کہ خدا سب سے بڑا محافظ ہے اور جب موت کا وقت آئے گا تب کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔باڈی گارڈز تو صرف تدبیر کے طور پر رکھے گئے ہیں۔ظاہر ہے یہ تدبیر کا بہانہ اپنی دنیادارانہ سوچ پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے۔تاہم اگر ان عقائد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو سویڈن کی وزیر خارجہ سے بڑا مسلمان کون ہوسکتا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹل سٹور میں خریداری کر رہی ہیں۔اور کوئی باڈی گارڈز کی فوج ان کے ساتھ نہیں ہے۔میں اس خاتون کی روح کے سکون کے لئے دعا کرتا ہوں جس کا کردار خدا پر توکل اور موت کے معین دن پر یقین کا زندہ ثبوت ہے۔جس کے اظہار کے لئے کسی بلند بانگ دعوے کی ضرورت نہیں ہے۔اس کے باوجود خدا پر توکل اور موت کے معین دن پر یقین رکھنے والے سارے مسلمان حکمران اور لیڈر اسی طرح اپنے اپنے دنیاوی حفاظتی گھیروں میں چھپے رہیں گے۔ان کے پاس سو بہانے ہیں۔؎

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے۔

اینا لنڈھ سویڈن کی مقبول سیاستدان تھیں۔وہ حالیہ دنوں میں سویڈن میں یورپی یونین کی کرنسی (یورو) کو رائج کرنے کے لئے مہم چلا رہی تھیں۔ان کی موت کے بعد سویڈن میں یہ مہم شکست سے دوچار ہو گئی ہے۔کہیں اس قتل میں یورپی یونین کے آزادانہ کردار سے دلی عناد رکھنے والے اور امریکی ڈالر کے مقابلہ میں طاقتور ہوتے ہوئے یورو سے خوف کھانے والے عناصر کا کوئی ہاتھ تو نہیں؟ یہ سوچنے والی بات ہے!

☆☆ مجھے پاک فوج کے عام سپاہی سے لے کر جنرل تک ہر کسی کا اعتماد حاصل ہے۔

(جنرل پرویز مشرف)

☆☆ بی بی سی ریڈیو کے ایک لائیو پروگرام میں جنرل پرویز مشرف نے یہ خوشکن اعلان کیا ہے۔اگر دوسرے تمام جرنیل پرویز مشرف صاحب کے لئے پوری طرح قابلِ اعتماد ہیں تو اس سے ملک میں جمہوریت کی بحالی کا کام کافی آسان ہو جائے گا۔وردی نہ اتارنے میں جنرل پرویز مشرف کی یہی مجبوری دکھائی دیتی تھی کہ پھر کوئی اور جرنیل ان پر کوئی الزام لگا کر انہیں برطرف نہ کر دے۔لیکن اگر سارے جرنیلوں پر پرویز مشرف صاحب کو اعتماد ہے تو پھر یہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے نیک فال ہے۔جنرل پرویز مشرف کو اب فوجی وردی اتارنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔سارے جرنیل ان کے بھروسے کے لوگ ہیں۔لیکن کیا واقعی؟ یہ تو جنرل صاحب کا دل ہی بہتر جانتا ہوگا کہ انہیں اپنے ساتھی جرنیلوں پر کتنا اعتماد ہے۔آخر وہ خود بھی جرنیل ہیں۔

☆☆ پاکستان نے ایک بھی شخص امریکہ کے حوالے نہیں کیا۔

(وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کا فرمان)

☆☆ پشاور میں مسلم لیگ قاف کے ایک جلسہ سے خطاب کے دوران شیخ رشید نے یہ مزاحیہ بیان دیا ہے کہ پاکستان نے ایک بھی شخص کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا۔ان کے بیان کی خوبی یہ ہے کہ اس کا پہلا تاثر مزاحیہ بیان کا ہے جبکہ اصل تاثر المناک ہے۔کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ پاکستان نے ایک بھی شخص امریکہ کے حوالے نہیں کیا۔ایف۔بی۔آئی کے لوگ خود ہی اپنے مطلوبہ افراد کو پکڑتے ہیں اور اٹھا کر امریکہ کے مخصوص ٹھکانوں پر لے جاتے ہیں۔شیخ رشید کو تقریر کی روانی میں ایک سچ بولنے پر مبارکباد!

ویسے انہوں نے اسی تقریر میں ایک سچ اور بھی بولا ہے۔ان کے بقول اگر جنرل پرویز مشرف نہ ہوتے تو ساری مجلس عمل گوانٹا ناموبے میں بند ہوتی۔۔۔۔یہ بالکل درست بات ہے۔لیکن اس سے پھر بے نظیر بھٹو کی یہ بات سچ ثابت ہوتی ہے کہ پاکستانی جرنیل خود پاکستان کے مذہبی حلقوں کو طاقت میں لائے ہیں اور وہ انہیں اتنا طاقتور رکھنا چاہتے ہیں۔اسی لئے جنرل پرویز مشرف نے شیخ رشید کے قول کے مطابق علماء کو امریکہ سے بھی بچا رکھا ہے اور

اندرون ملک سیاست میں بھی ان سے کام لے رہے ہیں۔

☆☆ قیمتوں پر کنٹرول نہ ہونے کے باعث منرل واٹر کی قیمت ۲۴ روپے فی لیٹر تک پہنچ گئی۔

(اخباری خبر)

☆☆ پاکستان سے آنے والی اس خبر کا اہم پہلو یہ ہے کہ وہاں دودھ اٹھارہ روپے لیٹر مل رہا ہے اور پانی ۲۴ روپے لیٹر ہو گیا ہے۔اب لوگ دودھ میں پانی نہیں ملائیں گے بلکہ پانی میں دودھ ملایا کریں گے۔اس ریٹ سے وہ زمانہ یاد آ گیا جب پاکستان میں پیاز کا بحران پیدا ہو گیا تھا۔بھارت اور ایران سے پیاز منگایا جا رہا تھا لیکن پیاز کی آمد سے پہلے تک کا نقشہ یہ تھا کہ ملک بھر میں سیب کے نرخ سے پیاز کے فی کلو نرخ بڑھ گئے تھے۔جنرل ضیاع الحق کے دور میں پیاز کی قیمت سیب سے بڑھ گئی تھی تو ہمارے فیورٹ جنرل پرویز مشرف کے دور میں پانی کی قیمت دودھ سے بڑھ گئی ہے۔

☆☆ بھارتی صوبہ گجرات کی حکومت پر بالکل اعتماد نہیں ہے کہ وہ مسلم کش فسادات میں ملوث ہندو بلوائیوں کو انصاف کے کٹہرے میں لا کر سزا دے۔مسلمانوں کے قتلِ عام میں ملوث ہندوؤں کے خلاف گجرات حکومت کی کاروائی ایک دھوکہ ہے۔

(بھارتی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس دی این خارے کے ریمارکس)

☆☆ بیسٹ بیکری کیس میں احمد آباد میں بارہ مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔بیکری کے مالک کی بیٹی ظہیرہ شیخ اس ہولناک سانحہ کی چشم دید گواہ تھی۔لیکن گجرات کے وزیر اعلیٰ انتہا پسند جنونی ہندو نریندر موذی نے اس گواہ کو خطرناک انجام کی دھمکی دے کر بیان سے منحرف کرایا اور مقامی عدالت سے سارے قاتلوں کو باعزت بری کرا لیا۔اس ظلم کے خلاف بھارت کی انسانی حقوق کی ایک تنظیم نے قانونی امداد کی فراہمی کے ساتھ ظہیرہ شیخ کو تحفظ فراہم کیا تو ہائی کورٹ تک قاتلوں کو بچا لینے والے نریندر موذی سپریم کورٹ میں آ کر پھنس گئے۔اب چیف جسٹس نے اس کیس کو نئے سرے سے شروع کرتے ہوئے یہ حکم دیا ہے کہ عدالت کو بتایا جائے کہ ہائی کورٹ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والی اپیل کا مسودہ کس نے تیار کیا تھا؟ عدالت نے اس امر پر شدید افسوس ظاہر کیا کہ گزشتہ چالیس برسوں کے دوران ہوئے فرقہ وارانہ فسادات میں زیادہ تر فسادی سزا سے بچ جاتے رہے ہیں۔بھارتی سپریم کورٹ کے یہ ریمارکس اور موجودہ رویہ خاصا حوصلہ افزا ہے اور توقع کی جانی چاہئے کہ مظلوموں کو انصاف ملے گا ظالم اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

☆☆ اگر عراق میں امن وامان کی ذمہ داری اقوام متحدہ کے سپرد کردی جائے بھارت تب بھی اپنی افواج عراق نہیں بھیجے گا۔ بھارت نے عراق میں فوج بھیجنے کی امریکی درخواست ایک بار پھر رد کردی۔

(اخباری خبر)

☆☆ بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے ایک بار پھر دوٹوک لفظوں میں امریکی حکومت کی جانب سے کی گئی یہ درخواست رد کردی ہے کہ بھارت عراق میں اپنی افواج بھیجے۔امریکہ عراق کی دلدل سے نکلنے کے لئے اب ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔اس معاملہ میں ابھی تک بھارتی حکومت کا طرزِ عمل نہ صرف قابلِ تعریف ہے بلکہ پاکستانیوں کے لئے قابلِ رشک اور لائقِ تقلید بھی ہے۔

☆☆ ایل۔ایف۔او کو چور دروازے سے کبھی بھی آئین کا حصہ نہیں بننے دیں گے۔

(نواز شریف کا بیان)

☆☆ یہ معصومانہ سا بیان ہے کیونکہ اس وقت اپوزیشن کی ساری جنگ اس بات پر ہو رہی ہے کہ ایل ایف او کو اگر آئین کا حصہ بنانا ہے تو پارلیمنٹ سے اس کی منظوری لے لیں تا کہ چور دروازے سے اسے آئین کا حصہ بنایا جا سکے، اُدھر جنرل پرویز مشرف اپنے مشیروں اور حواریوں کے مشوروں کی زد میں آئے ہوئے ہیں اور سرِ عام اسے آئین کا حصہ بنائے بیٹھے ہیں۔گویا مسئلہ یہ نہیں کہ ایل ایف او چور دروازے سے آرہا ہے کیونکہ اس کے لئے تو کچھ لے دے کر سب ہی راضی ہو جائیں گے۔مسئلہ یہ ہے کہ آئین کو دن دہاڑے ڈاکے کی طرح ایل ایف او نے لوٹ لیا ہے۔چور دروازہ تو وہ تھا جب جنرل ضیاع الحق نے آئینی پیکیج پارلیمنٹ سے باہر طے کرالیا تھا اور ان کے دور میں پیدا ہونے والے جرنیلی سیاستدانوں نے اسے باہر ہی قبول کرلیا تھا۔بہر حال یہ ہماری قومی تاریخ کے سیاسی اور عسکری المیے ہیں جن کا سارا عذاب آئین پر اور غریب عوام پر ہی نازل ہوتا رہا ہے۔

☆☆ ارضِ مقدس میں رہتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ ہم کسی بھی طور پر ملک پر غاصبانہ قبضہ کرنیوالے آمر کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کریں گے۔(میاں نواز شریف کا ایک اور بیان)

☆☆ آج کل میاں نواز شریف کے بیانات کی بہار آئی ہوئی ہے۔اس بیان سے واضح نہیں کہ یہ صرف جنرل پرویز مشرف کے خلاف ہے یا تمام فوجی جرنیلوں کے بارے میں ہے۔جہاں تک جنرل پرویز مشرف کی آمد کا تعلق ہے،اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح ان کی آمد اور میاں صاحب کی روانگی ہوئی ہے اس میں سراسر میاں صاحب کا قصور ہے۔بلکہ اس بنیاد پر تو جنرل پرویز مشرف کو لانے والے بھی وہی بنتے ہیں۔ایک سوال میاں نواز

شریف سے پوچھنے کو دل کرتا ہے۔کیا آج جنرل جیلانی اور جنرل ضیاع الحق کا دور آ جائے تو کیا پھر بھی اپنی قسم پر قائم رہیں گے؟ ویسے ایسی قسمیں کھا کر مکر جانے والوں کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔افغان مجاہدین نے خانہ کعبہ میں بیٹھ کر صلح کی تھی اور وہیں بیٹھ کر تمام اختلافات ختم کرنے کے عہد کئے تھے۔لیکن مکہ سے کابل تک آتے آتے ہر قسم سے مکر گئے تھے۔کعبہ میں بیٹھ کر قسم کھا کر مکرنے کا انجام بہت بھیانک ہوتا ہے۔بس اتنا خیال رکھئے گا۔

☆☆ دورۂ امریکہ کے دوران جارج فرنانڈیس کی جامہ تلاشی۔(اخباری خبر)

☆☆ انگلینڈ میں پاکستانی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات کی ائر پورٹ پر توہین آمیز تلاشی لئے جانے کے بعد اب امریکہ میں بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈیس کی جامہ تلاشی لینے کی خبر آئی ہے۔جارج فرنانڈیس بھی ہمارے فیصل صالح حیات کی طرح مالی بدعنوانیوں کے کئی قسم کے اسکینڈلز میں ملوث ہیں۔ان پر پارلیمنٹ میں کفن چور کے آوازے کسے جا چکے ہیں۔ایسے شخص پر امریکی سیکیورٹی اہلکار شک کر رہے ہیں تو ان کا شک بجا ہے۔ویسے امریکہ اور برطانیہ کے ایسے توہین آمیز سلوک کے بعد برصغیر کے ممالک کو خاص طور پر سوچنا چاہئے کہ ان کی عافیت آپس میں مل جل کر رہنے میں ہے یا امریکہ کے ہاتھوں کھلونا بن کر لڑنے مرنے میں ہے۔جب امریکی مفادات کے لئے استعمال ہوتے ہوئے بھارتی وزیر دفاع کی یہ اوقات ہے تو پھر مطلب نکل جانے کے بعد امریکہ کیا کچھ نہیں کرے گا؟

☆☆ ہندوستان کے آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے پوتے کی بیوہ کسمپرسی کی حالت میں۔

(اخباری خبر)

☆☆ بہادر شاہ ظفر کے پوتے بیدار بخت کی بیگم اور مغلیہ شاہی خاندان کی ایک نشانی سلطانہ بیگم کلکتہ میں انتہائی کسمپرسی اور بیچارگی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔خلیج ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق شہزادہ بیدار بخت کو ان کی زندگی میں چار سو روپے ماہانہ وظیفہ ملتا تھا لیکن ان کی وفات کے بعد حکومت ہند نے وظیفہ بند کر دیا ہے۔اپنے چھ بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے سلطانہ بیگم کو کلکتہ کے فٹ پاتھ پر چائے بیچنا پڑ رہی ہے۔کیا پاکستان اور ہندوستان سے باہر مغربی ممالک میں رہنے والے خوشحال مسلم خاندانوں میں سے کوئی ہے جو مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار کی اس آخری نشانی کی ایسی کفالت کا انتظام کر سکے جس سے یہ بے سروسامان خاندان عزت کی زندگی بسر کر سکے؟

☆☆

۵؍شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ۔۔۴؍اکتوبر ۲۰۰۳ء

☆☆ **بھارتی صوبہ گجرات میں پوٹا قانون کے تحت ۲۴۰ افراد کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ ان مقدمات میں ایک بھی ہندو شامل نہیں ہے۔** **(اخباری رپورٹ)**

☆☆ نیویارک ٹائمز میں پنکج مشرا کی شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق انتہا پسند ہندو نریندر مُودی کی حکمرانی میں بھارتی صوبہ گجرات میں ۲۴۰ افراد کے خلاف بدنام زمانہ پوٹا قانون کے تحت مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ان میں سے ۲۳۹ مقدمات مسلمانوں کے خلاف درج ہیں اور ایک مقدمہ ایک سکھ کے خلاف ہے۔پورے صوبہ گجرات میں ایک بھی ہندو ایسا نہیں ہے جو پوٹا کے تحت آتا ہو۔یہ وہی نریندر امُودی ہیں جنہوں نے اپنی زیر قیادت گجرات میں ہندوستانی تاریخ کے بدترین مسلم کش فساد کرائے اور کئی مسلمانوں کو زندہ جلوا دیا۔اقتدار کی طاقت کے بل پر سارے قاتلوں کو عدالت سے بچانے میں بھی کامیابی حاصل کر لی۔اتفاق ہے کہ سپریم کورٹ نے پہلی بار اس گھناؤنے شخص کے خلاف سخت ریمارکس دے کر دنیا کو اس کے بھیانک کردار کی مناسب طور پر نشاندہی کی ہے۔دیکھیں یہ شخص کب اپنے مظالم کی سزا پاتا ہے۔

☆☆ **اردو دہشت گردوں کی زبان ہے،اسے ہندوستان میں کوئی مقام نہیں ملنا چاہئے۔**
(ونئے کٹیار کا بیان)

☆☆ یہ ونئے کٹیار بھارتیہ جنتا پارٹی کے صوبہ اتر پردیش کے صدر ہیں۔حکمران جماعت بی جے پی کے اس رہنما کی اس ہرزہ سرائی سے ان کے اندر کے زہر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔دنیا میں جتنی بھی زبانیں ہیں وہ اظہار کا وسیلہ ہیں اور اصل زبانیں صرف دو ہیں۔محبت کی زبان اور نفرت کی زبان۔اردو کے خلاف ایسا زہریلا بیان دینے والے بی جے پی کے اس رہنما نے درحقیقت اپنا آپ ظاہر کیا ہے کہ وہ محبت کی نہیں نفرت کی زبان بولنے والے ہیں۔نصف صدی کی سیاست گری اور سازشوں کے باوجود اردو کی مٹھاس کا جادو تو آج بھی ہندوستان کے سر چڑھ کر بول رہا ہے۔خدا ایسے متعصب اور زہریلے لوگوں کو ہدایت دے۔

☆☆ **امریکہ میں ازابیل نامی سمندری طوفان کی آمد۔چھ ریاستوں میں ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان۔**

☆☆ ایک ماہ کے عرصہ میں پہلے امریکہ بجلی کے بحران سے دوچار ہوا۔ابھی تک یہ نہیں بتایا جا سکا کہ ان کے ایٹمی بجلی گھر یکایک کیسے بند ہو گئے تھے۔کتنے علاقے تاریکی میں ڈوب گئے اور اب امریکہ کی متعدد ریاستیں شدید

سمندری طوفان کی لپیٹ میں ہیں۔پہلے ہلے میں ہی دس لاکھ سے زائد گھر تاریکی میں ڈوب گئے۔میں نے اپنے ۲۵؍اگست کے خبر نامہ میں لکھا تھا:

''امریکہ کو اگر بائبل میں مذکور فرعون پر آنے والے بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں کی تفصیل یاد ہو تو ابھی وقت ہے کہ فرعونیت سے باز آجائیں۔ورنہ یہ حقیقت ہے کہ امریکہ پر جب بھی خدائی عذاب آیا دنیا میں ایک آنکھ بھی نہیں ہو گی جو امریکہ کے دکھ میں اشکبار ہو گی۔بلکہ یہ امکان ہے کہ لوگ امریکہ پر آنے والے ایسے خدائی عذاب کو انسانیت کے لئے رحمت سمجھ کر اس پر خوشی کا اظہار کریں۔یہ صدر بش کی موجودہ فرعونی پالیسیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دنیا بھر کے انسانی جذبات ہیں۔''

ویسے ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ امریکہ ہر عذاب کے بعد پہلے سے بڑھ کر بہتر نئی تعمیر کیسے کر لیتا ہے؟

☆☆ **امریکا اور اس کے اتحادی جلد از جلد عراقیوں کو ان کا اقتدار منتقل کر دیں۔اس عمل کو اقوام متحدہ کی سربراہی میں انجام دیا جائے اور برسوں نہیں بلکہ چند مہینوں میں اسے مکمل کیا جائے۔**
(فرانس اور جرمنی کا مشترکہ بیان)

☆☆ فرانسیسی صدر ژاک شیراک اور جرمن چانسلر شروڈر نے برلن میں ایک مشترکہ اجلاس کے بعد یہ بیان دیا ہے۔اصولی طور پر یہ بہت مناسب اور معقول بات ہے۔اگر امریکہ کی بُش انتظامیہ واقعتاً عراق کے حالات سدھارنا چاہتی تھی اور واقعی ان کے عوام کو صدام حسین سے نجات دلانا چاہتی تھی تو اب اسے عراق سے اپنا بستر ا بوریا گول کرنا چاہئے۔لیکن بُش انتظامیہ کا ہر بہانہ اور ہر جواز ''آئل مافیا'' کی ''خوئے بد'' کے عین مطابق تھا۔اس لئے ظاہر ہے یہ آئل مافیا آسانی سے عراق سے نہیں نکلے گا۔اسے جب خدا کی طرف سے بھی مار پڑے گی اور عراقی عوام بھی امریکہ کو ایک نیا ویت نام دکھا دیں گے تب اس لالچی آئل مافیا کو اپنے عوام کی پھٹکار کے باعث عراق سے نکلنا پڑے گا۔اگر امریکہ وہاں سے ابھی آسانی سے نہیں نکلا تو پھر آخر کار بے عزت ہو کر نکلے گا۔خدا نے چاہا تو ایسا ہو گا۔

☆☆ **جرمن وزیر خارجہ یوشیکا فیشر کی نمبر کے حساب سے چوتھی بیوی اور ویسے اپنی موجودہ بیوی سے باضابطہ علیحدگی ہو گئی۔پانچویں شادی کی تیاری مکمل۔** **(اخباری خبر)**

☆☆ یوشیکا فیشر اپنی اچھی کارکردگی کے باعث ایک مقبول سیاستدان ہیں تاہم ان کی کارکردگی کا یہ رُخ پہلی بار سامنے آیا ہے کہ وہ اب تک چار شادیاں کر چکے ہیں۔ان کی موجودہ بیوی کے ساتھ حال ہی میں ان کی باقاعدہ علیحدگی ہو گئی ہے اور اب وہ پانچویں بیوی سے شادی کرنے جا رہے ہیں۔پانچویں شادی کے لئے تیاریاں مکمل ہو

چکی ہیں۔شادیوں کے معاملہ میں ایسے لگتا ہے کہ یوشیکا فیشر ہمارے پاکستان کے غلام مصطفیٰ کھر کے ہم مسلک ہیں۔ان کا سکور تو کھر صاحب جتنا نہیں ہوسکتا پھر بھی ان کا اتنی زیادہ شادیاں کرنا خوشکن لگا۔میں کوشش کروں گا ان کی پانچویں شادی پر ان کو ویا گرا کا ایک منی پیکٹ تحفہ کے طور پر دے سکوں۔

اللہ کرے قوتِ باہ اور زیادہ !

☆☆ **جیل میں رہتا تو مقبولیت بڑھتی،جنرل پرویز مشرف نے خوفزدہ ہوکر مجھے جلاوطن کیا۔**

(نواز شریف کا بیان)

☆☆ میاں نواز شریف کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اگر وہ جیل میں رہتے اور اس کی صعوبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تو ان کی سیاسی مقبولیت میں اضافہ ہوتا۔لیکن ان کی یہ بات درست نہیں ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے ان سے خوفزدہ ہوکر انہیں جلاوطن کیا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ میاں نواز شریف جیل کی صعوبتوں سے خوفزدہ تھے۔اس حقیقت کا اظہار وہ مجید نظامی جیسے ممتاز اور ثقہ صحافی کے روبرو کر چکے ہیں۔یہ باتیں آن ریکارڈ موجود ہیں۔بے شک عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور انہیں آسانی سے بے وقوف بنایا جاسکتا ہے لیکن اتنا کمزور حافظہ بھی نہیں ہوتا کہ کل کی بات کو لوگ آج بھول جائیں۔ہاں اس معاملہ میں زیادتی ہوئی ہے تو میاں شہباز شریف کے ساتھ ہوئی ہے۔وہ بخوشی جیل کی تکالیف برداشت کر رہے تھے اور جلاوطنی کے لئے تیار نہیں تھے لیکن خاندان کی جذباتی بلیک میلنگ کے باعث انہیں جلاوطن ہونا پڑا۔خدا آپ کو جلد وطن واپس لائے لیکن سچ اور جھوٹ کا فرق رہنے دیجئے۔

☆☆ **وزیرِاعظم جمالی صدر کو باس کہتے ہیں۔حیرت کی بات ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف وزیرِاعظم کے باس ہیں۔(مسلم لیگ نون کے پارلیمانی لیڈر چودھری نثار علی خان کا بیان)**

☆☆ دو باتوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ایک یہ کہ بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف سمیت سارے سیاسی رہنماؤں کی باعزت وطن واپسی ہونی چاہئے۔دوسری یہ کہ ملک میں سچ مچ کی جمہوریت بحال ہو اور عوام کے مسائل پارٹی بنیادوں پر نہیں بلکہ پاکستانی شہری ہونے کی بنیاد پر حل ہونے چاہئیں۔یہ نیک کام پہلے جمہوری ادوار میں بھی نہیں ہوئے اور اب بھی نہیں ہو رہے۔تاہم میاں نواز شریف کے ساتھی چودھری نثار علی کا وزیراعظم جمالی پر یہ اعتراض غلط ہے کہ وہ چیف آف آرمی سٹاف کو باس کہتے ہیں۔ہمیں تو ابھی تک یاد ہے کہ میاں نواز شریف اپنے دور کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل ضیاع الحق کے بیٹے بنے ہوئے تھے۔گویا تب کا چیف آف آرمی سٹاف ان کا سیاسی ''باپ

''تھا۔اگر ایک دور کی آمریت میں آپ نے چیف آف آرمی سٹاف کا بیٹا بننے والے کا ساتھ دینے میں عزت محسوس کی تھی تو اب جمالی صاحب کا موجودہ چیف آف آرمی سٹاف کا ماتحت بننے پر آپ کیوں معترض ہیں؟۔۔۔۔یوں بھی چیف آف آرمی سٹاف کو ''باپ'' ماننے کے مقابلہ میں ''باس'' ماننا بہر حال جمہوریت کی طرف کچھ پیش رفت ہے۔

☆☆ **پان سپاری خریدیئے،اور بونس کے طور پر بوسے لیجئے۔وسطی چین میں تجارتی ترکیب ناکام ہوگئی۔**

☆☆ ہانگ کانگ سے ملنے والی ''ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ'' کی ایک خبر کے مطابق وسطی چین کے صوبہ ہونان کے شہر زوزو میں پانچ نوجوان لڑکیوں نے پان کی سپاری فروخت کرنے کے لئے یہ ترکیب نکالی کہ ایک خاص مقدار کی پیکنگ میں اسے خریدنے والے کو ہر لڑکی ایک بوسہ دے گی۔اس اعلان کے باوجود صرف ایک گاہک وہ مخصوص پیکنگ خریدنے آیا تو لڑکیوں کو شدید مایوسی ہوئی۔چنانچہ انہوں نے بوسے دینے کی پیش کش واپس لے لی۔

☆☆ **عوامی حمایت تحریک کے چیئرمین سید اقبال حیدر نے اپوزیشن کے تمام اراکین پارلیمنٹ کے خلاف نا اہلی کے ریفرینس قومی اسمبلی کے اسپیکر اور سینٹ کے چیئرمین کے دفتر میں جمع کرا دیئے۔**

(اخباری خبر)

☆☆ یہ عوامی حمایت تحریک جنرل پرویز مشرف کی آمد کے بعد سے ہی سرگرمِ عمل ہے۔اس کا عوام سے یا عوام کی حمایت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یہ تو صرف جنرل پرویز مشرف کی محبت میں سید اقبال حیدر کا جوش اور جذبہ ہے۔فوج جب عوام کے اصل حکمرانوں کو پرے دھکیلنا چاہتی ہے تب سید اقبال حیدر جیسے جعلی لوگوں کو لیڈر بنا کر سامنے لایا جاتا ہے۔لیکن جعلی پن تو کاٹھ کی ہنڈیا ہے،جنرل مشرف کے بعد سید اقبال حیدر جیسے جعلی لوگوں کا نام ونشان بھی نہیں ملے گا۔لیکن ایسے لوگ سستی اور وقتی شہرت اور ذاتی مفادات پر حقائق کو قربان کرتے ہوئے ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔

☆☆ **مہدی حسین بھٹی،شوکت بھٹی سمیت پانچ ارکان اسمبلی نے اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔مسلم لیگ قاف کی قیادت سے اختلافات کا شاخسانہ (اخباری خبر)۔۔۔**

☆☆ **بھٹی گروپ دراصل بی اے کی جعلی ڈگریوں کے مقدمات کے باعث اسمبلی کی ممبریوں سے مستعفی ہوا ہے۔(مسلم لیگ قاف کے ترجمان کامل علی آغا کا جوابی بیان)**

☆☆ سیاست میں جب مفادات کی دوڑ لگی ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ جھوٹے سچے الزامات لگا کر مفادات سمیٹنے کا کاروبار ہوتا رہتا ہے۔ بھٹی گرپ کے پانچ اراکین اسمبلی نے استعفیٰ دے دیا تو ان کی پارٹی صورتحال کو سمجھنے کے بجائے الزام تراشی پر اتر آئی کہ ان کی بی۔اے کی ڈگریاں جعلی تھیں اور ان کے مقدمے چل رہے ہیں اس لئے مستعفی ہو گئے ہیں، کامل علی آغا نے یہ الزام بھی لگایا کہ یہ اراکین اسمبلی اپنے علاقوں میں جرائم کے سرپرست ہیں ۔لیکن اس خبر کا سب سے مضحکہ خیز پہلو یہ ہے کہ تین دن کے بعد ان ارکان نے صوبہ پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ پرویز الٰہی سے ملاقات کی ہے۔ جس میں سارے معاملات طے ہو گئے تو خود مذکورہ پانچوں اراکین اسمبلی نے بیان دیا کہ ہم نے کوئی استعفےٰ نہیں دیئے تھے۔ اب کامل علی آغا کا بیان بھی آ جائے گا کہ جعلی ڈگریاں جعلی نہیں بلکہ اصلی ثابت ہو گئی ہیں۔ اور انہوں نے جرائم کی سرپرستی چھوڑ دی ہے۔ یہ ہے ہمارے جنرل پرویز مشرف صاحب کی پیدا کردہ مسلم لیگ کے گریجوایٹ اراکین اسمبلی کا کھیل تماشہ۔ اور ان سارے لیگیوں کا اصلی کردار۔ گریجوایٹ اسمبلی زندہ باد!

☆☆ **دنیا نے القاعدہ یا طالبان سے بات چیت نہیں کی تھی، دہشت گردی سے بلیک میل ہو کر مذاکرات نہیں کریں گے۔ (اقوام متحدہ میں بھارتی پردھان منتری واجپائی جی کی تقریر)**

☆☆ واجپائی جی کی تقریر محض ردِ عمل کی تقریر بن کر رہ گئی ہے وہ بھی بہت ہی کمزور بنیاد پر۔ پاکستان کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے اقوام متحدہ میں جو تقریر کی تھی وہ اتنی اہم، متوازن اور فکر انگیز تھی کہ متعدد بھارتی رہنماؤں نے بھی ان کی تقریر کی تعریف کی۔ واجپائی جی نے کشمیر کے مسئلے پر جو موقف اختیار کیا ہے بہت ہی بودا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں درج ہے۔ اسے وہاں لے جانے والا بھی بھارت تھا۔ یہ ایک متنازعہ مسئلہ ہے جس کے لئے ہندوستان ذمہ دار ہے۔ اس مسئلے کا حل مذاکرات سے ممکن ہے۔ القاعدہ اور طالبان کی باتیں یہاں میل نہیں کھاتیں بلکہ یہ باتیں خود واجپائی جی طرف سے عالمی صورتحال میں پاکستان کو بلیک میل کرنے کی کوشش ہیں۔ باقی جہاں تک القاعدہ اور طالبان کا تعلق ہے اسامہ بن لادن خود امریکہ کا تیار کردہ ''مجاہد'' تھا اور طالبان کے ساتھ تو ابھی تک امریکی حکام خفیہ ڈیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب تو امریکہ کے اہم اخبارات بھی یہ خبر شائع کر چکے ہیں۔ اس لئے واجپائی جی کی یہ بلیک میلنگ بیکار گئی۔ ہمارے جنرل پرویز مشرف ایل ایف او پر بے جا ضد اور کرپشن کے خلاف بلا امتیاز کاروائی سے گریز نہ کرتے تو ان کی کیا ہی بات تھی۔ لیکن ابھی بھی واجپائی جی یا ایڈوانی ٹائپ بھارتی لیڈروں سے وہ کہیں زیادہ سوجھ بوجھ اور بصیرت کا مظاہرہ کر رہے ہیں

☆☆ **پاکستان میں احتجاجی محاذوں کے روحِ رواں نوابزادہ نصر اللہ خان وفات پا گئے۔**

(اخباری خبر)

☆☆ ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کی درمیانی شب نوابزادہ نصر اللہ خان عارضۂ دل کے باعث وفات پا گئے۔ آپ پاکستان کی تمام بڑی سیاسی احتجاجی تحریکوں کے قائد رہے۔ موجودہ بڑا سیاسی اور احتجاجی محاذ اے آر ڈی بھی آپ کی زیر قیادت متحرک تھا۔ ان کی وفات کا سب سے زیادہ نقصان میاں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کو ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی احتجاجی سیاست کو بابائے جمہوریت کی قیادت کے باعث بہت تقویت ملی ہوئی تھی۔ ان کی وفات سے جنرل پرویز مشرف کے خلاف ابھرتی ہوئی احتجاجی تحریک خاصی کمزور ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے یقیناً ان کی وفات جمہوریت کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اب جنرل پرویز مشرف کو داخلی محاذ پر کم دباؤ کا سامنا رہے گا۔

☆☆ **بے نظیر قومی غیرت پر سودا کر سکتی ہیں، پرویز مشرف نہیں کر سکتے۔**

(شیخ رشید کا افسوسناک بیان)

☆☆ اصولاً اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بعض اندرونی اور بیرونی شدید دباؤ ہونے کے باوجود جنرل پرویز مشرف ابھی تک جو عالمی نوعیت کے فیصلے کر رہے ہیں ان کا مقصد پاکستان کو ممکنہ حد تک خطرات سے بچانا اور پیچیدہ امریکی صورتحال میں بچ بچا کر چلنا ہے۔ ان کی نیت پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس کے لئے بے نظیر بھٹو پر زبانِ طعن دراز کرنا شیخ رشید کو زیب نہیں دیتا۔ اگر الزام تراشی ہی کرنی ہے تو پھر پہلے قومی غیرت کا تعین کر لیں۔ بے نظیر جو باتیں نائن الیون سے پہلے کہہ رہی تھیں، جنرل پرویز مشرف نے ایک ایک کر کے ان ساری باتوں پر عمل کیا۔ اور اب بھی وہ جو باتیں کہہ رہی ہیں پرویز مشرف وہ سب کرنے جا رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا شیخ رشید خود کشمیریوں کی جہادی تربیت کے کیمپ چلاتے تھے اور علی الاعلان اس کا اظہار کرتے تھے۔ آج کیا عالم ہے کہ وہ دوسرے کے کیمپ بھی اکھاڑنے کے اعلان کرتے ہیں۔ کیا ان کا پہلا رویہ قومی غیرت کا حامل تھا یا موجودہ رویہ؟۔۔۔ اسی طرح جنرل پرویز مشرف کی ایک بات بہت تکلیف دینے لگی ہے۔ آپ انڈیا سے مذاکرات کے لئے بار بار درخواستیں کئے جا رہے ہیں اور وہ ہر بار آپ کا ہاتھ جھٹک رہا ہے۔ پاکستان اور انڈیا کے درمیان مستقل دوستی کے خواہشمند ہم جیسے لوگ بھی اس صورتحال پر ذلت سی محسوس کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا شیخ رشید سے گزارش ہے کہ ''پاکئ داماں کی حکایت'' کو بڑھائے بغیر وہ اپنے کبھی ہلکے پھلکے اور کبھی شوخ و شنگ بیانات سے رونق میلہ لگائے رکھیں اور ایسے سنجیدہ موضوعات پر ایسے سخت بیان نہ دیں جن سے ہم جیسے ان کے فین انہیں ٹوکنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆☆ **جرنیلوں کے خلاف زمینوں کی الاٹ منٹ کی درخواست کی نقل وزارت دفاع سے گم ہو گئی۔**

(اخباری خبر)

☆☆ لاہور ہائی کورٹ میں ایم ڈی طاہر نے ایک درخواست پیش کی تھی جس میں جنرل پرویز مشرف سمیت کئی

جرنیلوں کو چولستان اور دیگر پنجاب میں زرعی زمینیں الاٹ کئے جانے کا نوٹس لینے کا کہا گیا تھا۔ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے ان الاٹمنٹس کی تصدیق ہوگئی ہے۔ وزارت دفاع نے اس کا جواب دینے کے بجائے عدالت کو تحریری طور پر بتایا کہ عدالت نے مذکورہ درخواست کی جو نقل بغرض جواب ہمیں دی تھی وہ دفتر سے گم ہوگئی ہے۔ اس پر انہیں دوبارہ نقل فراہم کرتے ہوئے تاکید کی گئی ہے چار ہفتوں میں جواب داخل کیا جائے۔ جواب الجواب چلتے رہیں گے۔ جنرل پرویز مشرف ملک سے کرپشن کے خاتمے اور لوٹ کا مال واپس لانے کے دعووں کے ساتھ آئے تھے۔ کرپشن کا خاتمہ یوں ہوا کہ سابقہ سیاسی حکومتوں کے سارے کرپٹ افراد ان کی قائم کردہ حکومت میں شامل ہیں، پہلا لوٹا ہوا مال واپس لانے کے بجائے ان کے بابرکت دور میں سیاسی یتیموں، غریب صنعت کاروں اور مسکین امراء کو اربوں کے قرضے معاف کئے جا چکے ہیں، اور اب جرنیلوں کو ہزاروں ایکڑ اراضی کوڑیوں کے مول دینے کا اسکینڈل سامنے آ گیا ہے۔ سیاسی حکومتیں ہوں یا فوجی حکومتیں ہوں۔ پاکستان ان کے لئے لوٹ کا مال ہے۔

لے جا سب کچھ لوٹ کر
لے جا لوٹ کا مال ہے

☆☆ مُرلی منوہر جوشی کا وزارت سے استعفیٰ۔۔۔اور پھر استعفیٰ کی واپسی۔۔۔ڈرامہ ختم۔

(اخباری روداد)

☆☆ رائے بریلی کی خصوصی عدالت جو بابری مسجد کے انہدام کے کیس کی سماعت کر رہی ہے، اس نے ۱۹ ستمبر کو ایل کے ایڈوانی کو بری الذمہ کرتے ہوئے مرلی منوہر جوشی سمیت بی جے پی کے اہم لیڈرز پر فرد جرم عائد کر دی تھی۔ اگرچہ ایڈوانی کی بریت بجائے خود ایک بہت بڑا سوال ہے کہ مسجد کے انہدام کے سب سے بڑے مجرم کو کیسے بچا لیا گیا۔ تاہم فردِ جرم عائد ہوتے ہی فروغ انسانی وسائل کے مرکزی وزیر مرلی منوہر جوشی نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ ۱۹ ستمبر سے اب تک یہ ڈرامہ چلتا رہا۔ پردھان منتری واجپائی جی امریکہ سے لوٹے تو ان کے استعفیٰ کے مسئلے پر کاروائی یہ ہوئی کہ الٰہ آباد ہائی کورٹ سے رائے بریلی کی عدالت کے خلاف اسٹے آرڈر لے کر فیصلہ معطل کرا لیا گیا اور اس طرح استعفیٰ کا ڈرامہ ختم ہو گیا۔ مرلی منوہر جوشی اب بدستور وزارت پر فائز رہیں گے۔ لیکن اس ڈرامہ نے ہندوستان کی عدالتوں پر خاص طور پر ایڈوانی کے دور میں سرکاری دباؤ کے کئی پہلو نمایاں کر دیئے ہیں۔ انڈیا کے مقتدر اور حق گو صحافی یقیناً ان حقائق کو بہتر طور پر اجاگر کر سکیں گے۔ ویسے یہ ڈرامہ ہمارے پنجاب کے بھٹی گروپ کے اراکین اسمبلی کے استعفوں کے ڈرامے سے زیادہ بھونڈا ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ وہ صرف سیاسی حد تک تھا جبکہ اس میں عدلیہ پر حرف آ رہا ہے۔ بلکہ آ چکا ہے۔

☆☆ دہلی میں قائم ادارہ آئی۔اے۔سی (انٹرنیشنل اویکننگ سنٹر) نے امن کے نوبل انعام کے لئے واجپائی جی، جارج واکر بُش اور ٹونی بلیئر کے ناموں کی سفارش کر دی ہے۔

(اخباری خبر)

☆☆ یہ ناموں کی فہرست ادھوری ہے اس میں اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کا نام بھی شامل ہونا چاہئے تھا۔ اس کے بعد چاروں کو کشمیر میں شہید کئے جانے والوں کی اسی ہزار قبروں فلسطین میں فلسطینیوں کے بے رحمانہ قتلِ عام، افغانستان اور عراق میں عوام پر اندھا دھند اور وحشیانہ بمباری کرنے جیسے کارناموں پر امن کا نوبل انعام دینے کی سفارش کی جانی چاہئے تھی۔ ان کے علاوہ ہندوستان سے ایل کے ایڈوانی جی کو بابری مسجد کی شہادت اور نریندرا موذی کو گجرات میں مسلم کش فسادات جیسے کارناموں پر بھی نوبیل انعام کے لئے نامزد کیا جا سکتا ہے۔ اب اسی کردار کے لوگوں کو ہی امن کے نوبیل انعام ملنے چاہئیں۔

☆☆ بُش نے ہمارے جمہوری ڈھانچے کی تعریف کی۔

(وزیر اعظم جمالی کی واشنگٹن میں پریس کانفرنس)

☆☆ بُش کو عراق میں اپنے مرتے ہوئے فوجیوں کی ڈھال بنانے کیلئے پاکستان کے فوجی جوان چاہئیں، اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے وہ زبانی کلامی کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ویسے ''جمہوری ڈھانچے'' کی ترکیب اردو میں بہت مناسب لگ رہی ہے۔ جیسے کسی میڈیکل کلاس میں کوئی انسانی ڈھانچہ تجربے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ طلبہ اسکو دیکھ کر عبرت نہیں پکڑتے بلکہ تجربے کرتے ہیں۔ ایسا ہی میر ظفر اللہ خان جمالی نے جمہوری کلاس میں پیش کئے جانے والے جنرل پرویز مشرف کے نظام کو بجا طور پر ''جمہوری ڈھانچہ'' قرار دیا ہے۔ اس ڈھانچے سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرے گا۔ ہمارا مزاج بن چکا ہے کہ ہم عبرت حاصل نہیں کرتے، عبرت کا نشان بن جاتے ہیں۔

☆☆ یکم مئی سے لے کر یکم اکتوبر تک عراق میں ۸۸۔امریکی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔

(اخباری اطلاع)

☆☆ اوسطاً ہر دو روز میں ایک امریکی فوجی ہلاک ہو رہا ہے لیکن موجودہ صورتحال کو دیکھا جائے تو اب تقریباً روزانہ کم از کم ایک فوجی ہلاک ہونے لگا ہے۔ یہ شرح ہلاکت برقرار رہی تو صدر بُش الیکشن سے پہلے ہی اپنا انجام دیکھ لیں گے۔ عراق امریکہ کے لئے اب ویت نام بنتا جا رہا ہے۔ اس کا احساس سوجھ بوجھ رکھنے والے

امریکیوں کو ہونے لگا ہے۔امریکی فوج کے سابق سربراہ جنرل اینتھونی زینی نے عراق پر حملے پر اعتراض کئے ہیں۔جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا امریکہ ویت نام جیسی صورتحال سے دوچار ہورہا ہے تو انہوں نے کہا میں آپ سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ کیا ایسا ہو رہا ہے یا نہیں؟ اور ہمیں روایتی امریکی قوم کی طرح اس سوال کا جواب حاصل کرنا ہے۔

☆☆ افغانستان کے دوصوبوں کے پانچ اضلاع پر پھر سے طالبان کا قبضہ۔افغان حکام نے قبضے کی تصدیق کردی۔ (اخباری اطلاع)

☆☆ حامد کرزئی تو خیر اول روز سے ہی کابل کے میئر سے زیادہ کوئی پوزیشن نہیں رکھتے۔تاہم امریکی فضائیہ کی موجودگی میں طالبان کا پانچ اضلاع پر قبضہ کرلینا اہم خبر ہے۔امریکی حکام حالیہ دنوں میں طالبان سے خفیہ طور پر سمجھوتہ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔چونکہ طالبان ''روشن خیال'' مسلمان نہیں ہیں اسی لئے وہ اپنی بعض روایتوں پر اڑے ہوئے ہیں۔جن میں ملا عمر کی قیادت کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ایسا ہوسکتا ہے کہ امریکہ نے براہ راست طالبان سے جھک کر سمجھوتہ کرنے کی بجائے طالبان کو راستہ دے دیا ہو کہ تم اپنے زورِ بازو سے آسکتے ہو تو آجاؤ ہم زیادہ مزاحمت نہیں کریں گے۔اس خبر کو اس خبر کے ساتھ ملا کر دیکھیں کہ امریکہ نے افغان وزیر دفاع قاسم فہیم سے کہا ہے کہ وہ اپنی ذاتی فوج کو افغان فوج کے حوالے کردے۔لگتا ہے امریکہ افغانستان میں اپنے اصل مشن کی مکمل ناکامی کے بعد اب راضی نامے کی کسی صورت کی طرف آرہا ہے۔اگر اگلے چند دن میں ان پانچ اضلاع پر شدید قسم کے ہوائی حملے نہ ہوئے تو سمجھیں امریکہ اور طالبان کے درمیان کچھ خاموش معاملہ طے پا گیا ہے۔ایسا معاملہ جس میں امریکہ کو افغان روایات کے آگے جھکنا پڑا ہے۔

☆☆

۲۲رشعبان المعظم ۱۴۲۴ھ۔۔۱۹را کتوبر ۲۰۰۳ء

☆☆ فلسطینی تحریک انتفاضہ کے تین سال مکمل ہوگئے۔افسوسناک ہلاکتوں کے اعداد و شمار۔

(اخباری خبر)

☆☆ دہشت گرد اریل شیرون جب سے برسر اقتدار آیا ہے اس نے اسرائیلی سرکار کی جانب سے حکومتی دہشت گردی کی انتہا کردی ہے۔نہتے مظلوم فلسطینیوں پر وحشیانہ حملے کرنے کے باوجود گزشتہ تین سال کے دوران

ہونے والی ہلاکتوں کے اعداد و شمارے سامنے آئے ہیں تو معلوم ہوا ہے فلسطینیوں نے نہتے ہوتے ہوئے بھی جدید تر اسلحہ سے حملہ آور اسرئیلیوں کو سخت مقابلہ دیا ہے۔تین سال کے عرصہ میں 2477 فلسطینی شہید ہوئے جبکہ ان کی جدوجہد کے نتیجہ میں 1866 اسرائیلی ہلاک ہوئے۔شہید ہونے والے فلسطینی پہلے ہی جان ہتھیلی پر لئے پھر رہے تھے۔جبکہ اسرائیلیوں کی دنیا سے محبت اور دنیا داری کو ساری دنیا بخوبی جانتی ہے۔فلسطینی شہیدوں،مجاہدوں اور مہاجروں کو سلام اور ان کی کامیابی کے لئے تہہ دل سے امنڈتی ہوئی دعائیں۔

☆☆ پاک فوج کرائے کے لئے نہیں ہے۔کسی کے کہنے پر عراق نہیں بھیجی جائے۔

(چوہدری شجاعت حسین)

☆☆ پاکستان کی فوجی سیاست کی زائیدہ مسلم لیگ کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین نے کراچی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے شجاعت کا یہ سبق دہرایا ہے۔لیکن ساتھ ہی اپنی مخصوص منمناہٹ میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ''فوج ایک قومی ادارہ ہے،اسے بھیجنے سے اگر عراق میں امن قائم ہوجائے یا وہاں کے لوگوں کو فائدہ پہنچے تو ٹھیک ہے۔مسلمانوں کی بقا کے لئے فوج کو بھیجا جا سکتا ہے۔'' یوں انہوں نے اپنی ساری شجاعت کو ایک ہی سانس میں بیلینس کرلیا۔یہ ایک حقیقت ہے کہ عراق میں امریکہ ویت نام جیسی صورتحال سے دوچار ہونے لگا ہے۔اسی لئے اب پاکستانی فوجیوں کو مروانے کے لئے عراق بھجوانا چاہتا ہے۔کسی حیلے اور کسی بہانے سے عراق میں فوج بھیجنا پاکستان کے قومی مفاد کے خلاف سنگین غلطی ہوگی۔اور اس کے بعد اس میں کوئی شک نہیں رہے گا کہ ہمارے جرنیلوں نے اپنی فوج کو کرائے کی فوج سے بھی کمتر سطح پر گرادیا ہے۔کیونکہ پھر یہ محض کرائے کے فوجی نہیں بلکہ مفت کی بیگار کرنے والے فوجی ہوں گے۔قومی غیرت کا ذرا سا بھی احساس ہو تو انڈیا کے طرزِ عمل سے ہی سبق سیکھیں۔

☆☆ امریکہ میں وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کے وفد میں شامل وزیروں شوکت عزیز،نوریز شکور اور صحافیوں کی تلاشی لی گئی۔ (اخباری خبر)

☆☆ تلاشی کا یہ ''عزت آمیز'' سلوک سرکاری وفد کے نیویارک سے واشنگٹن جاتے ہوئے کیا گیا۔لگتا ہے یہ ساری تلاشی پی پی پی کے نام نہاد پیٹریاٹ نوریز شکور کی وجہ سے لی گئی ہے۔برطانیہ میں فیصل صالح حیات جیسے پیٹریاٹ گئے تو ان کی ائر پورٹ پر جامہ تلاشی لی گئی۔اب نوریز شکور ہی کی وجہ سے شوکت عزیز جیسے بھلے آدمی اور خود امریکہ کے پسندیدہ آدمی کو بھی تلاشی کی خواری سے گزرنا پڑا۔وزیر اعظم جمالی شکر کریں کہ انہیں اس اذیت سے نہیں گزرنا پڑا۔عراق میں پاکستانی فوجی منگوانے کے چکر میں ابھی امریکیوں نے ان کا لحاظ کرلیا ہے۔

☆☆ امریکہ کی نئی قرارداد کو بھی اقوام متحدہ کی تائید نہیں مل رہی۔روس،فرانس،جرمنی اپنے اصولی موقف پر قائم۔اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوفی عنان نے بھی اسے اقوام متحدہ کے لئے ناقابلِ عمل قرار دے دیا۔

☆☆ جب سے عراق میں امریکی فوجیوں نے عراقیوں کے ہاتھوں مرنا شروع کیا ہے تب سے امریکہ مسلسل کوشش کر رہا ہے کہ اقوام متحدہ سے کوئی قرارداد منظور کرا کے دوسرے ملکوں کی فوج کو عراق میں مروایا جائے اور اپنی فوج وہاں کم کی جائے۔لیکن چونکہ امریکہ کا ''آئل مافیا'' تیل کے ذخائر پر اپنا قبضہ رکھنا چاہتا ہے اسی لئے امریکہ کی قرارداد بار بار واپس ہو رہی ہے۔غالباً اب چوتھی بار امریکہ ترمیم کر کے قراداد لایا ہے لیکن اسے بھی منظور نہیں کیا جا رہا۔یہ تو ابھی سفارتی پسپائی ہے،صدر بُش اور ان کے حواریوں کی وجہ سے ابھی امریکہ کو اس کے عوام کو اور بھی بہت سی رسوائیاں اور خواریاں ملیں گی۔۔۔۔۔۔ اور اب تازہ ترین خبر یہ ہے کہ ایک اور ترمیم شدہ امریکی قرارداد منظور ہو گئی ہے لیکن یہ ایسی قرارداد ہے جس کی منظوری کے موقعہ پر ہی روس،فرانس اور جرمنی ہی نہیں پاکستان نے بھی کہہ دیا ہے کہ اس کی بنیاد پر عراق میں فوج نہیں بھیجیں گے۔

☆☆ پولینڈ کے فوجیوں کی طرف سے عراق سے فرانسیسی ساختہ میزائل ملنے کا الزام۔

(اخباری خبر)

☆☆ پولینڈ یورپ کا ایک بھوکا ننگا ملک ہے۔اسی لئے امریکی اشارے پر اس کی فوج بھاڑے کے ٹٹو کی طرح عراق جا پہنچی تھی۔عین اس وقت جب فرانسیسی صدر ژاک شیراک نے روم میں یورپی یونین کانفرنس کے موقعہ پر امریکہ کی نئی قرارداد کو ایک بار پھر مایوس کن قرار دیا۔امریکہ کے پولینڈ سے منگائے فوجیوں نے فرانسیسی میزائل ملنے کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔یہ لازماً امریکی سازش کے تحت ہوا ہے۔لیکن امریکہ کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ فرانس یا جرمنی جیسے ملک ایران،لیبیا اور شام نہیں ہیں۔یہاں اس قسم کا ڈرامہ امریکہ کو افغانستان اور عراق سے بہت مہنگا پڑے گا۔بہتر ہو گا امریکی آئل مافیا اور ان کے فرمانبردار موجودہ حکمران عقل سے کام لیں۔

☆☆ دسہرہ کے موقعہ پر دہلی میں جنرل پرویز مشرف کو راون قرار دے کر ان کا پتلا جلایا گیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ دونوں ممالک کے انتہا پسند اپنی نفرت کا اظہار دوسروں کے پتلے جلا کر ہی کرتے ہیں۔تاہم جنرل پرویز مشرف

کو راون قرار دینا دہلی کے انتہا پسندوں کی بے وقوفی ہے۔جنرل پرویز مشرف نے کسی سیتا کو اغوا نہیں کیا۔الٹا کشمیر سے لیکر گجرات تک انتہا پسند ہندوؤں نے کتنی ہی مسلمان خواتین کے ساتھ راون سے بھی زیادہ شرمناک سلوک کیا ہے۔ہندوستان کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ وہ ہر سال دسہرہ کے موقعہ پر راون کا پتلا جلاتے ہیں اور اصل راون ہمیشہ بچ نکلتا ہے۔اسی لئے تو بھارت دیش کلجگ میں پہنچا ہوا ہے کہ سیتا ہرن کرنیوالا راون ہی رام مندر کا ناٹک کر رہا ہے۔

☆☆ گجرات میں ہزاروں دلتوں نے ہندو دھرم چھوڑ کر بدھ مت اختیار کر لیا۔(اخباری خبر)

☆☆ گجرات ہندوستان کا پہلا صوبہ ہے جہاں تبدیلئ مذہب پر پابندی کا قانون لاگو کیا گیا تھا۔اس کے باوجود اسی صوبہ میں ایک بڑے اجتماع میں جمع ہو کر ہزاروں دلت ہندوؤں نے اپنا فرسودہ دھرم ترک کر کے بدھ مت کو قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ہندو دھرم کا نظام ایسا ہے کہ یہ لوگ چاہیں بھی تو چھوت چھات کی لعنت سے نجات نہیں پا سکتے۔جبکہ برہمن طبقے ویسے بھی نہیں چاہتے کہ یہ نظام تبدیل ہو۔اسی لئے اس نظام سے تنگ آئے ہوئے نچلے طبقوں نے اس لعنت سے نجات کی دوسری راہ نکال لی ہے۔مختلف انتہا پسند ہندو جماعتوں نے پہلے سے دھمکی دے رکھی تھی کہ اس تقریب کو درہم برہم کر دیا جائے گا۔لیکن تقریب کامیابی کے ساتھ مکمل ہوئی۔آل انڈیا بدھسٹ ایسوسی ایشن سنگ پریے نے تبدیلئ مذہب کے قانون کے حوالے سے وضاحت کی ہے کہ اس کا اطلاق بدھ مت پر نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہندو دھرم کا حصہ ہے۔یہ بہت اچھی ترکیب ہے۔اگر یہ لوگ عزت کے ساتھ اپنے دھرم میں بھی نہیں رہنے دیں،اور دوسرا مذہب بھی اختیار کرنے پر بدمعاشی دکھائیں تو پھر ان کا یہی علاج تھا کہ خود کو ان کا حصہ اور انکے اندر قرار دے کر ان کے مظلوم طبقات کی مدد کی جائے۔یہ تاریخی عمل ہے۔

☆☆ طالبان منشیات کے پیسوں سے ہتھیار خرید رہے ہیں(واشنگٹن ٹائمز کی رپورٹ)

☆☆ امریکی ماہرین کے انٹرویوز پر مبنی ایک رپورٹ میں واشنگٹن ٹائمز نے بتایا ہے کہ طالبان منشیات کے پیسوں سے ہتھیار خرید کر امریکہ کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں۔یہ رپورٹ امریکی مذموم عزائم کی کامیابی کے لئے ایک فرضی کہانی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ طالبان نے اپنے دور میں افیون کی کاشت پر اتنی موثر پابندی عائد کی تھی کہ عالمی اداروں نے بھی اس کا اعتراف کر لیا تھا۔طالبان کے جاتے ہیں ڈرگ اسمگلرز کی موج ہو گئی۔افغانستان میں پھر سے افیون کی کاشت ہونے لگی اور یہ سب کچھ امریکہ کے چہیتے شمالی اتحاد اور وار لارڈز کی جانب سے ہو رہا ہے۔امریکہ افغانستان پر غیر قانونی اور جارحانہ حملے کے بعد سے اب تک وہاں امن و امان بحال کرنے کی اپنی ہر ذمہ داری میں بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔اس لئے اب اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اس قسم کے حیلے بہانے بنائے جا رہے ہیں۔

☆☆ **اپنے دفاع میں دشمن پر کسی بھی طرح حملہ کرنے کا حق حاصل ہے۔**

(اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون)

☆☆ شام پر بمباری کرنے کے بعد ایریل شیرون نے اس کا جواز دیتے ہوئے ’’جنگل کے قانون‘‘ کا اپنے الفاظ میں اعادہ کیا ہے۔ یہ وہی قانون ہے جس کی بنیاد پر امریکہ دنیا بھر میں دندناتا پھر رہا ہے۔ یعنی جس کے پاس طاقت ہے وہ جب چاہے کسی کمزور سے اپنے لئے خطرہ محسوس کرے اور کسی عالمی یا اخلاقی دائرے کا لحاظ کئے بغیر اس پر کسی بھی طرح حملہ کر دے۔ ثابت ہوا کہ انسان کی ترقی کا اایک قدم جتنا آگے جا رہا ہے دوسرا قدم اسی طرح ازمنۂ قدیم کی طرف جا رہا ہے۔ اب تو ایسا لگتا ہے جیسے اخلاق، تہذیب، قانون وغیرہ سب منافقانہ لبادے ہیں اصل کھیل صرف طاقت کا ہے اور ؎

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

عالمِ اسلام اس وقت جرمِ ضعیفی کی سزا بھگت رہا ہے۔ تاہم ایک خدائی طریقِ کار بھی ساتھ ساتھ چلتا آ رہا ہے۔ جب ظلم کی انتہا ہو جاتی ہے تو ظلم کے پورے نظام کی بساط لپیٹ دی جاتی ہے۔ میں اپنی پہلے سے کہی ہوئی بات پھر دہرا رہا ہوں کہ اگر واقعی شام کو عالمی جنگ کا مرکز بنا لیا گیا تو یہ پوری دنیا کی تباہی ثابت ہوگا۔ عالمی ایٹمی جنگ ہو جائے گی۔

☆☆ **سات اکتوبر ۲۰۰۳ء کو افغانستان پر امریکی حملے کے دو سال مکمل ہو گئے۔ امریکی میڈیا پر معنی خیز خاموشی طاری رہی۔** **(اخباری رپورٹس)**

☆☆ سات اکتوبر ۲۰۰۱ء کو دنیا کی اس وقت کی سب سے بڑی ظاہری قوت، امریکہ نے دنیا کے سب سے کمزور اور بے سروسامان ملک پر حملہ کر دیا تھا۔ اپنے قاہرانہ ساز و سامان کے ساتھ افغانستان کے پہاڑوں کا سرمہ بنا دینے والے امریکہ نے بڑے طمطراق سے افغانستان پر قبضہ کر لیا۔ لیکن یہ قبضہ سانپ کے منہ میں چھپکلی کی طرح بُش انتظامیہ کے حلق میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ اب اسے نگلنا بھی مشکل اور اگلنا بھی مشکل۔ اسی لئے امریکہ اب طالبان سے ہی خفیہ مذاکرات کا چکر چلا کر اس مصیبت سے نکلنے کے رستے تلاش کر رہا ہے۔ بظاہر امریکہ نے افغانستان پر ’’عظیم الشان فتح‘‘ حاصل کی تھی۔ اس فتح کے دو سال پورے ہونے پر اس کا جشن منایا جانا چاہئے تھا۔ لیکن اس بار سات اکتوبر کو امریکی پریس اور امریکی انتظامیہ سب نے معنی خیز خاموشی اختیار کئے رکھی۔ حیرت ہے اپنی اتنی بڑی فتح کا جشن منانے سے امریکہ نے گریز کر لیا۔ شاید یہ فتح امریکہ کیلئے خاصی تکلیف دہ ہو گئی ہے۔

☆☆ **دہلی میں ہندوستانی صدرِ مملکت کے چار محافظوں کی جانب سے کالج کی ایک طالبہ کے ساتھ اجتماعی زیادتی۔۔۔’’لڑکی سے صدر کے محافظوں کی زیادتی فوج پر سیاہ داغ ہے‘‘ انڈین آرمی کے سربراہ کا بیان۔**

☆☆ یہ بہت ہی افسوسناک سانحہ ہوا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انڈیا سمیت جنوبی ایشیا میں محافظ ہی اصل لٹیرے بنے ہوئے ہیں۔ بھارتی فوج کے سربراہ نے بجا طور پر اس سانحہ کو ہندوستانی فوج کے لئے داغ قرار دیا ہے۔ بھارتی وزیر دفاع چمن لال گپتا نے کہا ہے کہ اس واقعہ سے ہمارا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ لیکن اس واقعہ کو فوج کیلئے بدنما داغ قرار دینے، اور شرم سے سر کو جھکانے والوں سے یہ پوچھنے کو دل چاہتا ہے کہ کیا گزشتہ دس بارہ سال سے کشمیری خواتین کے ساتھ بھارتی فوج کی اس سے بڑھ کر شرمناک وارداتوں پر بھی انہیں بدنما داغوں کا کوئی احساس ہوتا ہے اور شرم سے ان کا سر جھکتا ہے یا نہیں؟ ان داغوں کی تعداد تو اتنی زیادہ ہے کہ وہاں ہندوستانی فوج کا چہرہ دکھائی دینے کے بجائے صرف داغ ہی داغ دکھائی دیتے ہیں۔

☆☆ **نئی دہلی میں فلم فیسٹیول سے واپس آتے ہوئے سوئٹزرلینڈ کی سفارتکار کے ساتھ کار میں جنسی زیادتی کا سانحہ۔ زیادتی کے الزام میں پانچ پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا۔**

(اخباری خبر)

☆☆ لگتا ہے بھارت کی فوج کے جوانوں کی دلیرانہ وارداتوں سے متاثر ہو کر پولیس نے بھی اپنی زیادتیوں کا سلسلہ تھانوں کی حدود سے بڑھا کر نہ صرف سرِ عام کر دیا ہے بلکہ اس کا دائرۂ کار غیر ملکیوں تک بڑھا دیا ہے۔ لیکن شاید یہ غیر ملکی واردات پولیس کے اہلکاروں کو مہنگی پڑے۔ فوج کی بات اور ہے اس کو تو سات خون بھی معاف ہوتے ہیں۔ پولیس کو ویسے تھانے کی حد کے اندر تو ہر قسم کے مکمل اختیار حاصل ہوتے ہیں اور ان کا بھیانک استعمال وہ کرتے ہی رہتے ہیں۔ پھر انہیں غیر ملکی سفارتکار کے پیچھے لگنے کی کیا ضرورت تھی۔

☆☆ **امریکی امداد کے رحم و کرم پر رہنے والے دنیا کے ۶۸ ممالک نے امریکہ سے تحریری معاہدہ کر لیا ہے جس کی رُو سے یہ ممالک امریکہ کے فوجیوں، صحافیوں، شہریوں، تاجروں وغیرہ کے خلاف نہ تو جنگی جرائم کا کوئی مقدمہ چلا سکیں گے اور نہ ہی انہیں جنگی جرائم کی کسی عدالت میں پیش کر سکیں گے۔**

(اخباری خبر)

☆☆ یہ بہت ہی افسوسناک معاہدہ ہوا ہے۔ اس سے امریکیوں کو اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کے لئے باقاعدہ تحفظ مل جائے گا۔ اگر امریکی کسی گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان کے خلاف مقدمہ کیوں نہ چلنا چاہئے؟ اگر

چھوٹ دینی ہے تو پھر ساری دنیا کو چھوٹ دے دی جائے اور جنگل کے زمانے میں چلے جایئے۔یہ معاہدہ آنے والے وقت میں چھوٹے اور کمزور ممالک پر امریکہ کے بے جا دباؤ کے ساتھ خود امریکہ کے مجرمانہ کردار کی توثیق کرے گا۔کیونکہ جس نے جرائم نہیں کئے اسے کسی آؤٹ آف دی وے استثنا کی کیا ضرورت تھی؟اور اگر جرائم کئے تھے تو اسے دھونس کے بل پر کیسے تحفظ دے دیئے۔بظاہر یہ امریکی قوت کا فاتحانہ اظہار ہے لیکن آنے والے وقت میں یہی معاہدہ امریکی کردار کی اصلیت کو ظاہر کرے گا۔اس سے جینیٹک انجینئرنگ اپنے بعض نظریات کی توثیق کرے گی۔

☆☆ اگر منتخب وزیراعظم کو پھانسی لگ سکتی ہے تو جنرلوں پر بغاوت کے مقدمے بھی بنیں گے۔

(جاوید ہاشمی)

☆☆مسلم لیگ نون کے صدر مخدوم جاوید ہاشمی موجودہ حالات میں بہتر سیاست کر رہے ہیں۔تاہم بعض اوقات وہ جنرلز کے بارے میں بیان دیتے ہوئے اس انتہا تک چلے جاتے ہیں جہاں میاں نواز شریف کبھی نہیں جاتے۔یوں بھی میاں صاحب کو آج فوج نرمی دکھا دے تو وہ آج پھر فوج کے ساتھ نیازمندی اختیار کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔تاہم جاوید ہاشمی کے مذکورہ بیان نے بہت سے زخم ہرے کر دیئے ہیں۔پاکستان میں جس منتخب وزیراعظم (ذوالفقار علی بھٹو) کو جنرل ضیاع الحق نے پھانسی لگوایا تھا،اس کے ساتھ تب موجودہ نون لیگ والے سارے بڑے شامل تھے۔بلکہ ان میں سے بعض تو پھانسی کو حق بجانب قرار دینے کے لئے منہ میں کف بھر بھر کر بھٹو کے خلاف زہر اگلتے تھے۔اگر اس قسم کے سیاستدان اپنے ذاتی مفادات میں اندھے ہو کر انصاف کا اتنا بڑا خون نہ کرتے تو آج مکافاتِ عمل کے چکر میں نہ آئے ہوتے۔جہاں تک جنرل پرویز مشرف کا تعلق ہے،ان کے ایل ایف او کے تئیں رویے سے شدید اختلاف کے باوجود میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان کی اقتدار میں آمد کا سارا قصور میاں نواز شریف کے سر جاتا ہے۔

☆☆ ملائیشیا میں دسویں اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد۔روسی صدر کی شرکت اور تقریر۔

(اخباری رپورٹس)

☆☆یہ کانفرنس بلی کی گردن میں گھنٹی باندھنے کی اسکیم کی طرح غور کرتی رہی ہے۔بے شک ہمارے جنرل پرویز مشرف اور مہاتیر محمد کانفرنس کے روحِ رواں بنے رہے۔دھواں دھار اور دل کو لبھانے والی تقریریں بھی ہوئیں۔سنجیدہ اور اہم تجاویز بھی سامنے آئیں۔لیکن روسی صدر کی موجودگی کے باوجود بلی کی گردن میں گھنٹی باندھنے کا کوئی واضح فیصلہ نہیں ہو سکا۔اور تو اور عراق سے امریکی فوجوں کے انخلا کے لئے جو حتمی ٹائم ٹیبل کے

مطالبہ پر مبنی قرارداد پیش کی گئی تھی،اسے بھی خاموشی کے ساتھ واپس لے لیا گیا۔اس میں شک نہیں کہ عالمِ اسلام نے گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ تک امریکہ کی محبت میں سوویت یونین دشمنی کا جو رویہ اپنایا تھا اب اسی کی قیمت چکانا پڑ رہی ہے اور بڑی ذلت کے ساتھ چکانا پڑ رہی ہے۔تاہم یہ کانفرنس کوئی موثر فیصلہ نہ کر پانے کے باوجود اپنے اثرات مرتب کرے گی۔آنے والے اچھے دن ابھی دور سہی لیکن اچھے دن ضرور آئیں گے۔امریکہ کی فرمانبرداری کرنے والوں نے اس کے زہریلے اثرات کا احساس تو کیا اور اس زہر کا تریاق ڈھونڈنے کا ارادہ تو کر لیا۔یہ تبدیلی بھی خوش آئند ہے۔

☆☆ ججوں اور جرنیلوں کے گوشوارے بھی جمع کرائے جائیں۔متحدہ اپوزیشن کا مطالبہ۔

(اخباری خبر)

☆☆ اگرچہ یہ مطالبہ اس ردِ عمل کے طور پر سامنے آیا ہے کہ الیکشن کمیشن اراکین اسمبلی سے اپنے اثاثوں کے گوشوارے جمع کرانے پر اصرار کر رہا ہے۔تاہم یہ حقیقت ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے برسر اقتدار آتے ہی اپنے اثاثے ظاہر کرنے کا اعلان کیا تھا۔اس لئے بلا امتیاز صرف سیاستدانوں کے ہی نہیں،عدلیہ کے ججوں،فوج کے اعلیٰ افسران،بیوروکریسی کے افسران وغیرہ سب کے اثاثوں کے گوشوارے باضابطہ طور پر جمع کرائے جائیں۔قوم کو ان سے باخبر رکھا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ ملک کی دولت لوٹنے والے دراصل کون ہیں اور پروپیگنڈہ کن کے خلاف ہوتا ہے۔لیکن بات وہی ہے چور بھلا چوروں کو کیسے پکڑ سکتے ہیں۔یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔اگر ہماری عدلیہ اور فوج سمیت کوئی ایک ادارہ بھی لوٹ مار کی کرپشن سے پاک ہوتا تو ایسے مطالبہ پر خود بڑھ کر اپنے افسران کے اثاثوں کو کھلے عام پیش کر دیتا۔اللہ اس ملک کے عوام کے حال پر رحم کرے۔

☆☆

۱۱؍رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ۔۔۷؍نومبر ۲۰۰۳ء

☆☆ امریکی صدر بُش کے دورہ فلپائن کے موقعہ پر ان کے خلاف مظاہرہ۔مظاہرین نے بہت بڑے امریکی پرچم پر ’’دہشت گرد نمبر ون‘‘ لکھ رکھا تھا۔فلپائن کے بعد تھائی لینڈ کے دورے میں بھی بُش کے خلاف مظاہرے۔ (اخباری خبر)

☆☆امریکی صدر بُش جو اپنے زعم میں دنیا میں دہشت گردی کے خلاف مہم چلائے ہوئے ہیں،ان کے ساتھ یہ عجیب ٹریجڈی ہو رہی ہے کہ جس ملک میں بھی جاتے ہیں وہاں کے شہری خود ان کو دہشت گرد قرار دے کر ان کے

خلاف اپنی شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تو اور خود اپنے حلیف ملک آسٹریلیا میں ان کے ساتھ خاصا بے عزتی کا سلوک ہوا۔ وہاں تو پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران بعض سینیٹرز کی طرف سے ہنگامہ کرنے پر انہیں اپنا خطاب روکنا پڑ گیا۔ برطانیہ میں بھی انہوں نے ملکہ برطانیہ کے باون سالہ جشن تاجپوشی میں شرکت کرنے کے لئے بگھی میں ملکہ کے ساتھ جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن جیسے ہی انہیں پتہ چلا کہ وہاں بھی ان کے خلاف شدید نفرت کا مظاہرہ ہوگا انہوں نے بگھی کا پروگرام منسوخ کر کے ہیلی کاپٹر سے پہنچنے کا پروگرام بنالیا ہے۔ اُدھر امریکہ کے بعض شہروں میں امریکی فوجیں عراق سے واپس بلانے کے مسئلہ پر بش مخالف مظاہروں کا آغاز ہو گیا ہے۔ صدر بُش کو شاید ابھی سمجھ میں نہ آئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ دنیا کی اس عہد کی تاریخ میں ایک بہت برے۔۔۔ بہت ہی برے ولن کے کردار کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔ آنے والے زمانے میں خود امریکہ ان کے نام پر شرمندہ ہوتا رہے گا۔

☆☆ ویٹی کن سٹی میں ایک پروقار تقریب میں مدر ٹریسا کو ’’سینٹ ہڈ‘‘ کا درجہ دے دیا گیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ کلکتہ میں انسانیت کی خدمت کرنے والی معروف مسیحی ہستی مدر ٹریسا کو پوپ جان پال نے ایک باوقار تقریب میں ’’سینٹ ہڈ‘‘ کا درجہ دیا ہے۔ اس موقعہ پر دنیا بھر سے دو لاکھ افراد نے شرکت کی جن میں ایک بڑی تعداد ان غیر مسیحی افراد کی بھی تھی جو مدر ٹریسا کی انسانیت کے لئے کی گئی خدمات کے پرجوش مداح تھے۔ مدر ٹریسا کو 1979ء میں نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ کلکتہ جیسے شہر میں رہتے ہوئے انہیں ’’گندی بستیوں کی سنت‘‘ کہا جاتا تھا۔ ان کا انتقال 1997ء میں ہوا تھا۔ تب سارا مغربی میڈیا لیڈی ڈیانا کی حادثاتی موت کی کہانیوں میں گھرا ہوا تھا۔ اس لئے ان کی وفات کی خاطر خواہ کوریج بھی نہ ہو سکی۔ جب مدر ٹریسا کو امن کا نوبل انعام دیا گیا تھا تب انہوں نے تقریر کرتے ہوئے بڑی سچی بات کہی تھی۔ انہوں نے کہا ’’صرف زبان سے خدا کی محبت کا دعویٰ کرنا کافی نہیں ہے۔ آپ اپنے پڑوسی کو دیکھتے ہیں اور اس سے محبت نہیں کرتے، تو خدا سے کیسے محبت کریں گے جبکہ اسے دیکھتے نہیں ہیں۔‘‘ مدر ٹریسا کی طرز پر کام کرنے والی ایک اور ہستی مولانا عبدالستار ایدھی ہیں۔ ایدھی صاحب کا کمال یہ ہے کہ کسی مشنری ادارے سے وابستگی کے بغیر بھی اتنا کام کر چکے ہیں کہ جیتے جی ہی خدا کے بندوں سے محبت کرنے والے ولی ہو گئے ہیں۔

☆☆ امریکہ میں مائیکرو چپ کے ذریعے انسانی جسم کو دوا کی فراہمی کا طریقہ ایجاد کر لیا گیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ یہ بڑی حیران کن خبر ہے۔ اس کے مطابق ایک مائیکرو چپ کے گڑھوں میں دوا بھر کر انسانی جسم میں نصب کر دی جائے گی۔ اور اس سے مقررہ وقت پر از خود جسم کو دوا ملتی رہے گی۔ یہ چپ ان لوگوں کے لئے خاص طور پر مفید رہے گی جو دن میں ایک سے زیادہ دوائیں لیتے ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی جو دوا کی خوراک لینا بھول جاتے ہیں۔ انہیں بھی اس طرح خودکار طریقے سے دوا ملتی رہے گی۔ ابھی تک کے تجربے کے مطابق چپ 140 دن تک موثر رہے گی۔ دیکھیں ابھی اور کیا کیا ایجادات سامنے آتی ہیں۔

☆☆ لیڈی ڈیانا نے اپنی موت سے دس ماہ پہلے پال بوریل کو خط میں لکھا تھا کہ انہیں کار حادثہ میں ہلاک کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ (ڈیلی مرر انگلینڈ نے ڈیانا کا مذکورہ خط شائع کر دیا)

☆☆ یہ خط اب برطانوی عوام کے لئے سنسنی اور دلچسپی کا باعث بنا رہے گا۔ تاہم ڈیانا کی موت کے وقت ہی یہ بات بڑی حد تک واضح ہو گئی تھی کہ وہ ایک مسلمان کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھیں۔ تاج برطانیہ اپنے عہدہ کے لحاظ سے چرچ آف انگلینڈ کا روحانی سربراہ ہوتا ہے۔ ڈیانا نے جب ملکہ بننا تھا تب بحیثیت ملکہ وہ چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ بھی ہوتیں۔ چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ اور ایک مسلمان کے ساتھ شادی؟ سو ڈیانا کی موت اگرچہ ابھی تک ایک بھید ہے لیکن یہ بھید اب ایسا بھید بھی نہیں رہا۔

☆☆ آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل سعید الظفر کو پے اسکیل ’’ایم۔ پی ون‘‘ دیا گیا ہے۔ پاکستانی قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کے جواب میں حکومتی وضاحت۔ (اخباری رپورٹ)

☆☆ یہ بے ضرر سی خبر پاکستان میں بے رحمانہ لوٹ مار کی ایک جھلک دکھا رہی ہے۔ اس پر پاکستان کے عوام سے تعزیت کرتا ہوں کہ ان کی اقتصادی موت انہیں لٹیرں کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ اور جنرل پرویز مشرف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اُنکی گڈ گورنینس کا یہ روپ دیکھ کر انہیں مبارکباد ہی دی جا سکتی ہے۔ پے اسکیل ایم پی ون کی تفصیل یہ ہے کہ اسکے تحت ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے ماہانہ تک تنخواہ اور دیگر بے شمار سرکاری مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ یہ ایک ریٹائرڈ فوجی جنرل کو نوازنے کی صرف ایک مثال ہے۔ اگر سعید الظفر کو ان کے جرنیلی عہدے کے دوران سے اب تک ملنے والی مراعات کا گوشوارہ سامنے لایا جائے تو پتہ چلے گا کہ بے نظیر بھٹو کے خلاف کرپشن کے جتنے جھوٹے سچے مقدمے بنائے گئے ہیں صرف اسی ایک جنرل کی مجموعی لوٹ مار اس سے زیادہ ہے۔ پاک فوج کے نام پر لوٹ مار کا یہ ناپاک سلسلہ اب بند ہونا چاہئے ورنہ شاید پاکستانی عوام، سابقہ مشرقی پاکستانیوں کی طرح کسی بیرونی فوج کو ہی اپنا نجات دہندہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆☆ پاکستان وسائل میں کسی سے پیچھے نہیں، ملک کو کرپشن نے نقصان پہنچایا۔

(جنرل پرویز مشرف)

☆☆ کیڈٹ کالج حسن ابدال میں یومِ والدین کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے پاکستان کی بیماری کی بالکل بجا تشخیص کی ہے۔لیکن المیہ یہ ہے کہ پاکستان اس وقت ہر شعبے میں پوری طرح کرپشن میں ڈوبا ہوا ہے۔کوئی ایک شعبہ۔۔۔حتی کہ پاک فوج بھی اس کرپشن سے پاک نہیں رہی ۔سیاست،انصاف،صحافت،حکومتی ادارے،غرض ہر چھوٹے بڑے شعبے کے سب ہی لوگ اپنے اپنے مفادات میں دوڑ رہے ہیں اور یہ دوڑ ہے ملک کو لوٹنے کی۔اور تو اور سیاسی رشوتیں دے کر کرپٹ سیاسی عناصر کو آگے لانے کا نیک کام تو خود جنرل پرویز مشرف کے ہاتھوں بھی ہو چکا ہے۔ ؎

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

☆☆ اس سال ایک افغانی لڑکی بھی مقابلۂ حسن میں حصہ لے رہی ہے۔ **(اخبار خبر)**

☆☆ ۲۵ سالہ بدا صمد زئی گزشتہ سات سال سے امریکہ میں مقیم ہیں۔انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ اس مقابلہ میں اس لئے حصہ لے رہی ہیں تا کہ دنیا کو بتایا جا سکے کہ افغانستان ایک روشن خیال ملک ہے۔ظاہر ہے اس بیان کے بعد کون اس حقیقت سے انکار کر سکے گا کہ افغانستان ایک روشن خیال ملک بن گیا ہے۔بہتر ہوتا کہ بدا صمد زئی منیلا میں ایسا بیان دینے کی بجائے افغانستان سے ایسا بیان دیتیں تا کہ روشن خیالی دنیا کو دکھائی بھی دیتی۔امریکہ کی ایسی حرکتوں سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ تہذیبوں کی لڑائی لڑ رہا ہے۔لیکن یہ کام تو وہ سیٹلائٹ کے ذریعے بہتر طور پر کر سکتا تھا۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

☆☆ ہندوستان کی طرف سے پاکستان کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کے لئے بعض اہم تجاویز پاکستان کو بھیج دی گئیں۔عالمی سطح پر ان تجاویز کا خیر مقدم۔پاکستان جلد جواب دے گا۔

(اخباری خبر)

☆☆ امن کے قیام اور استحکام کے لئے جو اچھا قدم بھی اٹھایا جائے اس کی تعریف کی جانی چاہئے لیکن اس کے لئے نیتوں کا نیک ہونا بہت ضروری ہے۔بی جے پی کی قیادت کی نیت میں نیکی دکھائی نہیں دے رہی۔جب جنرل پرویز مشرف کو آگرہ آنے کی دعوت دی گئی تھی تب جان بوجھ کر حریت کانفرنس کو مذاکرات سے باہر رکھا گیا تھا۔اور اب جب ہندوستان حریت کانفرنس سے مذاکرات کا ڈول ڈال رہا ہے تو پاکستان کو اس سے الگ رکھا گیا ہے۔اگر نیت نیک ہوتی تو اس تنازعہ کے سارے فریق مل کر بیٹھتے اور مسئلے کا باعزت حل نکال لیتے۔اسی لئے ہندوستانی پیکیج میں بعض اچھی آفرز کے باوجود ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔میرے نزدیک اس وقت معاملہ دونوں ممالک کے درمیان پائی جانے والی بداعتمادی کے ساتھ خود بی جے پی جیسی انتہا پسند ہندو پارٹی کی نیت کا بھی ہے۔کیونکہ یہ پارٹی تو منہ میں رام رام،بغل میں چھری سے بھی آگے بڑھ چکی ہے۔اس کے زیرِ اثر انتہا پسند حلقے منہ پر رام مندر کی بات کے ساتھ ہاتھوں میں ترشول اور چھرے سرِعام لہراتے پھرتے ہیں۔پھر بھی دعا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات نہ صرف معمول پر آئیں بلکہ بہتر ہوں۔

☆☆ بغداد میں ہولناک خودکش دھماکے،ساٹھ سے اوپر افراد ہلاک،سینکڑوں زخمی۔

(اخباری رپورٹس)

☆☆ ۲۷/اکتوبر کو بغداد کے چار تھانوں اور ریڈ کراس کے دفتر پر زبردست قسم کے خودکش حملوں سے نہ صرف پورا بغداد گونج اٹھا بلکہ امریکی وائٹ ہاؤس تک اس کی لرزش سنائی دی ہے۔اس پر صدر بُش نے جو بیان دیا ہے اس سے لگتا ہے کہ وائٹ ہاؤس ان دھماکوں کی گونج سے لرزا ہے۔عالمی آئل مافیا اپنی تمام تر تباہ کاریوں کے باوجود نہ تو افغانستان کو تیل کے حصول کا راستہ بنانے میں کامیاب ہو سکا ہے اور نہ ہی عراقی تیل ابھی تک اس کی ہوس پوری کر سکا ہے۔الٹا دونوں ممالک اس کے لئے دلدل بنتے جا رہے ہیں۔افغانستان میں اپنی نامرادی کا الزام پاکستان پر ڈالنا آسان ہے اور عراق میں پڑنے والی مار کے لئے الزام دھرنے کا ابھی تعین نہیں ہو پا رہا۔ایران،شام اور سعودی عرب تینوں آپشنز پر غور چل رہا ہے۔بس جس پر آئل مافیا کا جی چاہے گا الزام دھر کے ایک اور دلدل میں پھنسنے کا سامان کر لے گا۔

☆☆ ہندوستان نے گزشتہ پچاس سال میں جو حاصل نہیں کیا وہ ہماری حکومت نے پانچ سال کے عرصہ میں حاصل کر دکھایا۔(ہندوستان کے نائب وزیر اعظم ایل کے ایڈوانی جی کا دعویٰ)

☆☆ آندھرا پردیش میں ایک نو تعمیر سڑک کا افتتاح کرتے ہوئے ایل کے ایڈوانی جی نے اپنی حکومت کی خوبیاں

گنواتے ہوئے بتایا کہ سابقہ حکومتوں نے جو کچھ پچھلے پچاس برسوں میں حاصل نہیں کیا تھا، وہ ہماری حکومت نے اپنے پانچ سالہ دورِ اقتدار میں حاصل کر کے دکھا دیا ہے۔ جہاں تک ان کے مختلف ترقیاتی دعووں کا تعلق ہے وہ ہندوستان کے عوام اور اپوزیشن جماعتیں بہتر جانتی ہوں گی کہ کس حد تک درست ہیں۔لیکن بلا شبہ بعض ہدف ایسے ضرور ان کی حکومت نے حاصل کئے ہیں جو پچھلے پچاس سال کے ٹوٹل سے بھی زیادہ ہیں۔مثلاً صوبہ گجرات میں جس طرح پہلے گودھرا کا شرمناک سازشی کھیل رچایا گیا اور پھر اس کی آڑ لے کر مسلمانوں کا جو قتلِ عام کرایا گیا وہ یقیناً بی جے پی کی حکومت کا ایسا کامیاب ٹارگٹ ہے جو پچھلے پچاس سال کے عرصہ میں مسلمانوں کے قتل کے ٹوٹل سے زیادہ ہے۔

☆☆ اگر ایل ایف او کا مسئلہ حل نہ ہوا تو عید کے بعد حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

(قاضی حسین احمد)

☆☆ قاضی صاحب کا یہ بیان پڑھ کر ہنسی آئی تھی۔۲۸؍اکتوبر کو مسلم لیگ قاف کی رکن اسمبلی ڈاکٹر فردوس اعوان پرائم ٹی وی کے ایک پروگرام میں مدعو تھیں۔وہاں ان سے غوری صاحب نے سوال کیا کہ قاضی صاحب نے اس طرح کا بیان دیا ہے۔تب ڈاکٹر فردوس اعوان نے بڑے اچھے انداز سے کہا کہ قاضی صاحب تو پچھلے چھ سات ماہ سے ایسے ہی بیان دیتے آ رہے ہیں۔یہ پہلا موقعہ ہے کہ مسلم لیگ قاف کی ایک رُکن اسمبلی نے ایسی بات کہی ہے کہ قاضی صاحب کے اس قسم کے بیان سچ مچ سیاسی لطیفہ لگنے لگے ہیں۔پہلے وہ ایک ڈیڈ لائن کا اعلان کرتے ہیں۔اس لائن کے آنے تک مذاکرات شروع ہو جاتے ہیں۔پھر مذاکرات میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے اور تعطل کے بعد قاضی صاحب پھر ایک نئی ڈیڈ لائن دے دیتے ہیں۔میں جنرل پرویز مشرف کے بہی خواہوں میں سے ہوں اس کے باوجود ایل ایف او کو آئین کا حصہ نہیں مان سکتا۔اس اشو پر اپوزیشن کا موقف بالکل درست ہے۔جنرل پرویز مشرف کو ان کے قانونی مشیران نے اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔تاہم قاضی صاحب اب تک جو کچھ کئے چلے جا رہے ہیں وہ بھی ایک مذاق بنتا جا رہا ہے۔قاضی صاحب اگر کچھ کر سکتے ہیں تو کر گزریئے ورنہ اسی تنخواہ پر کام کیجئے۔

☆☆ عراق پر امریکی حملہ کے بعد سے اب تک ۱۱۷ امریکی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔

(اخباری رپورٹ)

☆☆ ۲؍نومبر کو فلوجہ میں ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔۱۶ امریکی فوجی ہلاک اور ۲۰ شدید زخمی۔

(اخباری رپورٹ)

☆☆ ہلاک ہونے والے امریکیوں کی تعداد ۳۸۲ ہو چکی ہے۔

(امریکی ٹی وی کے حوالے سے جنگ کی خبر)

☆☆ ۳۰؍اکتوبر تک کی رپورٹس کے مطابق امریکہ کے ۱۱۷ فوجی عراق میں مزاحمتی حملوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔امریکہ جب عراق پر اندھا دھند اور وحشیانہ بمباری کر کے اس کے عوام کو صدام کے ساتھ ان کی زندگی سے بھی آزادی دلا رہا تھا تب امریکہ کے صرف ۱۴ فوجی ہلاک ہوئے تھے اور امریکی قبضہ ہو جانے کے بعد سے اب تک ۱۱۷ امریکی فوجی ہلاک کئے جا چکے ہیں۔یہ ابھی اعتراف کردہ اعداد و شمار ہیں۔دیکھیں امریکی فوج کے ساتھ ابھی مزید وہاں کیا ہوتا ہے۔

۳۰؍اکتوبر کے بعد تیسرا دن ہی ہوا تھا کہ امریکی ہیلی کاپٹر مار گرانے سے ۱۶ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔یہ اب تک کی سب سے زیادہ ہلاکتوں کا واقعہ ہے۔گویا چھ ماہ میں ۱۳۳ امریکی فوجی مارے جا چکے ہیں۔یہ ظاہر کردہ اعداد و شمار ہیں۔اس کے معاً بعد ۴؍نومبر کو روزنامہ جنگ نے اپنی تازہ ترین خبروں میں ایک امریکی ٹی وی کے حوالے سے خبر دی ہے کہ عراق میں اب تک ہلاک ہونے والے امریکیوں کی تعداد ۳۸۲ ہو چکی ہے۔آنے والے دنوں میں اس کی تصدیق یا تردید ہو سکے گی۔

☆☆ مسلم لیگ نون کے قائم مقام صدر مخدوم جاوید ہاشمی بغاوت کے مقدمہ میں گرفتار کر لئے گئے۔

(اخباری خبر)

☆☆ میں نے اپنے ۱۹ اکتوبر کے خبر نامہ میں لکھا تھا کہ جاوید ہاشمی صاحب فوج کی مخالفت میں وہاں تک جا رہے ہیں جہاں تک نواز شریف کبھی نہیں گئے۔اسی دوران ان کی جانب سے فوجی لیٹر ہیڈ پر ملنے والے ایک خط کا اسکینڈل بھی سامنے آ گیا۔اس اسکینڈل سے کونسا سیاسی فائدہ ہوا اور اب جاوید ہاشمی کو ان کے لیڈران کس حد تک قانونی مدد دے سکیں گے؟ یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ایک بات طے ہے کہ فوج سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں ان کی سیاسی شخصیت بہت زیادہ نمایاں ہونے لگی تو اسے خود ان کی پارٹی کی اصل قیادت کبھی برداشت نہیں کر سکے گی۔ایسی صورت میں انہیں جنرل پرویز سے اتنا خطرہ نہیں ہوگا جتنا خود اپنی اصل قیادت سے ہوگا۔سیاسی پیچ و خم آگے چل کر کیا رُخ اختیار کرتے ہیں؟ ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔تاہم بہتر تھا جاوید ہاشمی ایسی انتہا پسندی کی سیاست کرنے کی بجائے قدرے معتدل رویہ اختیار رکھتے۔اپنی پارٹی کے چیئرمین راجہ ظفر الحق جتنے معتدل ہی رہتے تو کافی تھا۔بہر حال خدا خیر رکھے۔

☆☆ سینیٹ کے اراکین نے اپنے اثاثے ظاہر کر دیئے۔پاکستانی عوام کی خدمت کرنے کا دعویٰ رکھنے والے ارب پتی اور کروڑ پتی نکلے۔ **(اخباری رپورٹس)**

☆☆ پاکستان میں قومی اور صوبائی اراکین پارلیمنٹ کو اپنے اثاثے ظاہر کرنے کا پابند کیا گیا تھا۔اس پر خاصا ہنگامہ چل رہا تھا۔فوجی جرنیلوں اور عدلیہ کے بڑے بڑے ججوں کے اثاثے ظاہر کرنے کا مطالبہ کھل کر ہوا۔میں بھی اس مطالبہ کی حمایت میں ہوں لیکن یہ مطالبہ اپنے اثاثے چھپانے کا بہانہ نہیں بننا چاہئے۔اب پہلے مرحلہ میں سینیٹ کے اراکین نے اپنے اثاثے ظاہر کئے ہیں۔یہ بہت ہولناک اعداد و شمار ہیں۔اگرچہ بیشتر اراکین نے اپنے قیمتی اثاثوں کی مالیت کم لگائی ہے تاہم اس کے باوجود ارب پتی اور کھرب پتی سینیٹرز سامنے آ گئے ہیں۔ان لوگوں نے (طبقۂ اشرافیہ کے سارے لوگ جن کے اثاثے ابھی ظاہر نہیں ہوئے وہ بھی اس میں شامل ہیں) کس محنت اور دیانت کے ساتھ اتنے اثاثے بنائے؟اس کی تحقیق ہونی چاہئے۔اگر یہ لوگ ملک اور عوام کے خیر خواہ ہیں تو کروڑ سے اوپر اثاثے رکھنے والے طبقۂ اشرافیہ کے سارے لوگ اپنی نصف دولت ملک کے بین الاقوامی قرض ادا کرنے کے لئے دیدیں۔ایسا ہو جائے تو پاکستان ایک ہفتے میں غیر ملکی قرضوں سے نجات پا سکتا ہے۔لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔اسی طبقہ کی جائیدادیں بنانے کیلئے تو پاکستان مقروض ہوا تھا اور مقروض ہوتا جا رہا ہے۔اسی لئے کوئی بھی حکومت آ کر سوائے چند سیاسی مخالفین کے خلاف انتقامی کارروائیاں کرنے کے،کبھی بھی لوٹی ہوئی دولت کی موثر واپسی کا کوئی اہتمام نہیں کرتی۔بلکہ لوٹ مار کا سلسلہ بلا کسی رکاوٹ جاری رہتا ہے۔اب بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

☆☆ **ایریل شیرون اور اسکے دو بیٹوں کے خلاف اسرائیلی پولیس کی تحقیق۔(اخباری رپورٹ)**

☆☆ پاکستانی سینیٹ کے اراکین کے اثاثوں کی خوفناک تفصیل سامنے آنے کے اگلے ہی دن یہ خبر سننے میں آئی کہ جنوبی افریقہ سے ملنے والی ایک یہودی کی امداد کی رقم کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کے وزیر اعظم ایریل شیرون اور ان کے دو بیٹوں نے اسے ذاتی طور پر خرچ کر لیا تھا۔چنانچہ اسرائیلی پولیس نے اس سلسلے میں وزیر اعظم ایریل شیرون کو انٹرویو کیا۔یہ ان یہودیوں کا کردار ہے جن کے بارے میں مسلمانوں کے دلوں میں ہے کہ یہ دنیا کی سب سے بری قوم ہے۔لیکن یہ کیسی بری قوم ہے کہ اس کے مالدار افراد اپنی قوم کے فائدے کے لئے بھاری عطیات دیتے ہیں اور اگر ان کی قوم میں کوئی خورد برد ہو تو طاقتور ترین شخصیت سے بھی تحقیق و تفتیش کی جاتی ہے۔ہمارے ہاں تو ایک جنرل کے ڈرائیور کی گاڑی جائز طور روک لی جائے تو اس پر بھی روکنے والے کی شامت آ جاتی ہے۔ملک کے کسی مقتدر فرد کے خلاف کسی تحقیق کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔دوسرے اسلامی ممالک میں عوام اور قومی مفادات کا معاملہ پاکستانی لوٹ کھسوٹ سے بھی بدتر ہے کہ وہاں کے شیوخ اور بادشاہوں اور حکمرانوں نے ملکوں کو اپنے باپ دادا کی جاگیر سمجھ رکھا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ مسلمان حکمران،مسلم امہ کے گناہوں کی اجتماعی سزا ہیں۔اپنی ذاتی ہوس کے لئے ان حکمرانوں نے اسلام کا نام صرف عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے استعمال کر رکھا ہے۔اس وقت یہودی اپنے قومی مفاد کے لئے سب سے مخلص قوم بن چکی ہے اور مسلمان اپنے ملی

مفاد کے لئے دنیا کی عبرتناک قوم بن چکی ہے۔بقول علامہ اقبال ؎

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

☆☆ **کارگل جیسا واقعہ دوبارہ ہوا تو دوگنی طاقت سے جواب دیں گے۔**

(بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈیس)

☆☆ جارج فرنانڈیس بنیادی طور پر لیفٹ کے آدمی ہیں لیکن رائٹ والوں کے ساتھ مل کر وزارت کے مزے لوٹ رہے ہیں۔پھر وہ وزیر دفاع بھی ہیں اس لئے ان کے سیاسی بیانات کی لیفٹ رائٹ پریڈ چلتی رہتی ہے۔ابھی تھوڑا عرصہ پہلے وہ چین کو ہندوستان کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دے رہے تھے اور پھر وہی چین میں جا کر ہند چینی دوستی کے نئے دور کا آغاز کر آئے ہیں۔کارگل کے واقعہ کا ذکر کرنا مناسب نہیں تھا۔ہم تو دونوں ملکوں میں صلح کے خواہاں ہیں اور کسی متنازعہ مسئلہ کو بھڑکانا اچھا نہیں سمجھتے وگرنہ کارگل میں تو بھارتی فوج بہت بری طرح گھر چکی تھی۔دھنے واد کہیں امریکی حکومت کو اور پاکستان کے سابق وزیر اعظم نواز شریف کو جنہوں نے آپ کو کارگل کی مصیبت سے بچا لیا۔جارج فرنانڈیس کا کارگل کے حوالے سے ایک ہی کارنامہ ہے کہ اس میں مرنے والوں کے تابوتوں کے اسکینڈل میں ہندوستانی پارلیمنٹ کے اندر ان کو ''کفن چور'' کا خطاب ملا۔اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہیں کہ اگر کارگل جیسا واقعہ دوبارہ ہوا تو مرنے والوں کے تابوت پہلے سے دوگنے ریٹ پر منگواؤں گا۔

☆☆ **پاکستان،ہندوستان سے ہمارے طیارے افغانستان جانے سے روکنے کیلئے فضائی رابطوں کی بحالی نہیں چاہتا۔ (بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا کا الزام)**

☆☆ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان صرف ہوائی رابطوں کی بحالی نہیں بلکہ سارے رابطوں کی بحالی ہونی چاہئے۔آخر یشونت سنہا صرف ہوائی جہازوں کے رابطوں کی بحالی کے لئے اب اتنے بے چین کیوں ہیں؟یہ رابطے ہندوستان نے خود یک طرفہ طور پر ختم کرنے کا اعلان کیا تھا۔اب اپنے اس وقت کے متکبرانہ بیانات کو پڑھئے اور پھر سوچئے کہ تب یک طرفہ طور پر پابندی عائد کرنے کا اقدام دانشمندی تھا یا بے وقوفی؟اب پھر سے فضائی رابطوں کی بحالی کے لئے پاکستان صرف یہ اصرار کر رہا ہے کہ ایسا معاہدہ ہو کہ ہندوستان دوبارہ از خود ایسی پابندی یک طرفہ طور پر عائد نہ کر سکے۔پاکستان کو یقیناً اس گارنٹی کے حصول کا حق حاصل ہے۔ورنہ یہ کیا بات ہوئی کہ جب آپ کا دل چاہے آپ دھونس جمانے کے لئے فوجیں سرحد پر لے آئیں،سارے زمینی اور فضائی رابطے یک طرفہ طور پر منقطع کر دیں اور جب جی چاہے تعلقات کی بحالی کے نام پر پھر حکم صادر کر دیں کہ چلو رابطے بحال کر لو۔یقیناً اس معاملہ

میں حکومت پاکستان کا موقف اصولی ہے۔آپ کو وہاں تک تو جانا ہی ہوگا۔

☆☆ یوروپی عوام نے عالمی امن کے لئے اسرائیل کو پہلا اور امریکہ کو دوسرا بڑا خطرہ قرار دے دیا۔

(تازہ سروے)

☆☆ یورپی یونین کے پندرہ ممبر ممالک میں سے ہر ملک سے ۵۰۰ افراد لے کر ان سے سوالات کئے گئے کہ اس وقت عالمی امن کو کن سے شدید خطرہ لاحق ہے؟ اس سروے کے نتیجہ کے مطابق اسرائیل کو پہلے نمبر پر عالمی امن کے لئے خطرہ قرار دیا گیا ہے۔جبکہ دوسرے نمبر پر امریکہ کو خطرہ قرار دیا گیا ہے۔اگر ایریل شیرون اور بُش جونیئر کی موجودہ حرکتیں جاری رہیں تو کوئی پتہ نہیں دنیا کب ایٹمی تباہی کا شکار ہو جائے۔اٹلی میں اسرائیل کے سفیر نے اس سروے کو اسرائیل کی بے عزتی قرار دیا ہے۔بہتر ہوگا کہ اسرائیل فلسطینیوں کو ان کے حقوق دے اور انسانیت کا احترام کرنا سیکھے۔ایسا کر لیا جائے تو پھر نہ کوئی ان کی بے عزتی کرے گا اور نہ ان کو ایسا کوئی گلہ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

☆☆

۲۹ شوال المکرّم ۱۴۲۴ھ ۔۔ ۲۵ ردسمبر ۲۰۰۳ء

تمام پاکستانی قارئین کو قائدِاعظم کے یومِ پیدائش کی مبارک باد!

تمام مسیحی قارئین کی خدمت میں کرسمس کی پُرخلوص مبارک باد۔۔۔اور

جاتے سال کو الوداع کہتے ہوئے تمام قارئین کی خدمت میں

نئے سال کی مبارکباد!

☆☆ امریکی صدر بُش کا اچانک دورۂ بغداد۔ (میڈیا رپورٹس)

☆☆ آسٹریلیا کے دورے سے بے عزت ہونے کے بعد امریکی صدر بُش نے برطانیہ کا دورہ کیا اور وہاں کا دورہ آسٹریلیا سے بھی زیادہ خوار کرنے والا ثابت ہوا۔صدر بُش کو اندازہ ہو گیا کہ دنیا کا طاقتور ترین ملک ہونے کے

باوجود اس وقت امریکی صدر دنیا بھر کے عوام کی ناپسندیدہ ترین شخصیت بن چکی ہے۔اپنے ہی حامی ملکوں میں اتنی بے عزتی ہونے کے بعد نہ جانے کس نے صدر بُش کو مشورہ دیا کہ وہ عراق کا دورہ کر لیں۔اس سے عراق میں امریکی فوج کا مورال بھی ہائی ہوگا اور امریکی عوام میں بھی ان کی عزت بن جائے گی۔لیکن جس طرح عراق پہنچنے سے واپس جانے تک اس سفر کی ساری خبر کو خفیہ رکھا گیا،اس سے کسی کا مورال کیا اپ ہوتا اور امریکی عوام میں عزت کیا بنتی الٹا صدر بُش کا اچھا خاصا مذاق بن گیا ہے۔مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آ رہی کہ امریکہ جو مقاصد دنیا بھر میں اور خود اپنے عوام میں اس سے بہتر طور پر حاصل کر سکتا ہے انہیں ایسے احمقانہ اور ظالمانہ انداز سے کیوں حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے،جن میں ابھی تک اپنے تمام تر ظلم کے باوجود امریکہ دنیا بھر میں تماشہ بن گیا ہے۔

☆☆ تہذیبوں کا نہیں لاعلمیت کا ٹکراؤ ہے۔تہذیبوں کا ٹکراؤ کی سوچ ختم کرنا ہوگی۔

(پرنس کریم آغا خان)

☆☆ آغا خان یونیورسٹی کراچی کے چانسلر کی حیثیت سے یونیورسٹی کے ۱۶ ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے پرنس کریم آغا خان نے بلاشبہ بڑی پتے کی بات کہی ہے۔عالمِ اسلام کے تئیں ان کا اخلاص قابلِ قدر ہے۔میں ذاتی طور پر اسماعیلیہ فرقہ کی اور ان کی قیادت کی پاکستان کے لئے،عالمِ اسلام کے لئے اور عالمِ انسانیت کے لئے بے غرض اور بے لوث خدمات کا معترف ہوں۔ان کی بات بالکل بجا ہے کہ حقیقتاً یہ تہذیبوں کا ٹکراؤ نہیں ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ ''تہذیبوں کا ٹکراؤ'' کے مصنف سے لے کر امریکہ کے موجودہ برسرِ اقتدار ٹولے تک سب نے اسے تہذیبوں کی جنگ بنا کر رکھ دیا ہے۔ظلم اور ناانصافی کی ایسی فضا میں بکھرے ہوئے اور غیر منظّم مسلم انتہا پسندوں کے رویے بھی اصلاً مسلم مفادات کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔اس کے لئے جہاں مسلم انتہا پسندوں کی ذہنی تربیت ضروری ہے (یہ شاید وقت کی مار کے ہاتھوں ہی ہوگی) وہیں انتہائی طاقت رکھنے والے امریکی حکمرانوں اور ان کے ہمنواؤں کا ہاتھ روکنے کے لئے تدابیر کی بھی اشد ضرورت ہے۔اسی طرح امریکہ اور مغرب کے عوام کو اور ان کے دانشوروں کو یہ باور کرانا زیادہ ضروری ہے کہ لاعلمیت کے اس ٹکراؤ کو تہذیبوں کا ٹکراؤ نہیں بنانا چاہئے۔پرنس کریم آغا خان جیسی ہستیاں یہ کام زیادہ موثر اور احسن طور پر کر سکتی ہیں۔

☆☆ بُش چلے جائیں گے لیکن کیوبا کا انقلاب زندہ رہے گا۔ (فیدرل کاسترو)

☆☆ دسمبر کے شروع میں وائٹ ہاؤس میں ایک اہم اجلاس میں کیوبا پر بعض پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس سے اگلے روز کیوبا کے صدر فیدرل کاسترو نے ایک اسکول میں بچوں کی ایک تقریب سے خطاب کرتے

ہوئے کہا کہ ''بے وقوفوں کا وہ ٹولہ جس نے کل وائٹ ہاؤس میں اپنا اجلاس منعقد کیا ہے تلخیوں اور ذہنی انتشار کی حالت میں موت سے ہمکنار ہو جائے گا۔'' انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ان کی موت کے بعد بھی کیوبا کا کمیونسٹ انقلاب قائم رہے گا۔سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد جن چند چھوٹے ممالک میں ویسا نظام قائم ہے ان میں کیوبا سب سے اہم ہے۔اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر مکھی یا مچھر جیسا یہ ملک امریکی فرعون ونمرود صفت حکمرانوں کی ناک پر لڑا ہوا ہے۔ایسی فضا میں اس قسم کے بیانات سے اور کچھ نہ سہی تھوڑی سی ذہنی تسکین تو ہو ہی جاتی ہے۔

☆☆ افغانستان کے علاقہ غزنی کے ایک گاؤں میں امریکی طیاروں کی وحشیانہ بمباری، ۹ بچوں سمیت دس افراد ہلاک کر دیئے۔ (اخباری رپورٹ)

☆☆ اس واقعہ کے بعد اقوام متحدہ کے ابراہیم لخدر سے لے کر حامد کرزئی تک امریکہ کے اپنے مقرر کردہ افراد بھی بمبارمنٹ کی مذمت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔رپورٹ کے مطابق امریکی فوجی حکام کو ایک مقام پر دہشت گردوں کی موجودگی کی خبر ملی اور انہوں نے وہاں بمبارمنٹ کر دی۔اس کے نتیجہ میں ۹ معصوم بچے اور ایک شخص ہلاک ہو گئے۔یہ امریکہ کی جانب سے کوئی پہلا واقعہ نہیں ہوا۔اس سے پہلے اسی افغانستان میں کئی شادی کی تقریبات پر بھی امریکی طیارے وحشیانہ بمباری کر کے رسمی معذرتیں کر چکے ہیں۔اس سانحہ کے معاً بعد ایک دو دن کے وقفہ سے امریکی طیاروں نے دہشت گردوں پر حملہ کی آڑ میں پھر ایک گھر پر بمبارمنٹ کر کے ۶ بچوں اور ان کے والدین کو ہلاک کر دیا۔یہ حساب کتاب لکھتے جائیں، آنے والے وقت میں کام آئے گا۔

☆☆ ایف۱۰/۶ اسلام آباد کے چوک پر نصب غوری میزائل کا ماڈل مسمار کر دیا گیا۔(اخباری خبر)

☆☆ اطلاعات کے مطابق بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی پاکستان میں آمد کے موقعہ پر ان کا شایانِ شان استقبال کرنے کے لئے غوری میزائل کا ماڈل مسمار کیا گیا ہے۔جب بے نظیر بھٹو نے اپنے دورِ حکومت میں بھارتی وزیر اعظم کے استقبال کی وجہ سے کشمیر ہاؤس کا بورڈ ہٹایا تھا تو تب سے لے کر اب تک ان کے اس گناہ کو بخشا نہیں گیا تھا۔کسی نہ کسی بہانے سے انہیں طعنے دے کر اس کی یاد دلائی جاتی رہی۔لیکن اب خود فوجی اور فوج کی پسندیدہ حکومت کے دور میں اتنا بڑا اقدام کیا گیا ہے اور اسے سیدھی طرح تسلیم کرنے کی بجائے حیلے بہانے بھی کئے جا رہے ہیں۔اور تو اور ''برادرانِ اسلام'' یعنی دینی جماعتیں بھی اس اقدام سے ایسے بے خبر ہیں جیسے دوسرے اعلیٰ سرکاری حکام۔اس پر یہی کہہ سکتے ہیں۔

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

☆☆ سابق سوویت یونین کی ریاست مالدووا سے ۳۸ ڈرٹی بم غائب ہو گئے۔(اخباری خبر)

☆☆ اس خبر میں مصرین کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اگر یہ بم القاعدہ کے ہاتھ لگ گئے ہیں تو بھیانک حملے ہو سکتے ہیں۔کیونکہ ان بموں پر تابکاری وار ہیڈ لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔اس وقت اس قسم کی خبر نکلنے کا مقصد تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن سابق سوویت یونین کی شکست وریخت کے ساتھ ہی اس کے کئی ایٹم بم وہاں کی کھلی اسلحہ مارکیٹ میں فروخت ہوتے رہے ہیں۔''القاعدہ'' اور اسی طرح کی دوسری جہادی تنظیموں کو امریکہ نے ہی بنایا اور ابھارا تھا ،اس لئے وہی بہتر جانتا ہوگا کہ ان کی صلاحیت اور کارکردگی کس حد تک موثر ہے۔اور کچھ ہو نہ ہو اس خبر کے بعد اب عام امریکی عوام اپنے گھروں میں بھی خوفزدہ ہو کر رہنے لگیں گے۔

☆☆ متحدہ مجلس عمل کے صدر اور جمیعۃ العلماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ایم،ایم،اے کیلئے دھچکا۔(اخباری خبر)

☆☆ ہر انسان جو اس دنیا میں آتا ہے اسے ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہی ہوتا ہے۔مولانا شاہ احمد نورانی کی عمر ۸۰ سال تھی۔تاہم ان کی وفات ایم ایم اے کے لئے سیاسی دھچکے سے کم نہیں ہے۔ایسے وقت میں جب ایم، ایم، اے کی جانب سے حکومت کے ساتھ مفاہمت یا حکومت کے خلاف فیصلہ کن تحریک چلانے کی تاریخ (۱۸ دسمبر) قریب آرہی ہے، مولانا شاہ احمد نورانی کی وفات سے ایم ایم اے کو ویسا ہی نقصان پہنچا ہے جیسا نوابزادہ نصر اللہ خان کی اچانک وفات سے اے آر ڈی کو نقصان پہنچا۔وفات سے چند دن پہلے مولانا شاہ احمد نورانی ایم ایم اے کے بعض قائدین سے شاکی بھی تھے کہ وہ انہیں بتائے بغیر نہ صرف بالا بالا ملاقاتیں کر رہے ہیں بلکہ ان ملاقاتوں کے مکمل حالات سے بھی انہیں بے خبر رکھا جا رہا ہے۔ہوسکتا ہے اب ایم ایم اے اپنے صدر کے سوگ میں ہی ۱۸ دسمبر کو چلائے جانے والی تحریک کی کال کو موخر کر دے۔نوابزادہ نصر اللہ خان کی وفات کی طرح مولانا شاہ احمد نورانی کی وفات سے جنرل پرویز مشرف کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کرنے والوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

☆☆ راولپنڈی کے نالہ لئی پل پر بم کا دھماکہ۔۔۔جنرل پرویز مشرف بال بال بچ گئے۔ (اخباری خبر)

☆☆ ۱۴ دسمبر کو شام سات بجے کے بعد جنرل پرویز مشرف کا قافلہ نالہ لئی پل سے گزرنے کے صرف ڈیڑھ

منٹ کے بعد بم دھما کہ ہو گیا۔ جنرل پرویز مشرف اس حملہ سے بال بال بچ گئے۔ اور ایک بار پھر ثابت ہوا کہ ایک کمانڈو کی حیثیت سے جتنے وہ خود متحرک ہیں اتنا ہی قدرت بھی ان پر مہربان ہے۔ کئی بار موت کے منہ سے صاف بچ کر نکل کر آنے والے جنرل پرویز مشرف کو یہی کہا جا سکتا ہے۔

میریا ڈھول سپاہیا تینوں رب دیاں رکھاں

ویسے ابھی تک کے ملکی و غیر ملکی حالات و واقعات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کے ستارے عروج پر جا رہے ہیں۔

☆☆ بھارتی پردھان منتری واجپائی جی کی جانب سے جنوبی ایشیا میں مشترکہ دفاع، مشترکہ کرنسی اور کھلی سرحدوں کی بات ۔۔۔ پاکستان کی جانب سے بھی محتاط مگر مثبت ردِعمل۔

(اخباری خبر)

☆☆ میں نے ۲۲/جولائی ۲۰۰۲ء کے اپنے کالم ''منظر اور پس منظر'' (انڈو پاک مسائل اور مستقبل) اور پھر ۵/جنوری ۲۰۰۳ء کے کالم ''ساک یونین کا قیام وقت کی ضرورت'' میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا تھا کہ برصغیر کے عوام کے اصل مسائل کا حل سارک یونین کو یوروپی یونین کی طرح موثر بنانے میں ہے۔ تب دونوں ملکوں میں کشیدگی عروج پر تھی اور میں نے اس ناموافق موسم میں اس طرف توجہ دلائی تھی جب کوئی صحافی اس قسم کی بات لکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ خوشی کی بات ہے کہ ارباب اختیار کے ذہنوں میں یہ بات آئی تو ہے۔ حکومت پاکستان نے اس پر محتاط اور مناسب ردِ ظاہر کیا ہے۔ اسے ایک طویل سفر قرار دیتے ہوئے متنازعہ امور، شکوک و شبہات کو پہلے ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر واجپائی جی ہمت کریں تو کشمیر کے مسئلے کا حل فراخدلی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ایسا حل جس سے کشمیریوں پر ہوئے اب تک کے سارے مظالم اور ناانصافیوں کی تلافی ہو جائے اور انڈو پاک کی کشیدگی بھی ختم ہو جائے۔ بلکہ اس مسئلے کے حل کرنے کے انداز سے طے ہوگا کہ جنوبی ایشیا میں یوروپی یونین کی طرز پر اتحاد اور اتفاق ہونا ممکن ہے یا نہیں!

☆☆ قازقستان میں سات سالہ بچے کے پیٹ سے آپریشن کر کے ایک نامکمل بچہ نکال لیا گیا۔

(اخباری خبر)

☆☆ پہلی نظر میں تو یہ خبر ''گے کلچر'' کے حامیوں کے لئے ایک وارننگ لگی تھی لیکن اس کی تفصیل کے مطابق پیڈیا ٹرک پتھالوجسٹ اور جڑواں حمل کے مسائل کی عالمی ماہر کینیڈین ڈاکٹر ورجینیا بیلڈ ون نے اسے جنین کے اندر

جنین کی ایک صورت بتایا ہے۔ گزشتہ دو سو سال کے عرصہ میں اس نوعیت کے دو سو کیسز سامنے آ چکے ہیں۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ بچے نے اپنے بھائی کو جنم دیا ہے۔

☆☆ سابق عراقی صدر صدام حسین کو ان کے آبائی قصبہ کے قریب سے گرفتار کر لیا گیا۔

(میڈیا رپورٹس)

☆☆ اطلاع کے مطابق صدام حسین کو ۱۳ دسمبر کو رات آٹھ بجے ایک تہہ خانے سے گرفتار کیا گیا۔ امریکی حکام نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ اصلی صدام حسین ہیں کیونکہ ان کا ڈی این اے ٹیسٹ کر لیا گیا ہے۔ مجھے اس کا زیادہ علم تو نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ڈی این اے ٹیسٹ تھرمامیٹر سے ٹمپریچر دیکھنے کی طرح یا بلڈ پریشر چیک کرنے والی مشین کی طرح اسی وقت نہیں دیکھ لیا جاتا۔ اس میں کچھ وقت لگتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے صدام حسین پہلے ہی سے امریکی قید میں ہوں اور اس وقت ان کی گرفتاری کا ڈرامہ کیا گیا ہو۔ صدر بش کے آسٹریلیا اور برطانیہ کے دوروں میں ان کے سامنے جو توہین آمیز عوامی ردِعمل سامنے آیا تھا، اسے کور کرنے کے لئے صدر بش نے بغداد کا خفیہ دورہ کیا۔ لیکن اسے جتنا خفیہ رکھا گیا اس سے مزید جگ ہنسائی ہوئی۔ ان پے در پے خواریوں کے بعد صدر بش کے پاس کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اسی وقت صدام حسین کو پیش کر کے قوم کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔ اگلے سال نومبر سے پہلے پہلے اسامہ بن لادن کی بھی اسی انداز کی گرفتاری کا ڈرامہ رچایا جا سکتا ہے۔ صدر بش کے پاس الیکشن جیتنے کے لئے یہی دو پتے رہ گئے تھے۔

☆☆ صدام حسین پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ (امریکی صدر بُش)

☆☆ صدام حسین کی گرفتاری کے بعد اپنی پہلی پریس کانفرنس میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بُش نے کہا ہے کہ صدام حسین پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ صدر بُش کا ایک اور جھوٹ ہے۔ امریکہ کبھی بھی صدام حسین کا کھلا ٹرائل نہیں ہونے دے گا۔ کیونکہ صدام حسین کے جتنے جرائم ہیں ان میں سے بیشتر میں اسے امریکہ کی مکمل سرپرستی حاصل رہی ہے۔ کھلے مقدمہ سے صدام حسین سے زیادہ خود سابقہ امریکی حکومتیں بے نقاب ہو جائیں گی۔ اس لئے صدر بُش کا بیان ویسا ہی جھوٹا بیان ہے جیسا عراق پر جارحانہ حملہ کرنے سے پہلے عراق میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے بارے وسیع پیمانے پر جھوٹ بولا گیا تھا۔

☆☆ صدام حسین سے بعض سچ اگلوانے کے لئے انہیں سچ بولنے پر آمادہ کر دینے والے انجکشن Pentothal لگائے جا رہے ہیں۔

(اخباری خبر)

☆☆ یہ اچھی بات ہے کہ صدام حسین کو ایسے انجکشن لگا کران سے سچ معلوم کیا جا سکے گا لیکن یہی انجکشن صدر بُش کو لگا کران سے بھی بہت سارے سچ اگلوانا بہت ضروری ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹرز کی عمارت کو اصلاً کس کس کی سازش سے تباہ کرایا گیا؟ سے لے کر افغانستان سے، عراق تک امریکی حملوں کی اصل اغراض کیا تھیں؟ ان کے آئندہ کے عظیم یا مذموم عزائم کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

☆☆ **ایم ایم اے کی جانب سے ۱۸ دسمبر سے حکومت کے خلاف تحریک شروع کر دی گئی۔ لیکن اسی دن سے مذاکرات کا ڈول بھی ڈال دیا گیا۔ (اخباری خبر)**

☆☆ اگر یہ ''نورا کشتی'' نہیں ہے تب بھی اس کا عمومی تاثر اب نورا کشتی والا ہو چکا ہے۔ عام خیال یہی ہے کہ حکومت اور برادرانِ اسلام کے درمیان مفاہمت طے شدہ ہے، باقی تحریک اور مذاکرات سب ڈرامہ ہیں تا کہ لوگ سمجھیں کہ علماء نے بڑی بہادری کے ساتھ فوجی حکومت کا مقابلہ کیا تھا۔ تحریک شروع کرنے کا ڈرامہ قاضی حسین احمد کی عزت کا مسئلہ بھی بن گیا تھا کیونکہ اس سے پہلے وہ کئی بار ڈیڈ لائن دے کر پھر مذاکرات میں مشغول ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اس ڈیڈ لائن پر بھی اورتو اور خود مسلم لیگ قاف والے بھی ہنس رہے تھے۔ شاید اسی وجہ سے تھوڑی سی تحریک شروع کر دی گئی ہے۔ تادمِ تحریر کارواں لاہور سے چل پڑا ہے لیکن یقین واثق ہے کہ اسلام آباد پہنچنے سے پہلے سمجھوتہ ہو چکا ہوگا۔

☆☆ تادمِ تحریر ''تحریک تحریک'' کھیلنے کے ساتھ ایم۔ایم۔اے نے حکومت کے ساتھ معاملات طے کر لئے ہیں اور اس خبر نامہ کے آن لائن ہونے تک آئینی پیکیج پر دستخط ہو چکے ہوں گے۔ حکومت اور ایم۔ایم۔اے سے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ اگر یہی کچھ طے کرنا تھا تو قوم کو ایک سال تک جانکنی اور عذاب کی حالت میں کیوں مبتلا رکھا گیا؟ کیا یہ سب کچھ بروقت طے نہیں کیا جا سکتا تھا؟ خدا کے لئے حکومت اور اپوزیشن والے بے یقینی کی ماری پاکستانی قوم کو مزید اذیتوں میں مبتلا نہ کریں۔ قوم کے حال پر اب رحم کریں۔

☆☆ **آزاد کشمیر بھمبر کی شہناز پروین کے ساتھ ہندوستان میں بھارتی جیل میں جسمانی تشدد کے ساتھ جنسی زیادتی کی جاتی رہی۔ آٹھ سال کے بعد رہا کی جانے والی مظلوم عورت واپسی پر ایک بچی کی ماں بن کر آئی ہے۔ (اخباری خبر)**

☆☆ خبر کے مطابق ۱۹۹۵ء میں شہناز پروین نے اپنے گھریلو حالات سے تنگ آ کر دریا میں کود کر خودکشی کرنا چاہی لیکن بدقسمتی سے دریا اسے ہلاک کرنے کی بجائے بھارتی سائڈ پر لے گیا۔ وہاں اسے بھارتی فوج نے گرفتار کر لیا۔ بھارتی جیل میں اسکے ساتھ جنسی زیادتی کی جاتی رہی جس کے نتیجہ میں وہ ایک بچی کی ماں بن گئی۔ شہناز پروین

کے بیان کے مطابق بھارتی جیل میں دوسری کشمیری خواتین کے ساتھ بھی ایسا ہی ظالمانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۱ء میں شہناز پروین پاکستان کے واہگہ بارڈر تک پہنچی تھی۔ تب پاکستانی حکام نے خاتون کو تو قبول کرنا چاہا لیکن اس کی بیٹی کو پاکستانی کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ شہناز اپنی بیٹی سمیت پھر ہندوستان چلی گئی۔ یہ سانحہ ہندوستانی اور پاکستانی دونوں حکومتوں کی جانب سے بہت بڑا اخلاقی اور انسانی سانحہ ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان موجودہ بہتر ہوتی فضا کے باعث میں اس مسئلہ کو سیاسی رنگ میں پیش کرنے کی بجائے انسانی مسئلہ کے طور پر پیش کر رہا ہوں۔ پاکستان اور ہندوستان کی این جی اوز اور خواتین کے حقوق کی دیگر تنظیموں کو اس سانحہ کا فوری نوٹس لینا چاہئے اور شہناز پروین کے ساتھ ہونے والی جنسی زیادتی اور اس کے انسانی پہلو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موثر کاروائی کرنی چاہئے۔ کیا دونوں ملکوں کی این جی اوز، خواتین کے حقوق کی مختلف تنظیموں اور انسانی حقوق کی مختلف تنظیموں کو یہ توفیق ملے گی کہ وہ اس سنگین زیادتی پر اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے متحرک ہوں؟

☆☆ **لوک سبھا انڈیا میں فلور کراسنگ پر مکمل پابندی عائد کرنے اور جعلی ادویات بنانے والوں کو سزائے موت دینے کے بل منظور کر لئے گئے۔ (اخباری خبر)**

☆☆ انڈیا سے یہ دو اچھی خبریں آئی ہیں۔ ''دَل بدلی'' کے اقدام کو اصولی یا ذاتی بنیاد پر واضح کرنے کے لئے فلور کراسنگ پر پابندی اچھا قانون ہے۔ اس کے مطابق کوئی رکن اسمبلی جس پارٹی کے ٹکٹ پر انتخاب جیت کر آئے گا، اگر کسی اصولی بنیاد پر اس کے موقف سے اختلاف کرے گا تو اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے کر اسے دوبارہ الیکشن لڑنا ہوگا۔ متوازی طور پر پارٹی کے اندر دوسری پارٹی بنانے یا پارٹی کے خلاف ووٹ دینے کا اسے حق نہیں ہوگا۔ اس قانون سے اسمبلی کے اندر موجود ''سیاسی لوٹا کلچر'' ختم کرنے میں آسانی ہوگی۔ جہاں تک جعلی ادویات کے خلاف بل کا تعلق ہے یہ بالکل درست قانون بنایا گیا ہے۔ ایسے سفاک لوگوں کو سزائے موت دی جانی چاہئے۔ کتنا اچھا ہو کہ پاکستان میں بھی ایسے ہی دو بل پیش کر کے منظور کر لئے جائیں۔

☆☆ **دوستی کے اقدامات کے دوش بدوش بھارت کی جانب سے کشمیر میں لائن آف کنٹرول پر باڑ لگانے کا کام تیزی سے جاری۔ اور تین دن میں ترشول میزائل کے چار تجربے۔**

(اخباری خبریں)

☆☆ ایک طرف واجپائی جی کھلی سرحدوں کی تجویز پیش کر رہے ہیں دوسری طرف لائن آف کنٹرول پر باڑ لگانے کا کام شروع کرا دیا ہے۔ واجپائی جی کے قول اور ان کی حکومت کے اس فعل میں بہت گہرا تضاد ہے۔ اسی طرح ایک طرف پیار محبت کی پینگیں بڑھائی جا رہی ہیں دوسری طرف تین دن میں چار ترشول تجربے کر لئے گئے

ہیں۔اسے محتاط ڈپلومیٹک زبان میں بھی ''اشتعال انگیزی'' کہا جا سکتا ہے۔جبکہ حقیقتاً اردو کا پرانا محاورہ اس پر بہت صادق آ رہا ہے بغل میں چھری منہ میں رام رام۔۔۔۔۔اب تو میرے جیسے پاک ہند دوستی کے خواہشمند، نہ چاہتے ہوئے بھی واجپائی جی سے پوچھنے پر مجبور ہیں ۔

تمہی کہو کہ یہ انداز دوستی کیا ہے؟

☆☆ صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت نے ملبوسات اور زیورات کی دوکانوں پر زیورات اور ملبوسات کی نمائش کے لئے سجائے گئے خواتین کے مجسموں کو فوری طور پر ہٹانے کا حکم دیا ہے اور ایسے مجسموں کو بتوں میں شمار کرتے ہوئے انہیں اسلام میں ممنوع قرار دیا ہے۔

(اخباری خبر)

☆☆سال بھر پہلے اسی ایم ۔ایم ۔اے کی صوبائی حکومت کی سرپرستی میں خواتین کی تصویروں والے ہورڈنگز توڑنے کی بچکانہ کاروائی ہوئی تھی۔پھر حکومت کو سجدۂ سہو کرنا پڑا۔اب پھر اسلام کا سارا نفاذ نمائشی مجسموں پر ہو گیا ہے۔کاش صوبہ سرحد کی حکومت کو خصوصی طور پر اور نفاذ اسلام کے دیگر داعیان کو عمومی طور پر یہ بات سمجھ میں آ سکے اسلام میں ان فروعات کے مقابلہ میں اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا، علاج معالجہ، تعلیم وغیرہ پر توجہ دینا زیادہ اہم ہے۔ایسے وقت میں اس قسم کے احکامات جاری کرنا عالمی سطح پر مشکلات میں گھرے ہوئے عالمِ اسلام کو مزید تماشہ بنانا اور مخالفین کو ہنسنے اور مزید خلافِ اسلام پروپیگنڈہ کرنے کا موقعہ دینا ہے۔اس قسم کے احکامات جاری کرنے والے 'برادرانِ اسلام' حقیقتاً اسلام کے اور مسلمانوں کے نادان دوست ہیں۔

☆☆ بلوچستان کے پہاڑی علاقہ میں طالبان کی سرگرمیوں کی جعلی فلم تیار کرنے پر دو فرانسیسی صحافی گرفتار کر لئے گئے۔

☆☆مذکورہ صحافیوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ایک مولانا صاحب، ایک پاکستانی صحافی اور ایک شہری کی خدمات حاصل کر کے ایک جعلی فلم تیار کر لی جس میں یہ دکھایا گیا کہ پاکستان میں طالبان اپنی تربیت مکمل کر رہے ہیں اور خطرناک دہشت گردانہ تیاریوں میں مشغول ہیں۔ان تینوں پاکستانی حضرات کے درمیان ملنے والی رقم کی تقسیم پر تنازعہ ہوا تو ایک شخص نے حکومت کو مخبری کر دی۔اس کے نتیجہ میں بروقت چھاپہ مار کر جعلی فلم برآمد کر لی گئی۔اب دونوں فرانسیسی صحافی قید میں ہیں۔پاکستان کے بعض صحافیوں نے ان صحافیوں کے لئے نرمی اور رعائت کا بلکہ رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔اور اب وہ صحافی قید میں مناسب سلوک نہ ہونے کے خلاف بھوک ہڑتال

کرنے لگے ہیں۔یہ سب بھی ان کا ڈرامہ ہے۔ان سے یہ تفتیش لازماً ہونا چاہئے کہ کس ملک، ادارے یا گروہ کی خاطر وہ ایسی گھناؤنی فلم بنا کر پاکستان کی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ پیدا کرنے جا رہے تھے۔
